وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا : الإسراء ٣٦

اور (اے بندے) جس چیز کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ پڑ۔ کہ کان اور آنکھ اور دل ان سب (جوارح) سے ضرور بازپرس ہوگی

قال النبی ﷺ : مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ : رواه الشیخان

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے تو وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔

امیر معاویہ کے فضائل کی حقیقت

قاطع النواصب

مولانا اسحٰق رح کے

خطبہ سے ماخوذ

home_of_signals@yahoo.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمين ، والصلاة والسلام على خاتم الأنبياء والمرسلين ، المبعوث رحمة للعالمين، محمد وعلى آله وصحبه أجمعين

الحمد لله رب العٰلمين والصلاة والسلام على سيدنا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ ۚ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ أُولَٰئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا

سورة الإسراء ٣٦

قرآن مجید کی سورہ بنی اسرائیل کی آیت میں نے تلاوت کی ہے ، ٣٦ نمبر آیت ہے ، اللہ کریم نے اہل اسلام کے اندر بڑی اہم ہدایت ارشاد فرمائی ہے ، کہ مسلمانوں کا ہر معاملہ علم پر مبنی ہونا چاہئیے ، جو بات بھی کرنی یا کوئی کام کرنا ہے وہ ٹھوس بنیاد اور یقینی بات پر ہونی چاہئیے ، جس شے کا تجھے علم نہیں اس کے پیچھے نہ لگ ، بغیر علم کے لوگ پیچھے چلتے ہیں اس لئے تباہی ہوئی ہے ، کوئی بندہ یہ نہیں دیکھتا جو میں بات کر رہا ہوں اس کی کوئی بنیاد بھی ہے کہ نہیں یا جیسے دڈھونڈی بس اس کو چلاؤ ، تو اللہ تعالی تنبیہ فرماتا ہے کہ کان آنکھ اور دل ہر شے کے بارے میں قیامت سوال کروں گا کہ کیا سنتا رہا کیا دیکھتا رہا اور کیا سوچتا رہا ؟

ہر شے کے بارے میں مکمل تحقیق ریسرچ یہ اللہ تعالی نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے ، کہ ہر بندہ جو بھی بات کرے یا مانے ، اس کے بارے میں پوری حد تک چھان بین کرے ، کہ درست ہے یا نہیں درست ۔

میرا ارادہ ہے کہ ایک نئے موضوع پر بات کروں ، مولوی احتشام الحق صاحب نے سمن آباد میں ایک خطبہ دیا ، جس پر لوگ کہتے رہتے ہیں کہ ان باتوں میں کیا رکھا ؟ حالانکہ ان کو پتہ ہے کہ یہ دین کا بہت اہم باب ہے ، اس کو کوئی نظر انداز نہیں کر سکتا ، اس لئے خطبے کیوں دیتے ہیں ؟ چپ کر جاؤ۔ مگر دیتے ہیں ۔

اور ایسی غلط باتیں کر رہے ہیں ، بے بنیاد کہ جن کا ثبوت نہیں ، تو یہ لے آئے کیسٹ تو میں نے سن لی ، اندازہ ہوگیا کہ وہی رٹی رٹائی باتیں ہیں جو یہ لوگ دہرائی جاتے ہیں ، زیادہ اس کی بات نہیں کرنی ، صرف پہلی حدیث جو انہوں نے سنائی کہ حضرت معاویہؓ کا بڑا درجہ ہے ، ایسا

کمال ان لوگوں نے کیا کہ علیؑ کے ساتھ برابر کر دیا، فتور اسلام میں ڈال کے حدیثیں گھڑ لئے کہ معاویہ کی آشان ہے آشان ہے، اللہ کا گواہ ہے ایک رائی بھی اس کی شان نہیں ہے، اللہ کے رسول ﷺ نے زندگی بھر اس کی کوئی تعریف نہیں کی، جھوٹ گھڑ لیا، سندھ سے لیکر سپین تک پھیلا دیا اور آج تک چلا آرہا ہے، کتابوں کے اندر بھرا ہوا ہے، اور گھڑے بھی کیسے !!

ایک حدیث پاک بنالی، ایک پہلی سنا دیتا ہوں اس سے نمونہ اخذ کر لو، اب کیا اس پر وقت ضائع کرنا، ساتھ خلاصہ سنا دوں گا، کہ معاویہ کے پلے کچھ ہے بھی کہ نہیں، صرف لوگ یہ کہیں کے کہ یار علیؑ اور معاویہؓ تو ایک جیسے ہیں، توبہ توبہ عرش اور زمیں اور آسمان کا فرق، کوئی مقابلہ ہے علیؑ کے ساتھ ؟ جوتیوں میں بھی نہیں بیٹھ سکتا علیؑ کے، تم لوگ کمال کرتے ہو !! منبر پر چڑھ چڑھ کے بکواس کرتے ہو اور کوئی شرم نہیں آتی کہ اللہ تعالی نے پوچھنا نہیں ؟ کہ یہ بات جو تو کر رہا اللہ تعالی کے فرشتے لکھ رہے ہیں، کہ رسول اللہ کا نام لے کر کہہ رہا ہے جہنم ہے ٹھکانا تیرا۔

تو لکھا ہے کہ طاف النبی ﷺ على نسائه اللہ کے رسول ﷺ اپنی بیویوں کو گئے فأتى أم حبيبة اپنی بیوی ام حبیبہؓ کو بھی گئے فإذا معاوية نائم على فخذها ، تو معاویہ حضرت ام حبیبہؓ کے ران پر سر رکھ کے سویا ہوا تھا، بہن جو تھی، فلما رأت النبی ﷺ همت أن توقظه ، جب انہوں نے دیکھا رسول کریم ﷺ تو ارادہ کیا کہ اس کو جگا دیں، فقال النبی ﷺ دعيه ! اتحبينه : آپ ﷺ نے فرمایا رہنے دے ! تجھے اس سے محبت ہے ؟ فقالت وكيف لا أحبه وهو أخي يا رسول الله ،کہنے لگی اللہ کے رسول میں کیوں نہ محبت کروں میرا بھائی جو ہے، فقال رسول الله ﷺ الله أشد حبا له منك اللہ کی قسم ام حبیبہ !!! اللہ کی محبت تیرے سے بہت زیادہ ہے، یہ معاویہ سے جتنی تو محبت کرتی ہے کچھ بھی نہیں، اللہ تو بہت محبت کرتا ہے،

ان کے منہ میں خاک ہوں پیسا کا کھا کھا کے پھٹ گئے اور آج تک یہ حرام بکتے رہتے ہیں، كأني أراه علي رفاف الجنة یہ جو جنت کے بڑے بڑے رفاف ہیں نا، ان میں میں اسے دیکھ رہا ہوں،

قال المؤلف هذا حديث لا يصح - یہ العلل المتناهية ہے امام ابن الجوزیؒ کی دیکھئے صفحہ ٦ تا ٨ ۔ تو امام لکھتا ہے کہ یہ روایت کوئی صحیح نہیں ہے، بالکل بناوٹی بات ہے۔ یہ خلاصہ کے طور پہلی حدیث بتائی، جھوٹے اور دجال لوگ اکٹھے ہوئے ہیں، معاویہ کے ساتھ محبت ام حبیبہ تیرے سے بھی زیادہ ہے !!! جنت کے محلوں میں ہے، کچھ خدا سے ڈرو۔

امیر معاویہ کے لئے جھوٹی من گھڑت حدیثوں میں سے ایک نمونہ

العلل المتناهية الإمام ابن الجوزیؒ المتوفی ۵۹۷ھ

العلل المتناهية
في
الأحاديث الواهية

للإمام أبي الفرج عبد الرحمن بن علي بن الجوزي التيمي القرشي رحمه الله
(٥١٠ - ٥٩٧ هـ)

الجزء الأول

قدم له وضبطه
الشيخ خليل الميس
مدير أزهر لبنان

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

الحسن بن سالم قال حدثنا الحسن بن الر
عبد الرحمن بن مهدي عن اسحاق بن يحـ
طلحة بن عبيد الله قال سمعت رسول الـ
رشيد الأمر.

قال المؤلف: هذا حديث لا يصح،
لا شيء. وقال يحي بن معين: ليس بشي
متروك.

حديث في محبة ا

فيه عن أبي موسى وزيد بن ثابت.

٤٤٥ - فأما حديث أبي موسى،
بكران قال نا العتيقي قال نا يوسف قال
بشر بن بشار[٢] قال نا عبد الله بن بكا
دخل النبي ﷺ على أم حبيبة ورأس
أتحبينه؟ فقالت: وما لي لا أحب أخي،

قال العقيلي: عبد الله بن بكار مجهول

٤٤٦ - أما حديث زيد: نا علي بـ
ابن بطة قال حدثني أبو بكر عبد العـ
هارون قال نا حرب بن اسماعيل قال حـ
عن عبد الرحمن بن أبي الزناد عن أبيه عن خارجة بن زيد بن ثابت عن أبيه قال:
طاف النبي ﷺ على نسائه فأتى أم حبيبة فإذا معاوية نائم على فخذها، فلما رأت

---

(١) ر: الطلحي. (٢) س: يسار.
(٣) رواه العقيلي في الضعفاء في ترجمة ابن بكار وأورده الذهبي أيضاً (ص ٣٩٨، ج ٢) وفي النبلاء (ص ٨٦، ج ٣).

النبي ﷺ همت أن توقظه، فقال النبي ﷺ: دعيه أتحبينه؟ فقالت: وكيف لا أحبه وهو أخي يا رسول الله، فقال رسول الله «ﷺ»[1] [الله[2]] أشد حباً له منك كأني أراه على رفاف الجنة.

قال المؤلف: هذا حديث لا يصح وفيه عبد الرحمن بن أبي الزناد قال أحمد: هو مضطرب الحديث. وقال يحيى والرازي: لا يحتج به.

حديث آخر في ولايته

٤٤٧ ـ أنبأنا اسماعيل بن أحمد قال أنا ابن مسعدة قال أخبرنا حمزة بن يوسف قال أنا ابن عدي قال نا عبد الله بن محمد بن ياسين قال نا الحسن بن شبيب قال نا مروان بن معاوية قال حدثنا عبد الرحمن بن عبد الله بن دينار عن أبيه عن ابن[3] عمر قال كنا عند رسول الله ﷺ فقال: ليلين بعض مداين الشام رجل «عزيز[4] منيع» هو مني وأنا منه. فقال الرجل منهم: من هو يا رسول الله؟ فقال رسول الله ﷺ: بقضيب كان في يده في قفا معاوية: هو هذا.

قال المؤلف: هذا حديث لا يصح، قال ابن عدي: الحسن بن شبيب يحدث عن الثقات بالبواطيل. قال الرازي: لا يحتج بعبد الرحمن بن عبد الله.

حديث يدل على أنه من أهل الجنة

٤٤٨ ـ أنا أبو القاسم بن السمرقندي قال أنا ابن مسعدة قال أخبرنا حمزة قال نا أبو أحمد بن عدي نا أحمد بن الحسين الصوفي قال نا محمد بن قدامة الجوهري قال نا عبد الله بن يحيى المؤدب عن اسماعيل بن «عياش»[5] عن عبد الرحمن بن دينار عن أبيه عن ابن[6] عمر قال: قال رسول الله ﷺ: الآن يطلع

---

(١) سقط من ر. (٢) سقط من س.
(٣) أورده الذهبي في الميزان (ص ٤٩٥، ج ١).
(٤) س و ر: عن بن منيع. والتثبيت من الذهبي.
(٥) س: عباس. (٦) أورده الذهبي (ص ٤٩٥، ج ١).

یہ خلاصہ سن لو کہ امام کیا نچوڑ لکھ کر گیا ؟ کتنا بڑا فراڈ ہے ہوا ہے اور یہ فراڈ آج تک ختم نہیں ہو رہا، جیسے کوئی موجودہ صدر کہے کہ یہ تو مولانا مودودیؒ جیسا ہے ، توبہ توبہ لعنت ہو تیرے پر ، کدھر مولانا مودودی ؟ کوئی ظلم کی حد ہوتی ہے ، دین کا بیڑا غرق کرنے کے لئے علیؑ کے ساتھ لڑا دیا ؟ اور حضور ﷺ کی حدیثیں گھڑ لیں ۔

یہ فتح الباری ہے ، امام ابن حجرؒ خاتمۃ المحدثین : وقد صنف ابن أبي عاصم جزءا في مناقبه :اس لئے اندازہ کرو حکومت جو ہے و گونگی ، بہری ہو کر نہیں بیٹھی ، کہ چپ کر کے کانوں میں روئی ڈالی ہے ، اپنا ان کا کام جاری رہتا ہے ، ان کی ایجنسیاں ہوتی ہیں ، یہ عالم خریدتے ہیں ، یہ اخبار والے خریدتے ہیں ، اپنے پراپگنڈے کرتے ہیں ، تمہارے سامنے ہیں ، کوئی ایک ہوتا ہے بیچارہ دانا عقل والا اس کا اشتہار بن ہو جاتا ہے ، زیادتی ہو جاتی ہے ، باقی تو لوگ بہہ جاتے ہیں ، جدھر حکومت لیجاتی ہے۔ تو امام لکھتا ہے ، ابن أبي عاصم نے جزءا في مناقبه ایک پورا رسالہ لکھا امیر معاویہ کی شان میں ، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب ، اور ثعلب کا غلام ابو عمر نے بھی لکھا ، وأبو بكر النقاش اور ابو بکر النقاش نے بھی لکھا ، یعنی مستقل کتابیں لکھ کے ان کو دے گئے ، کہ قیامت تک یہ بکتے رہیں ، حضرت علیؑ کا پتہ ہی نہ لگے کو وہ دین بچانے لئے کھپ گیا ، بوڑھا اور منبر پر رویا ، کہ اسلام چلا گیا ، یہ غلام بنالیں گے ، بیت المال کھا جائینگے ، ہوا بعد ، آج تک پہچان نہیں ہوئی ، تعریفیں کرتے جاتے ہیں ۔

توفرمایا : وأورد ابن الجوزى فى الموضوعات بعض الأحاديث التي ذكروها وہ جو ان تینوں نے لکھیں ، امام ابن الجوزیؒ نے موضوعات پہ جو کتاب لکھی ، من گھڑت روایتیں ، ادھر کچھ ذکر کیا ، ثم ساق عن إسحاق بن راهويه أنه قال لم يصح في فضائل معاوية شيء یہ گھُر کی بات پلے باندھو ، بلڈوزر پھیر دیا ، پھر بعد امام ابن الجوزیؒ کچھ لکھ کے ، ان کا رد کر کے ، کہا کہ امام اسحاق بن راھویہؒ جو ہے جو امام بخاریؒ اور مسلمؒ جیسے پائے کا بندہ ہے ، وہ یہ کہہ گیا کہ معاویہ کی شان میں ایک لفظ بھی صحیح نہیں ہے ، دیکھیئے صفحہ ۱۰ تا ۱۳ ، اللہ کے رسول ﷺ کے پاس کوئی لفظ ہے اس کے لئے ؟ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ظالم بادشاہت ہو گی ،

امیر معاویہ کے فضائل میں ایک لفظ بھی صحیح نہیں ہے

امام بخاریؒ کے استاذ اسحاق بن راھویہؒ کا قول

يقول: لا يصحّ عن النبي ﷺ في فَضْل مُعَاوية بن أبي سفيان شيءٌ.[١]

(٨٢٤/ 71) أنبأنا هبة الله بن أحمد الحريري قال: أنبأنا محمد بن عليّ بن الفتح قال: أنبأنا الدارقطني قال: حدثنا أبو الحُسين عبد الله بن إبراهيم / بن جعفر بن بيّان (٧٥/ب) البزّاز قال: حدثنا أبو سعيد بن الحُرَقي[٢] قال: حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل قال: سألتُ أبي[٣] فقلتُ: ما تَقُولُ في عليّ ومعاوية؟ فَأَطْرَقَ ثم قال: أيش أقول فيهما. اعلم أنّ عليًا كان كثير الأعداء ففتّش[٤] أعداؤُه له عَيْبًا فلم يجدوا، فجاؤوا إلى[٥] رجُلٍ قد حَارَبَهُ وقَاتَلَهُ، فأَطْرَوْهُ كِيَادًا منهم له.[٦]

* * *
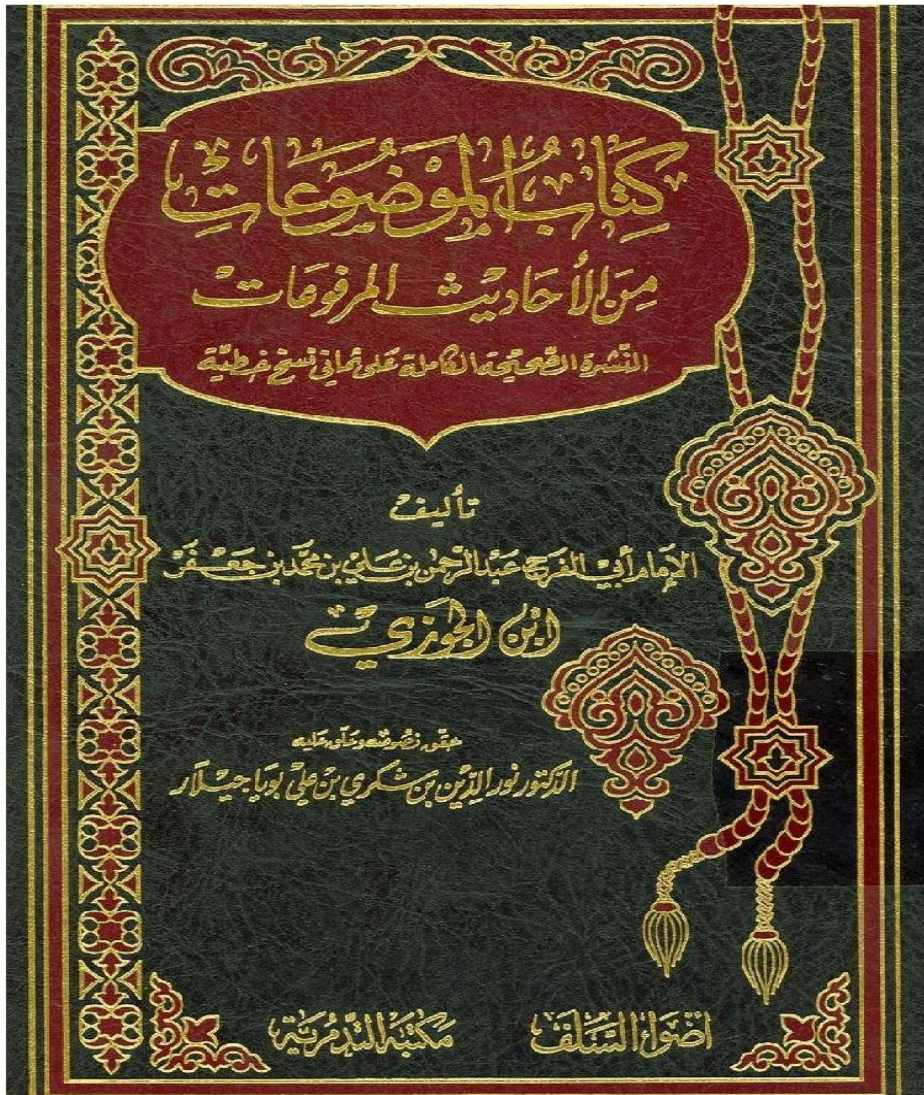
وأما الأحاديث التي وُض

صَعِد[٧] مِنبَرَهُ وهو يروى[٨]

فأما حديث ابن مَسْعُود

(٨٢٥) فأنبأنا[٩] محمد

(١) ولم أقف على مصدر هذا ا
(٧/٢).

(٢) وفي ب، ح "الحُرفي".

(٣) وفي ح "أبي قلت".

(٤) وفي ح "ففتش له".

(٥) وفي التنزيه "برجل".

(٦) ولم أقف على قول الإمام أحـ

(٧) وفي ح "على منبره".

(٨) وفي ح "مروى".

(٩) وفي ب، ح "أخبرنا".

اللآلئ المصنوعة في الأحاديث الموضوعة

للإمام جلال الدين عبد الرحمن السيوطي

المتوفى سنة ٩١١

الجزء الأول

الناشر
دار المعرفة
للطباعة والنشر
بيروت - لبنان

غير معاوية بن أبي
حشوها من رحمة ا
من ثمانين عاماً فيقو
ما كنت تشتم في دا
ونراه مما وضعه الو
بعد حكاية كلام
الأسفرايني أنبأنا أ
حدثنا الحسين بن
لاأفتقد في الجنة إ
من عند رب العزة
الدنيا قال ابن عسا
أبو الفتح المطهر بن
عبيد بن سليمان الد
أنس مرفوعاً إني لا
عاماً ثم أراه بعد ذل

يامعاوية أين كنت فيقول لبيك يارسول الله كنت تحت عرش ربي عز وجل يناجيني فقال هذا بما كانوا يشتمونك في دار الدنيا، قال ابن عساكر هذا حديث منكر وفيه غير واحد من المجاهيل والله أعلم. (قال) الحاكم سمعت أبا العباس محمد بن يعقوب بن يوسف يقول سمعت أبي يقول سمعت إسحق بن إبراهيم الحنظلي يقول لايصح في فضل معاوية حديث. ﴿ابن عدى﴾ حدثنا علي بن العباس القانعي حدثنا عباد بن يعقوب حدثنا الحكم بن ظهير عن عاصم عن زر عن عبد الله مرفوعاً إذا رأيتم معاوية يخطب على منبري فاقتلوه، موضوع: عباد رافضي والحكم متروك كذاب ﴿ابن عدى﴾ أنبأنا علي العباس حدثنا علي

سير أعلام النبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجزء الثالث

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه

شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء

محمد نعيم العرقسوسي و مأمون صاغرجي

مؤسسة الرسالة

الأصم : حدثنا أبي ، سمعتُ ابن راهويه يقول : لا يصحُّ عن النبي ﷺ في فضل معاوية شيء[١] .

ابن فُضَيل : حدّثنا يزيدُ بن أبي زياد ، عن سُليمان بن عمرو بن الأحوص ، عن أبي بَرْزَة ؛ كنا مع النبيِّ ﷺ ، فسمع صوتَ غناء ، فقال : انظروا ما هذا ؟ فصعدتُ فنظرتُ ، فإذا معاويةُ وعمرُو بنُ العاص يَتَغنَّيان ، فجئتُ فأخبرتُه ، فقال : « اللهم أركسهما في الفتنة رَكْساً ، ودُعَّهما في النار دَعًّا[٢] » .

هذا مما أنكر على يزيد .

ابن لهيعة : عن يونس ، عن ابن شهاب : قدم عُمر الجابية ، فبقّى على الشام أميرين، أبا عبيدة بنَ الجراح ، ويزيدَ بن أبي سفيان . ثم تُوفّي يزيد . فنعاه عُمر إلى أبي سفيان ، فقال : ومن أمّرتَ مكانه ؟ قال : معاوية ، فقال : وصلَتْكَ يا أميرَ المؤمنين رحم[٣] .

وقال خليفة : ثم جَمَع عمرُ الشام كلَّها لمعاوية ، وأقرَّه عثمان[٤] .

قلت : حسبُكَ بمن يُؤمِّره عُمر ، ثم عثمان على إقليم - وهو ثغر - فيضبطُه ، ويقومُ به أتمّ قيام ، ويُرضي الناسَ بسخائه وحلمه ، وإنْ كان

---

(١) ابن راهويه : هو إسحاق ، وقد أورد الخبر الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٧ .

(٢) يزيد بن أبي زياد الهاشمي ضعيف كبر فتغير وصار يتلقن ، وشيخه فيه وهو سليمان بن عمرو بن الأحوص مجهول الحال ، وهو في « المسند » ٤ / ٤٢١ ، ونسبه الشوكاني في « الفوائد المجموعة » : ٤٠٨ لأبي يعلى ، وقد ذكره ابنُ الجوزي في « موضوعاته » وقال : لا يصح ، يزيدُ بن أبي زياد كان يتلقن . وله شاهد بنحوه يزيدُه وهناً ، رواه الطبراني في «الكبير» عن ابن عباس . وفيه عيسى بن سوادة النخعي وهو كذاب . وركست الشيء وأركسته : إذا رددته ورجعته ، والدُّعُّ : الطرد والدفع .

(٣) انظر « تاريخ دمشق » ١ / ٢١٨ لأبي زرعة .

(٤) « تاريخ خليفة » : ١٥٥ ، ١٧٨ .

١٣٢

فضائل معاویہ اور علمائے اہل سنت

امام راہویہ فرماتے ہیں کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی بھی حدیث رسول ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔

فهذه النكتة في عدول البخاري عن التصريح بلفظ منقبة اعتمادا علي قول شيخه ، پس اسی نقطہ کے پیش نظر امام بخاریؒ نے اپنے شیخ کی تحقیق پر اعتماد کیا دیکھئیے صفحہ ۱۴ تا ۱۶ اور صراحتہ لفظ منقبت سے صرف نظر فرمایا،

امام بخاریؒ نے اپنے شیخ کے قول پر اعتماد کر کے حدیث کے باب میں منقبت کے بجائے ذکر معاویہؓ لکھا
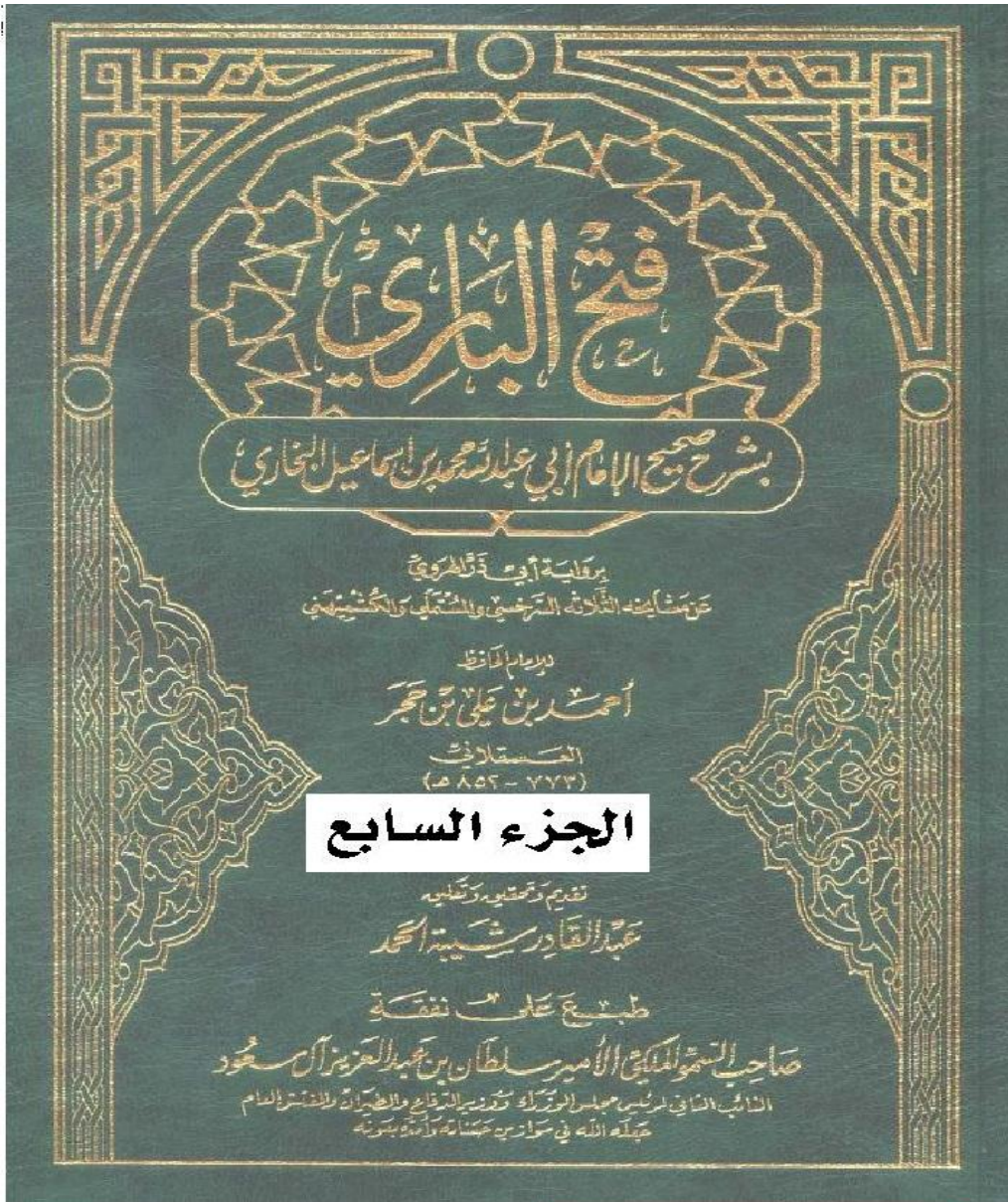
الحديث ٣٧٥٧ ـ ٣٧٥٨

لما نرى من دخُوله ودخول أ

[الحديث ٣٧٦٣– طرفه في : ٤

قوله (باب مناقب عبد الله
ابن إلياس بن مضر ، مات أبوه
السابقين . وقد روى ابن حبان م
بدر شهوده إياها ، وولى بيت الم
سنة اثنتين وثلاثين وقد جاوز ال
عنه . ثم أورد المصنف فيه حديث
الله عليه وسلم ، وكأن بعض الرو
عمار وحذيفة آنفاً ، ثم حديث
بفتح المهملة والتشديد أى سيرة

قوله (من ابن أم عبد) م
بعده حديث أبى موسى وتقدم الت
قال « لقد علم المحفظون من أص
القيامة » .

قوله فى حديث أبى موسى
(ما نرى) حال من فاعل مكثنا
يستلزم ثبوت فضله

ذِكرُ مُعاويةَ رضيَ اللهُ عنهُ

[٣٧٦٤] **٣٦٢٨– نا** الحسنُ بن بشرٍ قال نا المُعافى عن عثمانَ بن الأسودِ عنِ ابن أبي مليكةَ: أوترَ مُعاويةُ بعد العشاء بركعةٍ وعندهُ مولى لابنِ عبّاسٍ، فأتى ابنَ عباس، فقال: دَعهُ فإنهُ قد صحِبَ رسولَ اللهِ صلى اللهُ عليه.

[الحديث ٣٧٦٤– طرفه في: ٣٧٦٥].

[٣٧٦٥] **٣٦٢٩– نا** ابن أبي مريمَ قال نا نافعُ بن عمرَ قال ني ابن أبي مُليكةَ: قيلَ لابن عبّاسٍ: هل لكَ في أميرِ المؤمنينَ معاويةَ ما أوترَ إلاّ بواحدة، قال: أصابَ إنه فقيه.

(تنبيه) : عبر البخاری فی هذه الترجمة بقوله ذكر ولم يقل فضيلة ولا منقبة لكون الفضيلة لاتؤخذ من حديث الباب ، لأن ظاهر شهادة ابن عباس له بالفقه والصحبة دالة على الفضل الكثير ، وقد صنف ابن أبی عاصم جزءا فی مناقبه ، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب ، وأبو بكر النقاش وأورد ابن الجوزی فی الموضوعات بعض الأحاديث التی ذكروها ثم ساق عن إسحق بن راهويه أنه قال لم يصح فی فضائل معاوية شیء ، فهذه النكتة فی عدول البخاری عن التصريح بلفظ منقبة اعتماداً على قول شيخه ، لكن بدقيق نظره استنبط مايدفع به رءوس الروافض ، وقصة النسائی فی ذلك مشهورة ، وكأنه اعتمد أيضا على قول شيخه إسحق ، وكذلك فی قصة الحاكم . وأخرج ابن الجوزی أيضا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل : سألت أبی ماتقول فی علی ومعاوية ؟ فأطرق ثم قال : اعلم أن عليا كان كثير الأعداء ففتش أعداءه له عيباً فلم يجدوا ، فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كياداً منهم لعلی ، فأشار بهذا إلى مااختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له . وقد ورد فی فضائل معاوية أحاديث كثيرة لكن ليس فيها مايصح من طريق الإسناد ، وبذلك جزم إسحق بن راهويه والنسائی وغيرهما ، والله أعلم

فضیلت معاویہ میں کوئی صحیح حدیث نہیں، امام بخاری اور ان کے استاد کا دعوی

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس باب میں امام بخاری نے لفظ فضیلت یا منقبہ کی بجائے لفظ ذکر اس لئے لکھا ہے کہ اس باب کی حدیث سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی، البتہ ابن عباسؓ کے قول معاویہ صحابی اور فقیہ تھا، سے فضیلت پر دلالت پڑتی ہے اور ابن ابی عاصم نے اور اسی طرح غلام ثعلب ابو عمر اور ابو بکر نقاش نے ان کے مناقب میں ایک رسالہ تصنیف کیا تھا، لیکن علامہ ابن جوزی نے ان کی بیان کردہ احادیث کو اپنی کتاب الموضوعات میں درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ امام اسحاق بن راھویہ نے فرمایا: حضرت معاویہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ پس اسی نقطہ کے پیش نظر امام بخاری نے اپنے شیخ کی تحقیق پر اعتماد کیا اور صراحتہً لفظ منقبت سے صرف نظر فرمایا۔ اس مسئلہ میں امام نسائی کا واقعہ بھی مشہور ہے گویا انہوں نے بھی امام بخاری کے شیخ امام اسحاق بن راھویہ کے قول پر اعتماد کیا ہے، اور امام حاکم کا واقعہ بھی اسی طرح ہے۔ نیز علامہ ابن الجوزی نے امام عبداللہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل سے عرض کیا کہ آپ سیدنا علی المرتضیٰ اور معاویہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اس پر انہوں نے اپنا سر جھکا لیا اور پھر اُٹھا کر فرمایا: جان لو کہ حضرت علی کے دشمن بہت تھے، انہوں نے اُن کے عیب تلاش کیے تو انہیں ناکامی ہوئی۔ پھر انہوں نے ان کی عداوت میں اُس شخص کو بڑھانا شروع کر دیا جو آپ کے ساتھ لڑتا رہا۔ اس سے امام احمد نے ان بے اصل روایات کی طرف اشارہ کیا جو لوگوں نے معاویہ کے فضائل میں گھڑ لیں۔ (حافظ ابن حجر فرماتے ہیں) فضائل معاویہ میں بکثرت روایات وارد ہیں لیکن ان میں کوئی روایت ایسی نہیں ہے جس کی سند صحیح ہو، یہی امام اسحاق بن راھویہ، امام نسائی اور دوسرے علمائے حدیث کا قطعی قول ہے۔

علمائے احناف کے اکابر امام علامہ بدر الدین عینیؒ نے بھی امیر معاویہ کے فضائل کی تردید کی ہے
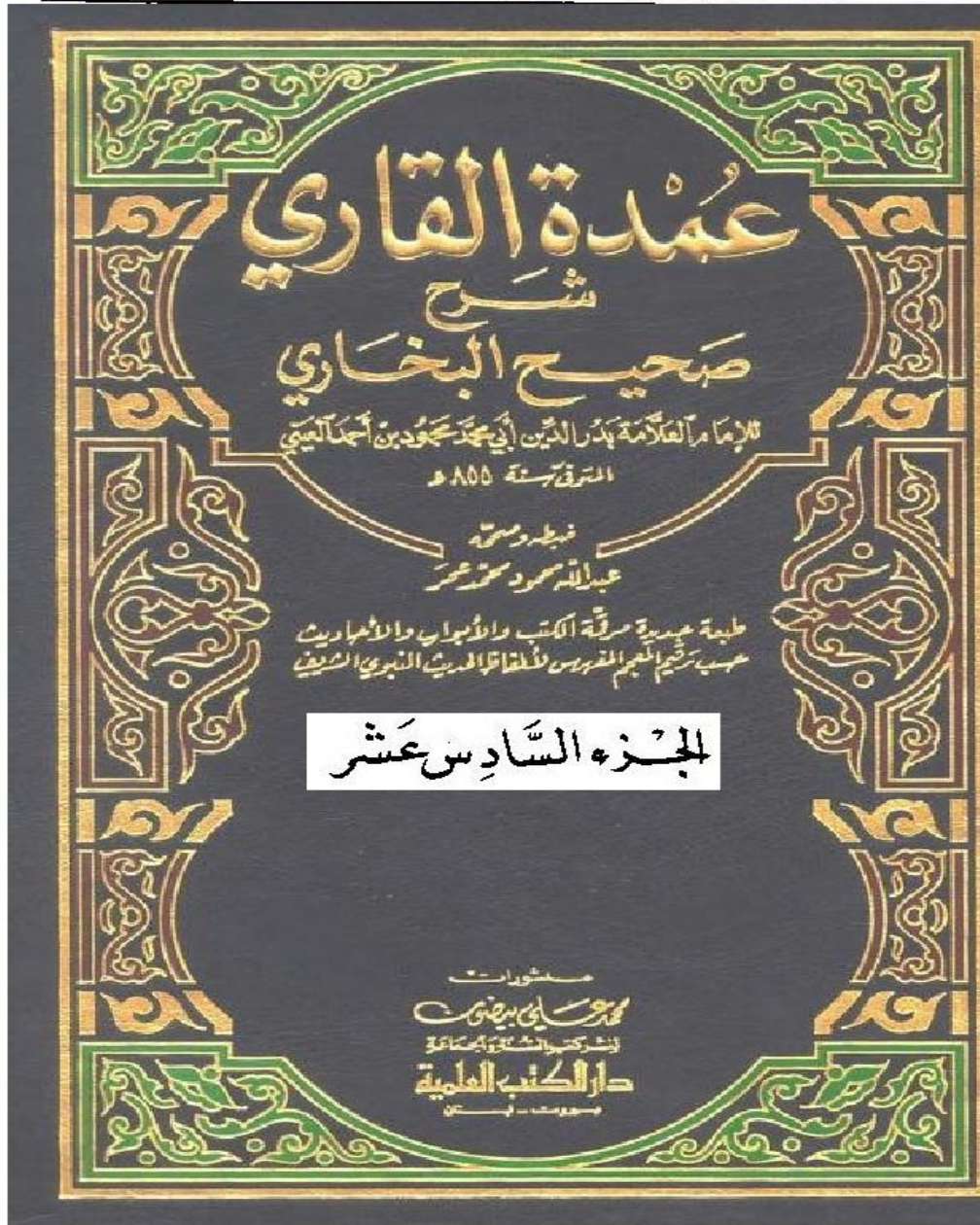
يزيد ـ من الزيادة
ابن بشار. وأخرج

قوله: «الس
والمذهب، و: ال
يدل ظاهر حاله ع
عن قريب.

٢٥٠ / ٣٧٦٣
قال حدَّثني أبي
الأشْعَرِي رضي ا
عَبْدَ الله بنَ مَسْ
النَّبِيِّ ﷺ. [الح

مطابقته لل
الهمداني الكوفي
الهمداني السبيع
السبيعي.

والحديث
وأخرجه مسلم ف
الترمذي في الم
محمد بن بشار.

قوله: «قد
رهم وأبو بردة، و
واسمه: عامر. قو
لقوله: «حينا». ق
دخول عبد الله ب
النبي ﷺ. وفيه: دلالة على فضله وخيره.

٢٩ ـــ بابُ ذِكْرِ مُعاوِيَةَ بن أَبِي سُفْيَانَ رضي الله تعالى عنهُما

أي: هذا باب فيه ذكر أبي عبد الرحمن بن معاوية بن أبي سفيان، واسمه: صخر، ويكنى أيضاً أبا حنظلة بن حرب بن أمية ابن عبد شمس بن عبد مناف القرشي الأموي، وأمه هند بنت عتبة بن ربيعة بن عبد شمس، فمعاوية وأبوه من مسلمة الفتح، وقيل: إنه أسلم زمن الحديبية وأسلمت أمه أيضاً بعده، وكتب معاوية للنبي ﷺ، وولي إمرة دمشق عن عمر ابن الخطاب بعد موت أخيه يزيد بن أبي سفيان سنة تسع عشرة، واستمر عليها بعد ذلك في

صَلاةً لَقَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا ولَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ. [انظر الحديث ٥٨٧].

مطابقته للترجمة من حيث إن فيه ذكر معاوية، ولا يدل هذا على فضيلته. فإن قلت: قد ورد في فضيلته أحاديث كثيرة. قلت: نعم، ولكن ليس فيها حديث يصح من طريق الإسناد نص عليه إسحاق بن راهويه والنسائي وغيرهما، فلذلك قال: باب ذكر معاوية، ولم يقل: فضيلة ولا منقبة.

فضائل معاویہ اور امام بدرالدین عینی حنفی

امام عینی لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی باب سے مطابقت یہ ہے کہ اس میں معاویہ کا ذکر ہے اور یہ ان کی فضیلت پر دلالت نہیں کرتا۔ پس اگر تم کہو کہ ان کی فضیلت میں تو احادیث کثیرہ موجود ہیں؟ میں کہتا ہوں: ہاں ہیں لیکن ان میں ایک حدیث بھی ایسی نہیں جو سند کے لحاظ سے صحیح ہو، امام اسحاق بن راھویہ، امام نسائی اور دوسرے علمائے حدیث نے اس بات کی تصریح فرمائی ہے۔ اسی لئے امام بخاری نے فرمایا: باب ذکر معاویہ (معاویہ کے ذکر کا باب) اور فضیلت اور منقبت نہیں کہا۔

أي: هذا باب في بيان مناقب فاطمة بنت النبي ﷺ، وأمها خديجة بنت خويلد، ولدت فاطمة في الإسلام وكان مولدها وقريش تبني الكعبة، وكان بناء قريش الكعبة قبل مبعث النبي ﷺ بسبع سنين وستة أشهر، وأنكحها رسول الله، ﷺ علي بن أبي طالب، رضي الله تعالى عنه، بعد وقعة أحد، وقيل: تزوجها بعد أن ابتنى رسول الله، ﷺ بعائشة بأربعة أشهر ونصفاً وبنى بها بعد تزويجه إياها بتسعة أشهر ونصف، وكان سنها يومئذ خمس عشرة وخمسة أشهر ونصفاً، وكان سن علي يومئذ إحدى وعشرين سنة وخمسة أشهر، وقال أبو عمر: فولدت له الحسن والحسين وأم كلثوم وزينب، ولم يتزوج علي، رضي الله تعالى عنه، عليها غيرها حتى ماتت، وتوفيت ليلة الثلاثاء لثلاث خلون من رمضان سنة إحدى عشرة من الهجرة، وقال المدايني: وصلى عليها العباس، وقال الكرماني: غسلها علي وصلى عليها ودفنها ليلاً بوصيتها. وقال أبو عمر: توفيت بعد رسول الله، ﷺ بيسير، وقال محمد ابن علي: بستة أشهر، وقال عمرو بن دينار: بثمانية أشهر، وقال ابن بريدة: عاشت بعد أبيها سبعين يوماً.

وقال النَّبِيُّ ﷺ فاطِمَةُ سَيِّدَةِ نِساءِ أهْلِ الجَنَّةِ

هذا التعليق أخرجه البخاري في علامات النبوة، وقد مر الكلام فيه هناك وغيره.

٢٥٥ / ٣٧٦٧ ـــ **حدّثنا** أبُو الوَلِيدِ حدَّثنا ابنُ عُيَيْنَةَ عنْ عَمْرِو بنِ دِينارٍ عنِ ابنِ أبِي مُلَيْكَةَ عنِ المِسْوَرِ بنِ مَخْرَمَةَ رضي الله تعالى عنهُما أنَّ رسُولَ الله ﷺ قال **فاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّي فَمن أغْضَبَهَا فَقَدْ أغْضَبَنِي**. [انظر الحديث ٩٢٦ وأطرافه].

امیر معاویہ کی شان میں حدیثیں صحیح نہیں ہیں

علامہ ابن تیمیہؒ کی تصریح

خير من عليّ ؟ أو فى الأنصار أفضل من عليّ ؟ فإذا كان أحب الخلق إلى الله[١]، وجب أن يكون هو الإمام»[٢].

الجواب وجوه

الوجه الأ

والجواب من وجوه: أحدها: المطالبة بتصحيح النقل. وقوله: «روى الجمهور كافة» كذب عليهم ؛ فإن حديث الطير لم يروه أحد من أصحاب الصحيح، ولا صححه أئمة الحديث، ولكن هو مما رواه بعض الناس، كما رووا أمثاله فى فضل غير عليّ، بل قد رُوى[٣] فى فضائل معاوية أحاديث كثيرة، وصُنِّف فى ذلك مصنفات. وأهل العلم بالحديث لا يصححون لا هذا ولا هذا.

الثانى: أن حديث الطائر[٤] ...

العلم والمعرفة بحقائق النقل ...

(١) ك: وإذا كان أحب الخلق إلى الله ...

(٢) ك: أن يكون الإمام.

(٤) م: الطير.

(٥) جاء هذا الحديث مختصرا عن ...
على . . . ، باب ٨٦ حديث رقم ٥ ...
فقال: اللهم ائتنى بأحب خلقك ...
الترمذى: هذا حديث غريب لا ...
الحديث من غير وجه عن أنس ...
ص ٣٨٢ - ٣٨٣ وقال الشوكانى ...
ذكره ابن الجوزى فى «الموضوع ...
واعترض عليه كثير من أهل العل ...
«النبلاء». ولم أجد الحديث ...
المعنى ١/ ٣٧٦ - ٣٧٧ ونصه: ...
أنس اسكب لى وضوءاً» ثم قام ...

- ٣٧١ -

منهاج السنة النبوية

فى نقض كلام الشيعة القدرية

لابن تيمية

أبى العباس تقى الدين أحمد بن عبد الحليم

تحقيق

الدكتور محمد رشاد سالم

الجزء السابع

١٤٠٦ - ١٩٨٦

علامہ ابن تیمیہؒ کے شاگرد امام ابن القیمؒ نے بھی امیر معاویہ کے فضائل کی تردید کی ہے

الزّنجي بينهما

وحديث

فَنِيت، [١/٣١]

وحديث

بشيءٍ وَقر في

وهذا من

وأما ما وَ

قال الحا

الرافضة في فض

ولا يُستب

كما قال.

ومن ذلك: ما وضعه بعض جهلة السنّة في فضائل معاوية(٦).

---

(١) الفوائد المجموعة (ص ٣٣٥)، وفيه: «قال ابن تيمية: موضوع».

(٢) رواه ابن الجوزي في العلل المتناهية (١/ ١٩٤)، وفي الموضوعات (٢/ ٦٦ - ٦٧) لكنه من كلام جبريل على نبينا وعليه الصلاة والسلام. ثم قال: «وهذا غير صحيح»، وانظر: تنزيه الشريعة (١/ ٣٤٦).

(٣) المقاصد الحسنة (ص ٣٦٩).

(٤) في حاشية مطبوعة الشيخ أبو غدة رحمه الله: «الذي جاء في المقاصد الحسنة للسخاوي (ص ٣٦٩)، وغيره من كتب الموضوعات أنه من قول بكر بن عبدالله المزني».

(٥) (١/ ٤٢٠)، وعنه تنزيه الشريعة (١/ ٤٠٧).

(٦) الموضوعات لابن الجوزي (٢/ ٢٤٩)، وساق عددًا من الأحاديث في فضائله =

قال إسحاق بن رَاهُويه: لا يَصح في فضل معاوية بن أبي سفيان عن النبي ﷺ شيءٌ(١).

قلت: ومُراده، ومُراد من قال ذلك من أهل الحديث: أنه لم يصح [حديث](٢) في مناقبه بخصُوصه؛ وإلا فما صح في مناقب الصحابة على العموم، ومناقب قريش فهو داخل فيه.

ومن ذلك: ما وَضعه الكذابون في مناقب أبي حنيفة، والشافعي، على التّنصيص على اسمهما، وما وضعه الكذابون أيضًا في ذَمّهما عن رسول الله ﷺ(٣). وما يُروى من ذلك كله [كذبٌ](٤).

ومن ذلك: الأحاديث في ذَمّ مُعاوية. وكل حديث في ذَمّه فهو كذب(٥).

= ثم حكم بوضعها، وذكر الحافظ في فتح الباري (٧/ ٨١) أن ابن أبي عاصم، وغلام ثعلب، وأبو بكر النقاش قد صنفوا في فضائل معاوية، قال: «لكن ليس فيها ما يصح من طريق الإسناد».

(١) في الفوائد المجموعة (ص ٤٠٧): «وقال الحاكم: سمعت أبا العباس محمد بن يعقوب بن يوسف يقول: سمعت إسحاق، فذكره».

(٢) في الأصل: «عندي»، والأقرب ما أثبته، وهو كذلك في نسخة المعلمي.

(٣) رواه الخطيب البغدادي في تاريخ بغداد (١٣/ ٣٣٥)، والجورقاني في الأباطيل والمناكير (١/ ٢٨٣)، ومن طريقهما ابن الجوزي في الموضوعات (٢/ ٣٠٤، ٣٠٥)، والحاكم في المدخل إلى كتاب الإكليل كما في الموضوعات لابن الجوزي (٢/ ٣٠٥)، وابن عدي في الكامل (١/ ١٨٢)، وهذه الأحاديث موضوعة. وانظر: المجروحين (٣/ ٤٦)، لسان الميزان (٥/ ٧)، اللآلىء المصنوعة (١/ ٤٥٧)، تنزيه الشريعة (٢/ ٣٠)، الفوائد المجموعة (ص ٤٢٠).

(٤) ليست في الأصل، وهي من نسخة المعلمي.

(٥) انظر على سبيل المثال: المجروحين (١/ ٢٥٠)، الكامل لابن عدي (٢/ =

وقصة النسائی في ذلك مشهورةِ ، فرمایا کہ امام نسائیؒ کا قصہ بھی مشہور ہے [دیکھیئے صفحہ ۲۵ تا ۳۰] ، چھٹی کتاب جو ہے ہم درس میں پڑھتے ہیں امام نسائیؒ کی ، فرمایا پتہ ہیں کہ کیا ہوا؟ کہ وہ شام گئے اور آج تک یہ ان کا پراپگنڈا باقی ہے، اتنی صدیاں گزر گئیں، بیچارے نے خصائص علیؓ لکھی ، اب چھپ گئی ہے ، حضرت علیؓ کی شان کے بارے میں حدیثیں اکٹھی کیں ، ادھر اعلان حق شروع کیا ، مسجد میں درس دینا شروع کیا ، کہ علیؓ کو پہچانو ! ۔ تو تنگ آکے ایک نے کہا تجھے معاویہ کی کوئی شان نظر نہیں آتی ؟ امام نسائیؒ نے جرات کے ساتھ کہااور جان دے دی ، انہوں نے کہا وہ برابر چھٹ جائے تو بڑی بات ہےِ شان ڈھونڈتے پھرتے ہو ؟ بیچارے کے خصیتین پھاڑ دیئے ، امام نسائیؒ کو شہید کر دیا ، ان شیخ الحدیثوں سے پوچھو کہ کہ چھٹاامام مرا کیسا ہے ؟؟ تم لوگ حدیثیں سناتے پھرتے ہو ؟ امام نسائیؒ نے فرمایا شان ڈھونڈتے پھرتے ہو؟ **رأسا برأس ؟** برابر ہی اس کی جان چھٹ جائے تھوڑی بات ہے ؟فضیلت تلاش کرتے ہیں ! **وكأنه اعتمد أيضا على شيخه إسحاق** اور امام نسائیؒ نے جونسی بات کہی ہے، معلوم ہوتا ہے ،انہوں نے اپنے استاد اسحاق بن راھویہ کا جو قول تھا کہ کوئی حدیث صحیح نہیں ہے ،اس پر اعتماد کیا ۔

امام نسائیؒ کو کیوں شہید کیا گیا؟

امام نسائی کیسے قتل ہوئے اور قتل کرنے کی وجہ؟؟؟؟؟

14

اُن کی موت کا واقعہ یہ ہے کہ جب آپ مناقب مُرتضوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب الخصائص کی تصنیف سے فارغ ہوئے توانہوں نے چاہا کہ اس کتاب کو دمشق کی جامع مسجد میں پڑھ کر سنائیں تا کہ بنی اُمیہ کی سلطنت کے اثر سے عوام میں ناصبیت کی طرف جو رجحان پیدا ہو گیا تھا اُس کی اصلاح ہو جائے ابھی آپ اس کا تھوڑا سا حصہ ہی پڑھنے پائے تھے کہ ایک شخص نے پُوچھا امیر المومنین معاویہ کے مناقب کے متعلق بھی آپ نے کچھ لکھا ہے؟

امام نسائی نے جواب دیا کہ معاویہ کے لئے یہی کافی ہے کہ برابر سرابر چھوٹ جائیں اُن کے مناقب کہاں ہیں؟

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ بھی کہا تھا کہ مجھے ان کے مناقب میں سوائے اس حدیث لا اشبع اللہ بطنہ کے اور کوئی صحیح حدیث نہیں ملی یعنی حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ معاویہ کے پیٹ کو نہ بھرے آپ کے یہ الفاظ سُنے تو لوگ اُن پر ٹوٹ پڑے اور شیعہ شیعہ کہہ کر مارنا پیٹنا شروع کر دیا اُن کے خصیتین میں چند شدید ضربیں ایسی پہنچیں کہ نیم جان ہو گئے تو خادم انہیں اُٹھا کر گھر لے آئے پھر فرمایا کہ مجھے ابھی مکہ معظمہ پہنچا دو تا کہ میرا انتقال مکہ یا اُس کے راستے میں ہو۔ کہتے ہیں کہ آپ کی وفات مکہ معظمہ میں ہوئی اور وہاں صفا مروہ کے درمیان دفن کیے گئے۔
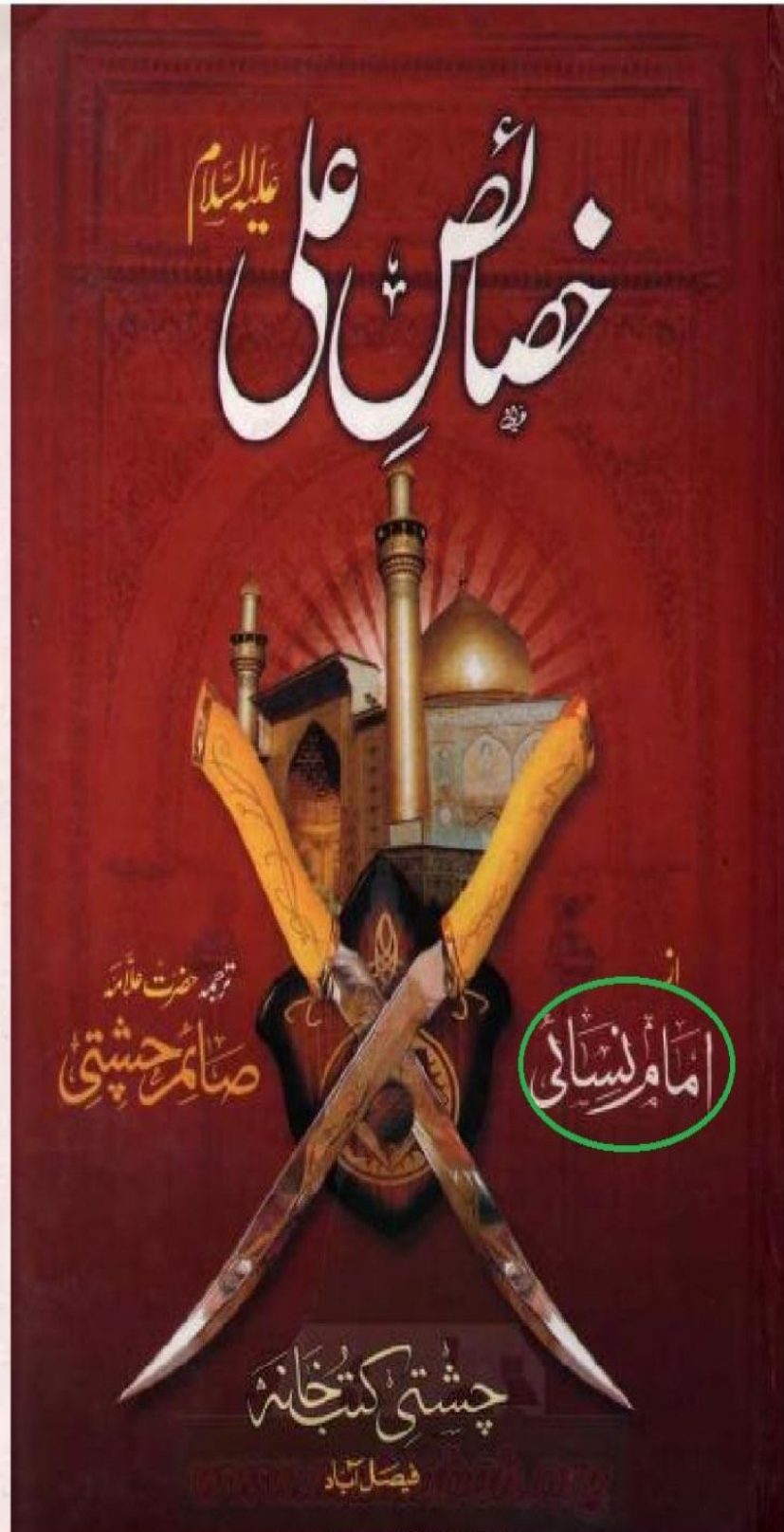
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ملیں آپ نے فرمایا کیا ہے ام سلیم وہ بولیں اے نبی اللہ کے آپ نے بددعا کی میری یتیم لڑکی کو۔ آپ نے پوچھا کیا بددعا؟ ام سلیم بولیں وہ کہتی ہے آپ نے فرمایا اس کی یا اس کی ہمجولی کی عمر دراز نہ ہو یہ سن کر آپ ہنسے اور فرمایا اے ام سلیم تو نہیں جانتی میں نے شرط کی ہے اپنے پروردگار سے میری شرط یہ ہے کہ میں نے عرض کیا اے پروردگار میں ایک آدمی ہوں خوش ہوتا ہوں جیسے آدمی خوش ہوتا ہے اور غصے ہوتا ہوں جیسے آدمی غصے ہوتا ہے تو جس کسی پر میں بددعا کروں اپنی امت میں سے ایسی بددعا جس کے وہ لائق نہیں تو اس کے لیے پاکی کرنا اور طہارت اور قربت اپنی قیامت کے دن۔

صحیح مسلم شریف

٦٦٢٨– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَتَوَارَيْتُ خَلْفَ بَابٍ قَالَ فَجَاءَ فَحَطَأَنِي حَطْأَةً وَقَالَ ((اذْهَبْ وَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ)) قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِيَ اذْهَبْ فَادْعُ لِي مُعَاوِيَةَ قَالَ فَجِئْتُ فَقُلْتُ هُوَ يَأْكُلُ فَقَالَ ((لَا أَشْبَعَ اللّٰهُ بَطْنَهُ)) قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى قُلْتُ لِأُمَيَّةَ مَا حَطَأَنِي قَالَ قَفَدَنِي قَفْدَةً.
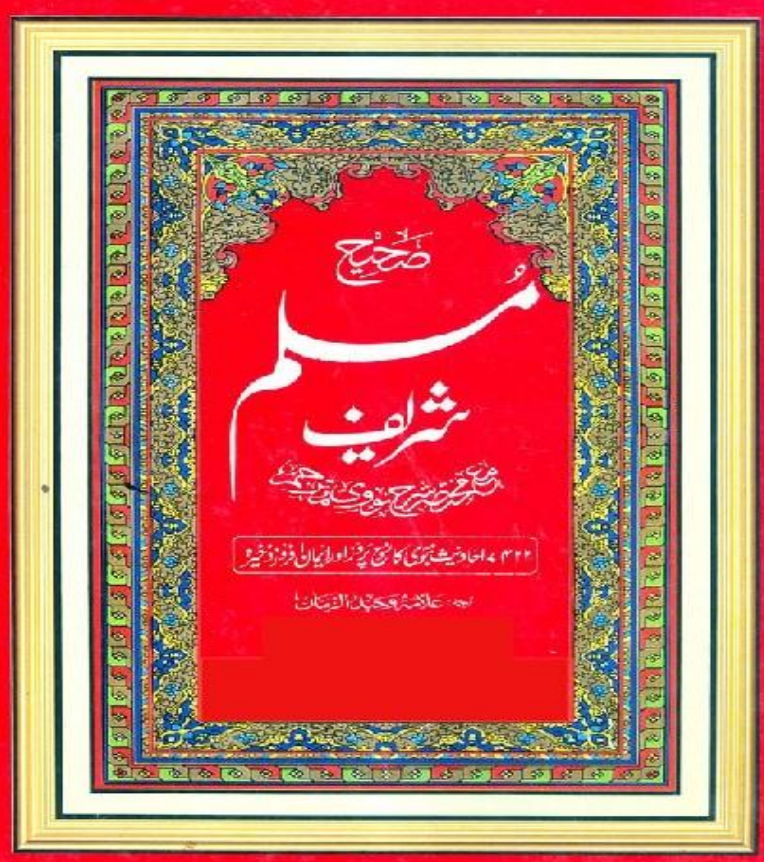
۶۶۲۸–ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں بچوں کے ساتھ کھیل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے میں ایک دروازہ کے پیچھے چھپ گیا آپ نے ہاتھ سے مجھے تھپکا (پیار سے) اور فرمایا جا معاویہ کو بلا لا۔ میں گیا پھر لوٹ کر آیا اور میں نے کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے پھر فرمایا جا اور معاویہ کو بلا لا میں پھر لوٹ کر آیا اور کہا وہ کھانا کھاتے ہیں آپ نے فرمایا خدا اس کا پیٹ نہ بھرے۔

٦٦٢٩– عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ كُنْتُ أَلْعَبُ مَعَ

۶۶۲۹– ترجمہ وہی جو گزرا۔

(۶۶۲۸) ☆ یہ آپ نے عادتاً فرمایا جیسے اوپر گزر چکا یا حقیقت میں عقوبت کے لیے کیونکہ انھوں نے آنے میں دیر کی اور چاہیے یہ تھا کہ کھانا چھوڑ کر آتے کیونکہ قرآن مجید میں صاف موجود ہے یاایھا الذین امنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم اور امام مسلم نے یہ خیال کیا کہ معاویہ بددعا کے لائق نہ تھے اسی واسطے یہ حدیث اس باب میں لائے اور بعضوں نے اس کو مناقب معاویہ میں ذکر کیا ہے کیونکہ فی الحقیقت یہ ان کے لیے دعا ہوئی بموجب آپ کے فرمانے کے کہ میں جس کے لیے بددعا کروں تو اس کو قربت اور اجر کر اس کے لیے امام نسائی نے خوارج کے ہاتھ سے اسی حدیث پر مار کھائی جب انھوں نے منبر پر کہا کہ معاویہ کی فضیلت میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہوئی سوا اس حدیث کے لا اشبع اللہ بطنہ۔

سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجُزْءُ الرَّابِعَ عَشَرَ

أشرف على تحقيق الكتاب وخرّج أحاديثه
شعيب الأرنؤوط

حقق هذا الجزء
اكرم البوشي

مؤسسة الرسالة

احملُوني إلى مَكَّة . فَحُمِلَ وتوفِّي بها ، وهو مدفونٌ بينَ الصَّفا والمَرْوَة، وكانت وفاتُهُ في شَعْبانَ سَنَةَ ثلاثٍ وثلاثِ مئة . قال: وكانَ أفْقَهَ مشايخِ مِصْر في عَصْرِه، وأعلَمَهُم بالحديثِ والرِّجال .

قال أبو سعيد ابنُ يونس في «تاريخه»: كانَ أبو عبدِ الرَّحمن النَّسائيُّ إماماً حافظاً ثَبْتاً ، خَرَجَ من مِصْر في شَهْرِ ذي القَعْدَة من سَنَةِ اثنتينِ وثلاثِ مئة، وتُوفِّيَ بفلسْطين في يوم الاثنين لثلاث عشرةَ خلتْ من صَفَر ، سنة ثلاث .

قلت: هذا أصَحّ، فإنَّ ابنَ يونس حافظٌ يَقِظ ، وقد أخذ عن النَّسائي، وهو به عارف . ولم يكن أحدٌ في رأس الثلاثِ مئة أحفظَ من النَّسائي، هو أحذَقُ بالحديثِ وعِلَلِهِ ورجالِهِ من مُسْلم ، ومن أبي داودَ ،ومن أبي عيسى، وهو جارٍ في مِضمار البخاري، وأبي زُرْعَة، إلّا أنَّ فيه قليلَ تشيُّعٍ وانحرافٍ عن خصومِ الإمامِ عليٍّ ، كمعاويَةَ وعَمرو ، واللهُ يُسامِحُه .

وقد صنَّفَ «مسندَ عليٍّ» ، وكتاباً حافلاً في الكنىٰ ، وأمّا كتاب: «خصائص علي» فهو داخلٌ في «سُنَنِه الكبير»، وكذلك كتاب: «عمل يوم وليلة» وهو مجلَّد، هو من جملة «السُّنَنِ الكبير» في بعضِ النُّسَخ، وله كتاب «التفسير» في مجلَّد، وكتاب «الضعفاء»، وأشياء والذي وَقَعَ لنا من سُنَنِه هو الكتاب المُجتَنى منه، انتخاب أبي بكر بنِ السُّنّي، سمعتُهُ ملفَّقاً من جماعةٍ سمعوهُ من ابن باقا بروايتِهِ عن أبي زُرْعَةَ المَقْدِسيّ، سماعاً لمعظمه، وإجازةً لفوت له محدَّد في الأصل. قال: أخبَرَنا أبو محمد عبدُ الرحمن بنُ حمد الدّوني قال: أخبَرَنا القاضي أحمدُ بنُ الحسين الكَسّار، حدثنا ابن السُّنّي عنه .

ومما يُروى اليومَ في عامِ أربعةٍ وثلاثينَ وسبعِ مئة من السنن عالياً جزآن،

١٣٣

فضائل معاویہ اور امام نسائی

ذہبی لکھتے ہیں کہ امام نسائی معاویہ اور عمرو بن عاص سے منحرف اور روگرداں تھے۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی ہمیشہ کی طرح سچ ثابت ہوئی

امیر معاویہ کا پیٹ کبھی نہیں بھرے گا لا اشبع اللہ بطنہ

آ کر مجھے ایک یا دو لگائے پھر فرمایا کہ جاؤ اور معاویہ کو میرے پاس بلا لاؤ، آپ کاتب وحی تھے۔

آپ بیان کرتے ہیں میں نے جا کر آپ کو بلایا تو بتایا گیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں میں نے آکر آپ کو بتایا وہ کھانا کھا رہے ہیں آپ نے فرمایا جاؤ انہیں بلا لاؤ دوسری بار گیا تو بتایا گیا کہ وہ کھانا کھا رہے ہیں میں نے آکر آپ کو اس کی اطلاع کر دی تو آپ نے تیسری بار فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے پیٹ کو سیر نہ کرے، آپ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد آپ سیر نہیں ہوئے اور حضرت معاویہ نے اسی دنیا اور آخرت میں اس سے فائدہ اٹھایا دنیا میں اس طرح کہ جب آپ شام کے امیر ہو گئے تو آپ دن میں سات بار کھانا کھاتے تھے جسے ایک پیالے میں لایا جاتا تھا جس میں بہت سا گوشت ہوتا تھا اور پیاز ہوتے تھے اور آپ اسمیں سے کھاتے تھے اور آپ دن میں سات بار گوشت کھاتے تھے اور حلوہ اور بہت سے پھل بھی کھاتے تھے اور کہتے تھے کہ خدا کی قسم! میں سیر نہیں ہوا البتہ تھک گیا ہوں اور یہ ایک نعمت اور معدہ ہے جس میں سب بادشاہ رغبت رکھتے ہیں اور آخرت میں اس طرح فائدہ اٹھایا کہ مسلم نے اس حدیث کا ایک حدیث سے پیچھا کیا ہے جسے بخاری وغیرہ نے کئی طرق سے صحابہ کی ایک جماعت سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا ہے کہ اے اللہ! میں ایک بشر ہوں پس جس بند...
مستحق نہ تھا تو اسے کفارہ اور قربت بنا دے جس سے وہ قیام...
معاویہ کی فضیلت بیان کی ہے اور اس کے علاوہ انہوں نے کوئی...

اور مسیب نے واضح سے عن ابی اسحٰق الفزاری عن عبد الم...
رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے محمد ﷺ! معاویہ کو سلام...
اچھے امین ہیں، پھر ابن عساکر نے اسے ایک اور طریق سے...
کی روایت سے اس طرح بیان کیا ہے کہ رسول اللہ نے حضرت...
اسے کاتب وحی بنا لیجئے بلاشبہ وہ امین ہیں لیکن ان دونوں کی ط...
اس بارے میں غرائب بیان کئے ہیں۔

اور ابو عوانہ نے عن سلیمان عن عمرو بن مرہ عن عبد اللہ...
حضرت نبی کریم ﷺ کے کاتب اور ابو القاسم طبرانی نے بیان کی...
ہے کہ عبد اللہ بن یحییٰ بن اَبی کثیر نے اپنے باپ ہشام بن ع...
حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت نبی کریم ﷺ کی باری تھی تو آ...
کہا حضرت معاویہ ہیں آپ نے فرمایا انہیں اجازت دے دو...
اے معاویہ! آپ کے کان پر قلم کیسا ہے؟ آپ نے جواب دیا...
تعالیٰ آپ کو اپنے نبی کی طرف سے جزاء خیر دے، خدا کی قسم!...
اگر اللہ تعالیٰ قمیص خلافت پہنائے تو تیرا کیا حال ہوگا؟ پس حض...
پہنانے والا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں، لیکن اسمیں مصیبت پا...
نے فرمایا اے اللہ ہدایت سے اس کی رہنمائی فرما اور انہیں بلا کر...

وكذلك في قصة الحاكم اور اسی طرح امام حاکمؒ کا بھی قصہ دیکھئیے صفحہ ۳۱،۳۲ ۔

صاحب المستدرک امام حاکمؒ کا کیا قصہ ہے ؟

ابنِ حَمْدَوَيْهِ بنِ نُعَيْمِ بنِ الحكمِ، أبو عبدِ اللَّهِ الحاكمُ الضَّبِّيُّ الحافظُ، ويُعْرَفُ بابنِ البَيِّعِ، مِن أهلِ نَيْسابورَ، وكان مِن أهلِ العلمِ والحفظِ للحديثِ، وُلِد سنةَ إحدى وعشرين وثلاثِمائةٍ، وأولُ سماعِه فى سنةِ ثلاثين وثلاثِمائةٍ، سمِع الكثيرَ، وطَوَّفَ فى الآفاقِ، وصنَّف الكتبَ الكِبارَ والصِّغارَ، فمن ذلك «المُستَدْرَكُ على الصحيحَيْن»، و«علومُ الحديثِ» و«الإكْليلُ» و«تاريخُ نَيْسابورَ»، وقد روَى عنه مِن مَشايخِه الدارَقُطْنىُّ وابنُ أبى الفَوارسِ وغيرُهما، وقد كان مِن أهلِ العلمِ والحفظِ والأمانةِ والديانةِ والصِّيانةِ، والضَّبْطِ، والثقةِ، والتَّحَرُّزِ، والوَرَعِ، رحمه اللَّهُ، لكن قال الخطيبُ البغداديُّ[1]: كان ابنُ البَيِّعِ يَميلُ إلى التَّشيُّعِ، فحدَّثنى أبو إسحاقَ إبراهيمُ بنُ محمدٍ الأُرْمَوِىُّ قال: جمَع الحاكمُ أبو عبدِ اللَّهِ أحاديثَ زعَم أنها صِحاحٌ على شرطِ البُخارىِّ ومسلمٍ، يُلْزِمُهما إخْراجَها [٩/١٢٩و] فى

امام ابو عبد الرحمٰن السلمی نے کہا کہ میں امام حاکمؒ کے پاس گیا اور میں نے انہیں مشورہ دیا کہ آپ اپنی کتاب میں حضرت معاویہ کے فضائل کے بارے میں بھی کچھ لکھ دیں تو حاکم نے فرمایا مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا، مجھ سے یہ نہیں ہو سکتا۔
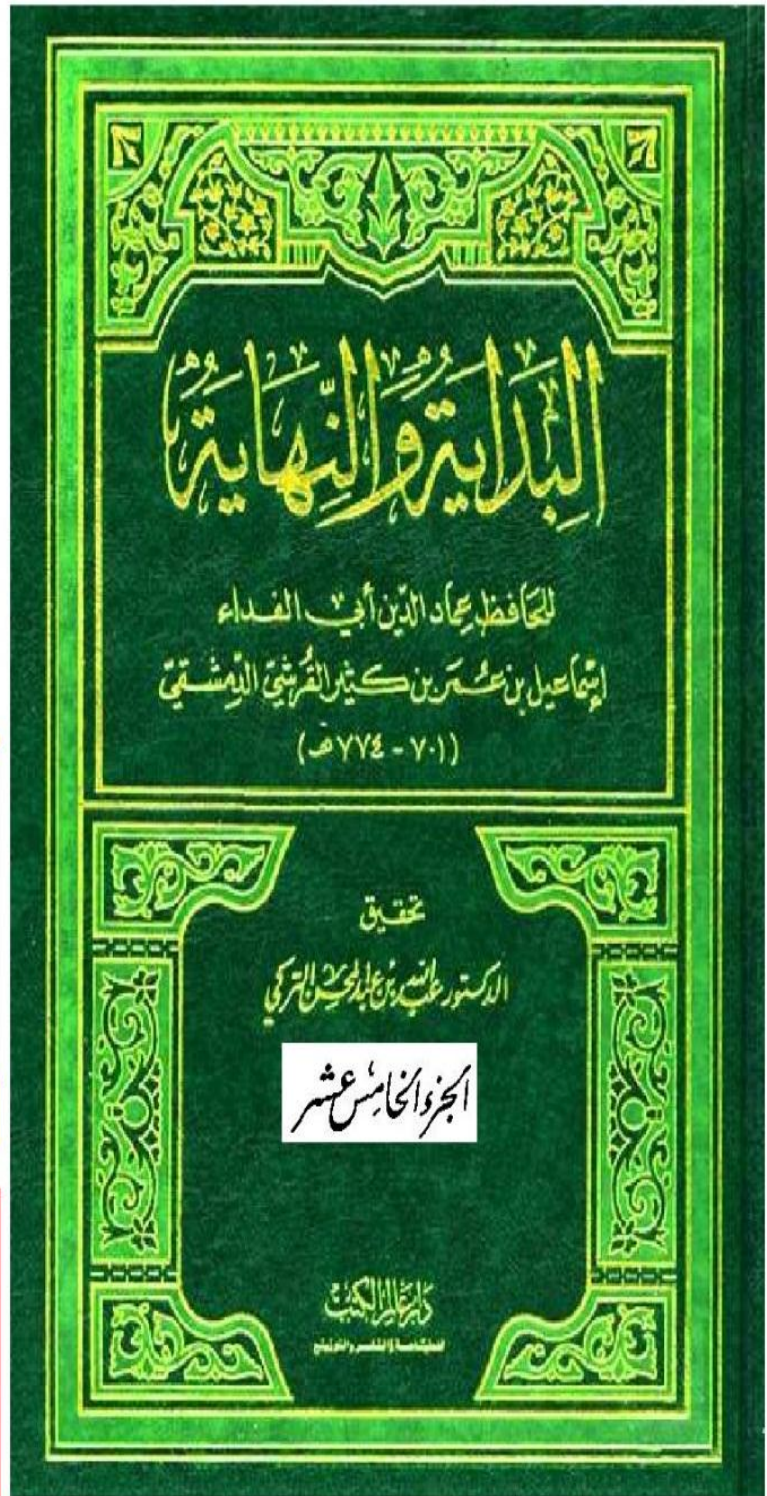
وقال أبو عبدِ الرحمنِ السُّلَمِىُّ[3]: دخَلْتُ على الحاكمِ وهو مُخْتَفٍ مِن الكَرَّاميةِ، لا يستَطِيعُ أن يَخْرُجَ منهم، فقلتُ له: لو خرَجْتَ فأمْلَيْتَ حديثًا فى فَضائلِ مُعاويةَ لَاسْتَرَحْتَ مما أنت فيه. فقال: لا يَجِيءُ مِن قَلْبِى، لا يَجِيءُ مِن قَلْبِى. تُوُفِّى فى صفرٍ من هذه السنةِ عن أربعٍ وثمانين سنةً.

(١) تاريخ بغداد ٥/ ٤٧٤.
(٢) المنتظم ١٥/ ١٠٩.
(٣) المصدر السابق ١٥/ ١١٠.

(البداية والنهاية ٣٦/١٥)

البداية والنهاية

للحافظ عماد الدين أبي الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (٧٠١ - ٧٧٤ هـ)

تحقيق الدكتور عبد الله بن عبد المحسن التركي

الجزء الخامس عشر

دار عالم الكتب

صاحب المستدرک امام حاکمؒ پر بھی شیعہ کی تہمت لگی

المكي(١) باختلاف فيه ، وأبو القاسم إسماعيلُ بن الحسن الصرصري(٢) صاحبُ المَحَاملي ، وشيخُ الحنابلة أبو عبد الله بن حامد الورّاق واسمُه حسن(٣) ، وشيخُ الشافعية أبو عبد الله الحليمي(٤) الحسينُ بن الحسن البخاري ، وأبو علي الحسينُ بن محمد الرُّوْذباري(٥) راوي « سُنن » أبي داود ، والحافظُ أبو الوليد بن الفَرَضي(٦) القُرطبي ، وشيخُ الحنفية أبو بكر محمدُ بن موسى الخُوارِزْمي(٧) مفتي العراق ، وشاعـرُ الأندلس يوسفُ بنُ هارون الرَّمادي(٨) ، ومَلِكُ الترك أيلك خان ، وكان خيراً عادلًا ديناً ، فتملَّك بعده أخوه طُغان خان(٩) .

١٠٠ ـ الحاكم *

محمدُ بنُ عبد الله بن محمد بن حمدُويه بن نُعيم بن الحَكَم ،

---

(١) ستَرد ترجمته برقم (١٠٣) .

(٢) انظر ترجمته في تاريخ بغداد ٦ / ٣١١ ، ٣١٢ ، الأنساب ٨ / ٥٦ ، اللباب ٢ / ٢٣٩ ، العبر ٣ / ٨٣ ، شذرات الذهب ٣ / ١٦٦ .

(٣) ستَرد ترجمته برقم (١١٦) .

ابواسماعیل الھروی سے امام حاکم کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا حدیث میں ثقہ ہے مگر رافضی ہے

المقتبس ٢٦٩ ـ ٢٧٣ ، بغية الملتمس ٤٦٣ ـ ٤٦٦ ، وفيات الأعيان ٧ / ١١٥ ـ ١١٦ ،

امام ذھبیؒ نے جواب میں کہا: وہ ہرگز رافضی نہیں تھے مگر متشیع تھے

* تاريخ بغداد ٥ / ٤٧٣ ، الأنساب ٢ / ٣٧٠ ـ ٣٧٢ (البيِّع) ، تبيين كذب المفتري ٢٢٧ ـ ٢٣١ ، المنتظم ٧ / ٢٧٤ ، ٢٧٥ ، اللباب ١ / ١٩٨ ، ١٩٩ ، وفيات الأعيان ٤ / ٢٨٠ ، ٢٨١ ، تذكرة الحفاظ ٣ / ١٠٣٩ ـ ١٠٤٥ ، ميزان الاعتدال ٣ / ٦٠٨ ، العبر ٣ /=

١٦٢

الأزهريُّ قال : ورد ابنُ البَيِّع
كم ـ يعني الدارقطني ـ خرَّج
سها . فحُمِل إليه منها ، وذلك
في أول الجُزء الأول حديثاً
ضعيف . ورمى الجزء ، ولم

بن علي الحـافظ عن أربعة
: الدارقطنيُّ ، وعبدُ الغني ،
رقطنيُّ فأعلمهم بالعلل ، وأما
مندة فأكثرُهم حديثاً مع معرفة
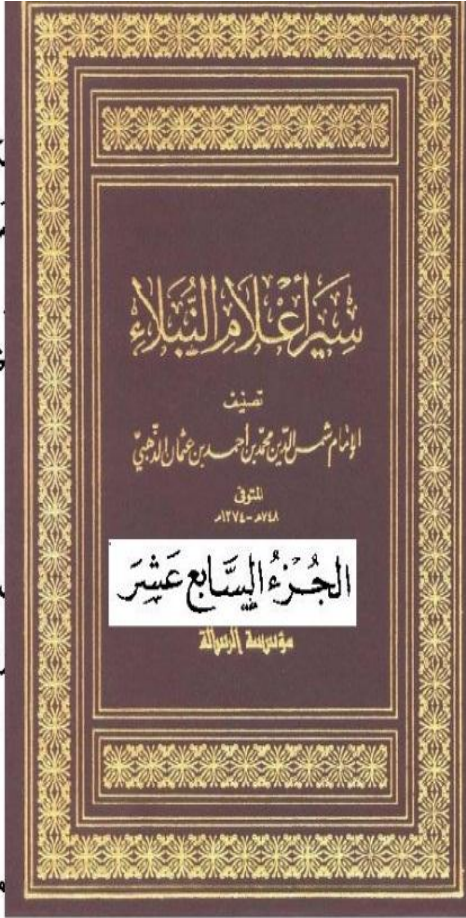
مدِ بن إسماعيل الطَّرَسُوسي ،
عن ابنِ طاهر : أنه سأل أبا إسماعيل عبدَ الله بن محمد الهَرَويَّ ، عن أبي عبد الله الحاكم ، فقال : ثقةٌ في الحديث ، رافضيٌّ خبيث(٣) .

قلتُ : كَلّا ليس هو رافضياً ، بلىٰ يتشيَّع(٤) .

قال ابنُ طاهر : كان شديدَ التعصُّب للشيعة في الباطن ، وكان

---

(١) ٥ / ٤٧٣ ، ٤٧٤ .

(٢) هذا ينطبق على جميع مصنفاته إلا على « المستدرك » فإنه لم يجود تصنيفه ، فقد اشترط فيه الصحة ولم يلتزمها ، فأخرج فيه الضعيف والموضوع ، اللهم إلا أن يكون كما ذُكر عنه قد مات عنه وهو مُسَوَّدة لم يُبَيِّضه بعد . والخبر في « تذكرة الحفاظ » ٤ / ١٥٩ ، ١٦٠ ، و « طبقات السبكي » ٤ / ١٥٩ ، ١٦٠ . وقد تقدم في ترجمة ابن مندة رقم (١٣) .

(٣) « تذكرة الحفاظ » ٣ / ١٠٤٥ ، و « الوافي بالوفيات » ٣ / ٣٢٠ .

(٤) انظر دفاع السبكي عنه في « طبقاته الكبرى » ٤ / ١٦١ ـ ١٧١ .

١٧٤

وأخرج ابن الجوزي أيضا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل : یہ سارا میری سو سالہ بات کا نچوڑ لکھ لو، امام ابن حجرؒ نے لکھا ، تحفة الأحوذي میں امام عبدالرحمٰن مبارکپوریؒ اہل حدیث نے لکھا دیکھئے صفحہ ۳۸ تا ۴۰ ، کہ ڈھونگ کیوں رچایا گیا؟ ابن جوزیؒ فرماتے ہیں، کہ امام احمد بن حنبلؒ کا بیٹا عبداللہ جو ہے وہ روایت کرتا ہے، سألت أبي ما تقول في علي و معاوية ؟ کہ میں اپنے باپ امام احمد بن حنبل جیسے بندے سے پوچھا، پچاس ہزار حدیث کا مجموعہ ایک کتاب میں لکھ گیا، کہ علیؓ اور معاویہ کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں؟ ان کے درمیان اتنی جنگیں ہوئی ہیں، اور اتنے فرقے بنے، یہ کیا بات ہے؟ بتایئے!!۔ فأطرق امام احمد حنبلؒ نے دیر تک سر جھکایا، خاموش رہے، کیونکہ یہ آسان کام نہیں ہے، سنی ٹولے کے دماغ میں یہ بات ڈال دی ہے کہ معاویہ بڑی شے ہے، اس لئے یہ لوگ باز نہیں آئیں گے، حالانکہ کچھ نہیں اہل سنت کا اس سے کوئی تعلق، انہوں نے دین کی بربادی کی ہے، رسول اللہ ﷺ جو لائے تھے، اس کا ستیاناس کرکے گیا ہے، اور اس کے نتیجے میں لوگ آرہے ہیں، پرویز مشرف آرہا ہے، دن بدن ایسے ہی پیدا ہونگے!! لائن ایسی چلائی ہے، ثم قال ساری زندگی کا نچوڑ امام احمد بن حنبلؒ کا، اعلم أن عليا كان كثير الأعداء ، کہ بیٹا بات کو اچھی طرح سمجھ لے، علیؓ کے دشمن ہوگئے بہت، ٹولے ہی ٹولے اس کے خلاف، جنگ جمل، جنگ صفین، جنگ نہروان، انہیں جینے نہیں دیا انہوں نے، ففتش أعداءه له عيبا ، تو دشمنوں نے بڑا زور لگایا کہ علیؓ کا کوئی عیب ڈھونڈے، ان کو بدنام کرنے کے لئے ہمارے ہاتھ کوئی آجائے، تاکہ ہم کہیں علیؓ نے بھی تو یہ کیا تھا۔ فلم يجدوا ، بیٹا علیؓ کے دشمنوں کو ان کا کوئی عیب نظر نہیں آیا، فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كيادا منهم لعلي ، تو انہوں نے جنگ کا نقشہ بدل دیا، کہ علیؓ کا کوئی عیب تو نظر نہیں آیا، اب وہ بندہ جو اس کے خلاف لڑ رہا ہے نہ، جس نے اس سے جنگیں کی، اس کو اتنا اُچھالو، اس کی شان میں اتنا مبالغہ کرو، بات کو اتنا بڑھاؤ، کہ لوگ سمجھیں معاویہ علیؓ کے قریب ہی ہے، ایک ہی بات ہے، یہ ہوا وہ ہوا، كيادا مکاری کے تحت، فراڈ کے تحت کوشش کی کہ علیؓ کو گرانے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو پکڑ لو، فأشار بهذا إلى ما اختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له ، امام احمد بن حنبلؒ نے کہا کہ انہوں نے علیؓ کو گرانے کے لئے کیا کیا؟ ایسے فضائل معاویہ کے گھڑے!! ایسے شان گھڑے، لا أصل له ، جن کی بالکل دین میں کوئی اصلیت نہیں، کچھ بھی نہیں اس کا دین میں کوئی ذکر، مگر پھیلا دیتے ہیں، رسالے چھپتے ہیں، ہر سال رجب کا مہینہ آتا ہے، مجیب الرحمٰن انقلابی سپاہ صحابہ ایک مضمون لکھ کے دیتا ہے، نوائے وقت میں چھپتا ہے، اووو! سارے دین کی بنیاد تو معاویہ ہے، ایسا مسلمانوں کے ساتھ ہوا ہے!! علیؓ کو بالکل پیچھے کردیا، علیؓ کی بات کرنا گویا بدنامی ہوگئی، کہ علیؓ اور حسینؑ کا ذکر کرتے ہیں؟

وقد ورد في فضائل معاوية أحاديث كثيرة ، فرمایا امیر معاویہ کی شان میں ایک دو حدیثیں نہیں بہت ہیں، انہوں نے کالے کردیئے صفحے، پیسہ بہت کھایا ہضم کرلیا، بے شمار حدیثیں بنالیں، لكن ليس فيها ما يصح من طريق الإسناد ، مگر شکر اللہ کا

حدیث کے عالم لگے رہے، کہ ہم جھوٹی بات اسلام میں نہیں داخل کریں گے ،انہوں نے پرکھ لیا، ایک شے بھی ان بہت سی حدیثوں سے نہیں نکلی جو سند کے لحاظ سے صحیح ہو ، نہ ان کے راوی ٹھیک ہیں بالکل جھوٹ ہے۔

اے آج سمجھو میں ایسی گھُر کی بات سمجھا رہا ہوں کہ جدھر سنو، مولوی کو ڈاڑھی سے پکڑو کہ انسان کا بندہ بنو، منبر سے اتر، اور نکال کتابیں، دکھا ان کے راوی، کوئی سچا ہے؟ خدا کو مانو! جو منبر اللہ اور اس کے رسول کا ہے، ادھر بیٹھ کے تم لوگ ان کے مخالفوں کے لئے وعظ کرتے ہو؟لکن ليس فيها ما يصح من طريق الإسناد فرمایا بہت لکھی انہوں نے، مگر ایک بھی سند کے لحاظ سے صحیح نہیں لکھی۔

وبذلك جزم إسحاق بن راهوية والنسائى وغيرهما ، - اور فرمایا یہی بات پورے زور کے ساتھ امام إسحاق بن راھویہ نے کہی ،امام نسائی نے کہی اور دوسرے حدیث کے عالموں نے کہی، والله أعلم

امیر معاویہ کے فضائل کی حقیقت : حافظ ابن حجرؒ المتوفی ۸۵۲ھ

الحديث ٣٧٦٢ ـ ٣٧٦٣   ١٢٩

(تنبيه) : عبر البخارى فى هذه الترجمة بتوله ذكر ولم يقل فضيلة ولا منقبة لكون الفضيلة لاتؤخذ من حديث الباب ، لأن ظاهر شهادة ابن عباس له بالفقه والصحبة دالة على الفضل الكثير ، وقد صنف ابن أبى عاصم جزءا فى مناقبه ، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب ، وأبو بكر النقاش وأورد ابن الجوزى فى الموضوعات بعض الأحاديث التى ذكروها ثم ساق عن إسحق بن راهويه أنه قال لم يصح فى فضائل معاوية شىء ، فهذه النكتة فى عدول البخارى عن التصريح بلفظ منقبة اعتماداً على قول شيخه ، لكن بدقيق نظره استنبط مايدفع به رءوس الروافض ، وقصة النسائى فى ذلك مشهورة ، وكأنه اعتمد أيضا على قول شيخه إسحق ، وكذلك فى قصة الحاكم . وأخرج ابن الجوزى أيضا من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل : سألت أبى ماتقول فى على ومعاوية ؟ فأطرق ثم قال : اعلم أن عليا كان كثير الأعداء ففتش أعداءه له عيباً فلم يجدوا ، فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كياداً منهم لعلى ، فأشار بهذا إلى مااختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له . وقد ورد فى فضائل معاوية أحاديث كثيرة لكن ليس فيها مايصح من طريق الإسناد ، وبذلك جزم إسحق بن راهويه والنسائى وغيرهما ، والله أعلم

فضیلت معاویہ میں کوئی صحیح حدیث نہیں، امام بخاری اور ان کے استاد کا دعوی

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ اس باب میں امام بخاری نے لفظ فضیلت یا منقبہ کی بجائے لفظ ذکر اس لئے لکھا ہے کہ اس باب کی حدیث سے فضیلت ثابت نہیں ہوتی، البتہ ابن عباسؓ کے قول معاویہ صحابی اور فقیہ تھا، سے فضیلت پر دلالت پڑتی ہے اور ابن ابی عاصم نے اور اسی طرح غلام ثعلب ابوعمر اور ابوبکر نقاش نے ان کے مناقب میں ایک رسالہ تصنیف کیا تھا، لیکن علامہ ابن جوزی نے ان کی بیان کردہ احادیث کو اپنی کتاب الموضوعات میں درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ امام اسحاق بن راھویہ نے فرمایا: حضرت معاویہ کی فضیلت میں کوئی صحیح حدیث ثابت نہیں ہے۔ پس اسی نقطہ کے پیش نظر امام بخاری نے اپنے شیخ کی تحقیق پر اعتماد کیا اور صراحتہً لفظ منقبت سے صرف نظر فرمایا۔۔ اس مسئلہ میں امام نسائی کا واقعہ بھی مشہور ہے گویا انہوں نے بھی امام بخاری کے شیخ امام اسحاق بن راھویہ کے قول پر اعتماد کیا ہے، اور امام حاکم کا واقعہ بھی اسی طرح ہے۔ نیز علامہ ابن الجوزی نے امام عبداللہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: میں نے اپنے والد امام احمد بن حنبل سے عرض کیا کہ آپ سیدنا علی المرتضیٰ اور معاویہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ اس پر انہوں نے اپنا سر جھکا لیا اور پھر اٹھا کر فرمایا: جان لو کہ حضرت علیؓ کے دشمن بہت تھے، انہوں نے اُن کے عیب تلاش کیے تو انہیں ناکامی ہوئی۔ پھر انہوں نے ان کی عداوت میں اُس شخص کو بڑھانا شروع کر دیا جو آپ کے ساتھ لڑتا رہا۔ اس سے امام احمد نے ان بے اصل روایات کی طرف اشارہ کیا جو لوگوں نے معاویہ کے فضائل میں گھڑ لیں۔ (حافظ ابن حجر فرماتے ہیں) فضائل معاویہ میں بکثرت روایات وارد ہیں لیکن ان میں کوئی روایت ایسی نہیں ہے جس کی سند صحیح ہو، یہی امام اسحاق بن راھویہ، امام نسائی اور دوسرے علمائے حدیث کا قطعی قول ہے۔

اہل حدیث عالم امام عبد الرحمٰن مبارکپوریؒ نے بھی حافظ ابن حجرؒ کی عبارت کو نقل کیا ہے

٣٩٣٠ — حدثنا قُتَيْبَةُ ، أخبرنا سُفْيَانُ بنُ عُيَيْنَةَ ، عن عَمْرِو بنِ دِينَارٍ ، عن وَهْبِ بنِ مُنَبِّهٍ ، عن أَخِيهِ هَمَّامِ بنِ مُنَبِّهٍ ، عن أبي هُرَيْرَةَ قال : « لَيْسَ أَحَدٌ أَكْثَرَ حَدِيثاً عن رسولِ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم مِنِّي إلاَّ عَبْدَ اللهِ بنَ عَمْرٍو ، فَإِنَّهُ كَانَ يَكْتُبُ ، وَكُنْتُ لاَ أَكْتُبُ » .

مناقبُ

مُعَاوِيَةَ بن أبي سُفْيَانَ رضِيَ اللهُ عَنْهُ
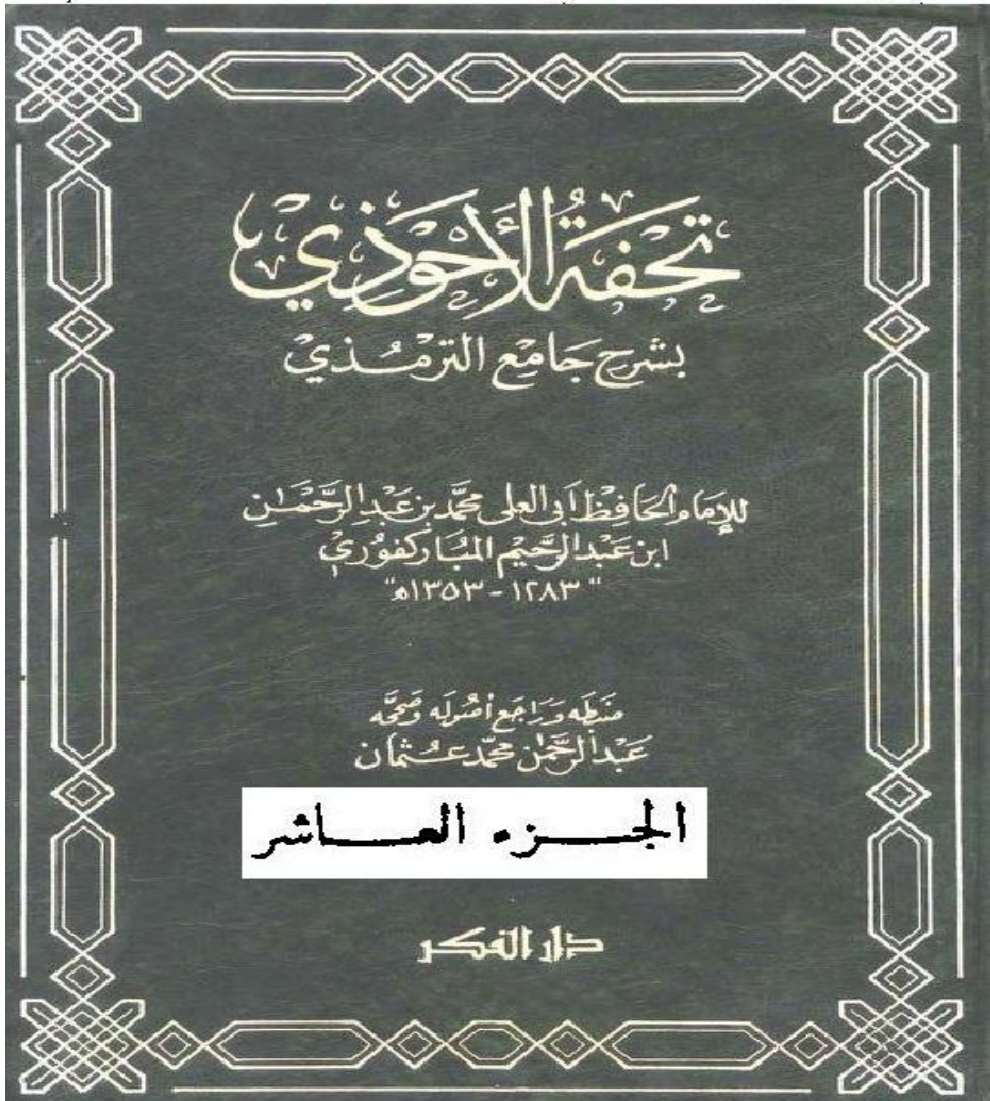
مناقبُ

عَمْرِو بنِ العَاصِ رَضِيَ اللهُ عَنهُ

٣٩٢٣ — حدثنا قُتَيْبَةُ ، أخبرنا ابنُ لَهِيعَةَ ، عن مِشْرَحِ بنِ هَاعَانَ عن عُقْبَةَ بنِ عَامِرٍ قال : قال رسولُ اللهِ صلى اللهُ عليه وسلم : « أَسْلَمَ النَّاسُ وَآمَنَ عَمْرُو بنُ العَاصِ » .

معاوية) أى ابن أبى سفيان ، وحديث عمير بن سعد هذا فى سنده عمرو بن واقد الدمشق وهو متروك كما عرفت . اعلم أنه قد ورد فى فضائل معاوية أحاديث كثيرة لكن ليس فيها مايصح من طريق الإسناد وبذلك جزم إسحاق بن راهويه والنسائى وغيرهما . وقد صنف بان أبى عاصم جزءاً فى مناقبه ، وكذلك أبو عمر غلام ثعلب وأبوبكر النقاش ، وأورد ابن الجوزى فى الموضوعات بعض الأحاديث التى ذكروها ثم ساق عن إسحاق بن راهويه أنه قال : لم يصح فى فضائل معاوية شيء . وأخرج بن الجوزى أيضاً من طريق عبد الله بن أحمد بن حنبل : سألت أبى ماتقوله فى على ومعاوية ، فأطرق ثم قال : اعلم أن علياً كان كثير الأعداء ففتش أعداؤه له عيباً فلم يجدوا فعمدوا إلى رجل قد حاربه فأطروه كياداً منهم لعلى فأشار بهذا إلى ما اختلقوه لمعاوية من الفضائل مما لا أصل له . كذا فى الفتح .

(مناقب عمرو بن العاص)

ابن وائل السهمى الصحابى المشهور أسلم عام الحديبية وولى إمرة مصر مرتين وهو الذى فتحها . مات بمصر سنة نيف وأربعين وقيل بعد الخمسين .

قوله : (أسلم الناس) التعريف فيه للعهد والمعهود مسلمة الفتح من أهل مكة (وآمن عمرو بن العاص) أى قبل الفتح بسنة أو سنتين طائعاً راغباً مهاجراً

سلف میں کئی آئمہ محدثین گزرے ہیں جن پر شیعہ کی تہمت لگی، کیونکہ وہ امیر معاویہ سے منحرف تھے، اور ان سے نفرت کرتے تھے اور ان سے نالاں تھے۔ دو ۲ کا تذکرۃ گزر چکا ہے امام نسائیؒ اور امام حاکمؒ۔ مزید ۵ ملاحظہ کیجئیے۔

ا۔ امام عبدالرزاقؒ صاحب المصنف امام احمدؒ کے استاد

صحائح ستہ کے رجال میں سے ہیں اور ثقہ عالم ہیں۔

المصنف
للحافظ الكبير أبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني
ولد سنة ١٢٦ وتوفي سنة ٢١١
رحمه الله تعالى
عني بتحقيق نصوصه وتخريج أحاديثه والتعليق عليه
الشيخ المحدث
حبيب الرحمن الأعظمي

امام احمد بن حنبلؒ کے استاد امام عبد الرزاقؒ پر شیعہ کی تہمت لگی۔ حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کا علم بلند کرنے والے امیر معاویہ سے بغض رکھتے۔ کیا دونوں امام اہل سنت سے خارج ہو گئے ؟؟؟

لكان له نبأ . مات سنة ثلاث و مائتين رحمه الله تعالى

٣٥٧ ٤٥/٧ ع - عبد الرزاق

ابن همام بن نافع الحافظ الكبير ابو بكر الحميرى مولاهم الصنعانى صاحب التصانيف . روى عن عبيد الله بن عمر قليلا و عن ابن جريج و ثور بن يزيد و معمر و الاوزاعى و الثورى و خلق كثير . رحل فى تجارة الى الشام ولقى الكبار . وعنه احمد و اسحاق و ابن معين و الذهلى و احمد بن صالح و الرمادى و اسحاق بن ابراهيم الدبرى و امم سواهم . وكان يقول: جالست معمرا سبع سنين . قال احمد: كان عبد الرزاق يحفظ حديث معمر . قلت: و ثقه غير واحد ، و حديثه مخرج فى الصحاح وله ما ينفرد به، و نقموا عليه التشيع ، و ما كان يغلو فيه بل كان يحب عليا رضى الله عنه و يبغض من قاتله ، و قد قال سلمة بن شبيب: سمعت عبد الرزاق يقول: و الله ما انشرح صدرى قط ان افضل عليا على ابى بكر وعمر . وكان

وكيع و ابن مهد

عشرة و مائتين . قل

لطال الكتاب جد

البصرى الـ
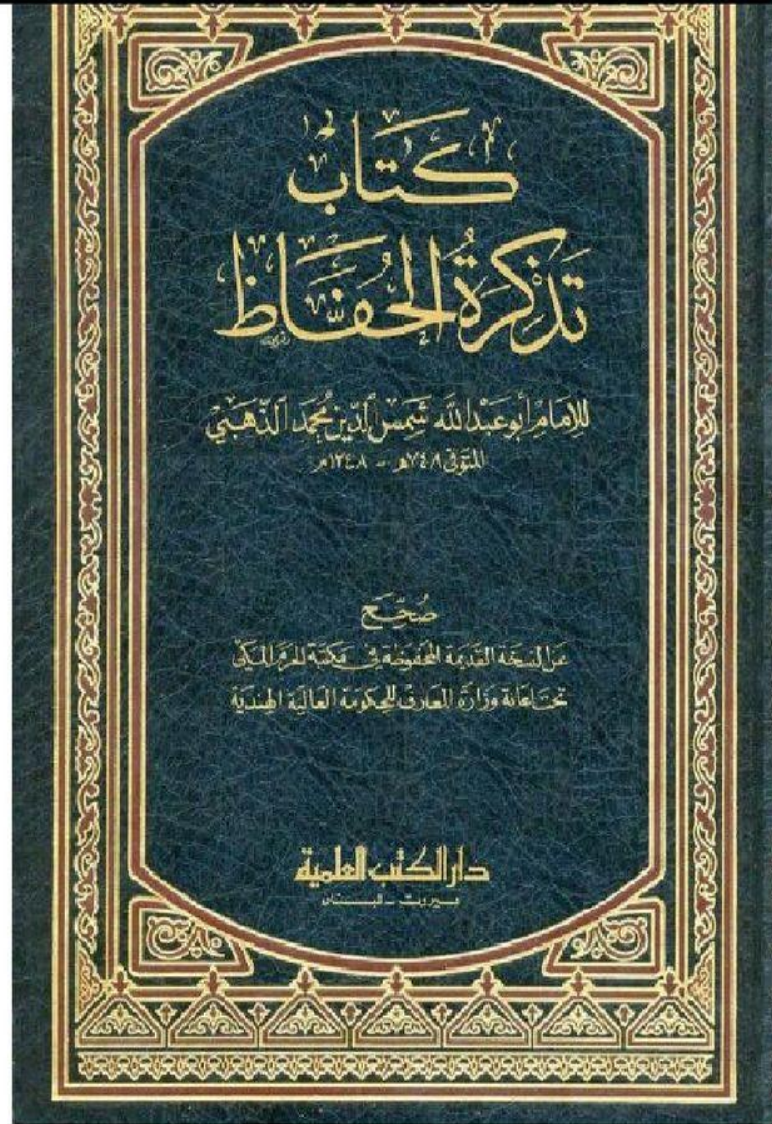
قاطع النواصب مولانا اسحاق رحمه الله

٣٦٤

امام احمد بن حنبلؒ اور امام عبد الرزاقؒ اہل سنت سے خارج ہو گئے؟

قال ابنُ حِـ...

قال قَتَادَةُ: ... أزواجٌ مطهرةٌ - قال: من الحيض والنخامة. ...

حدثنا ابن المبارك، عن شعبة، عن قتادة، عن أبي نَضْرة، عن أبي سعيد - فأخطأ. أما:

٥٠٤٨ [...] - عَبْدُ الرَّزَّاقِ بنُ عُمَرَ الدِّمَشْقِيُّ[1] العابد الصغير فروى عن مبشّر بن إسماعيل، ومدرك بن أبي سَعْد[2] الفَزَاري وغيرهما. وعنه حفيده أحمد بن عبدالله بن عبد الرزاق، وأبو حاتم، ويزيد بن محمد بن عبد الصمد، وجماعة.

قال أَبُو حَاتِمٍ: صدوق متعبّد، يُعَدُّ من الأبدال. وقال يزيد بن محمد: ثقة.

٥٠٤٩ [٣٨٣٧ ت] - [صح] عَبْدُ الرَّزَّاقِ بنُ همام (ع) بن نافع الإمام[3]، أبو بكر الحميري مولاهم الصنعاني، أحد الأعلام الثقات.

وُلد سنة ست وعشرين وم... لَـ...
معمر بن راشد سبع سنين. وقدم الـ... عمر،
وعبدالله بن سعيد بن أبي هند، وثو... صنّف
الجامع الكبير؛ وهو خزانة علم، ... ـلي،
والرمادي، وعبْد.

قال أَبُو زُرْعَةَ الدِّمَشْقِيُّ: قلـ... مَعمر؟
قال: نعم. قيل له: فمن أثبتُ فِي... زاق.
وقال لي: أتينا عبد الرزاق قبل المـا... بصره
فهو ضعيفُ السماع.

وقال هِشَامُ بنُ يُوسُفَ: كان...

وقال الأَثْرَمُ: سمعت أبا عَبـ... طل،

(١) ينظر: تهذيب التهذيب: ٦/٣٠٩، ٦/٣٩.

(٢) في أ: سعيد.

(٣) ينظر: تهذيب الكمال: ٢/٨٢٩ (١١٨٣)، خلاصة تهذيب الكمال ... تاريخ البخاري الصغير: ٢/٣٢٠، ٩/٥٦٣، البداية والنهاية: ١٠/... ت ١٤١٨.

(٤) أخرجه أبو داود (٤٥٩٤)، ابن ماجه ...

ميزان الاعتدال
في نقد الرجال
تأليف
الإمام الحافظ شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي
المتوفى سنة ٧٤٨ هـ
ويليه
ذيل ميزان الاعتدال
للإمام أبي الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقي
المتوفى سنة ٨٠٦ هـ
دراسة وتحقيق وتعليق
الشيخ علي محمد معوض — الشيخ عادل أحمد عبد الموجود
شارك في تحقيقه
الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة
خبير التحقيق بمجمع البحوث الإسلامية وعضو المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية
الجزء الرابع
المحتوى: عاصم - عبد
دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

... منه بعد ما ... كان يلقّنها بعد ما عَمِي.

وقال النَّسَائِيُّ: فيه نظر لمن كتب عنه بأَخَرة. رُوِي عنه أحاديث مناكير.

وقال ابنُ عَدِيٍّ: حدّث بأحاديث في الفضائل لم يوافِقه عليها أحَد، ومثالب لغيرهم مناكير، ونسبوه إلى التشيُّع.

وقال الدَّارَقُطْنِيُّ: ثقة، لكنه يخطىء على معمر في أحاديث.

وقال عَبْدُاللهِ بنُ أَحْمَدَ: سمعتُ يحيى يقول: رأيت عبد الرزاق بمكة يحدّث؛ فقلت له: هذه الأحاديث سمعتها؟ قال: بعضها سمعتها، وبعضها عرضاً، وبعضها ذكره؛ وكلٌّ سماع. ثم قال يَحْيَىٰ: ما كتبتُ عنه من غير كتابه سِوَى حديثٍ واحد.

وقال البُخَارِيُّ: ما حدّث عنه عبد الرزاق من كتابه فهو أصحّ.

وقال محمّدُ بنُ أَبِي بَكْرٍ المقْدمي: فقدت عبدَ الرزاق، ما أفسد جعفر بن سليمان غيره.

أبو زُرْعَةَ عُبَيْدِالله، حدثنا عبدالله المُسْنَدي، قال: ودعت ابن عيينة قلتُ: أريد[1] عبد الرزاق؟ قال: أخاف أن يكونَ من الذين ضَلَّ سعْيهُم في الحياة الدنيا.

عَبْدُاللهِ بنُ أَحْمَدَ، سألتُ أبي: عبد الرزاق يفرط في التشيّع؟ قال: أمّا أنا فلم أسمع منه في هذا شيئاً؛ ولكن كان رجلاً يُعجبه أخبارُ الناس.

العُقَيْلِيُّ، حدثني أحمد بن زُكير الحضرمي، حدثنا محمد بن إسحاق بن يزيد البصري، سمعتُ مخلداً الشعيري يقول: كنتُ عند عبد الرزاق فذكر رجل معاوية، فقال: لا تقذر مجلسنا بذِكْر ولد أبي سفيان.

محمدُ بنُ عُثْمَانَ الثَّقَفِيُّ البَصْرِيُّ، قال: لما قدم العباس بن عبد العظيم من صَنْعاء من عند عبد الرزاق أتيناه، فقال لنا - ونحن جماعة: ألَسْتَ قد تجشمت الخروج إلى عبد الرزاق ...

امام عبد الرزاق کے سامنے امیر معاویہ کا ذکر ہوا تو آپ نے فرمایا

ہماری مجلس کو گندا نہ کرو ابو سفیان کے بیٹے کے ذکر سے

عبد الرزاق فأكثر عنه، ثم خَرق كتبه، ولزم محمد بن ثور، فقيل له في ذلك؛ فقال: كنّا عند

(١) في أ: أتريد.

(٢) في أ: فدخلت إليه.

حافظ ذھبیؒ نے امام عبد الرزاقؒ کا قول اپنی دوسری کتاب سیر اعلام نبلاء میں

امام عبد الرزاق کے ترجمے میں بھی نقل کیا ہے امام ابو جعفر العقیلیؒ کی کتاب الضعفاء سے۔

قال عبدُ الله بنُ أحمد : سألتُ أبي : أكان عبدُ الرَّزاق يُفرِطُ في التَّشَيُّع ؟ قال : أمَّا أنا ، فلم أسمعْ منهُ في هذا شيئاً ، ولكن كان رجُلاً يُعْجِبُه أخبارُ النَّاسِ أو الأخبار[1] .

محمد بن أيُّوب بن الضُّريس : سألتُ محمدَ بن أبي بكر المُقَدَّميَّ عن حديثٍ لجعفر بنِ سُليمان ، فقلتُ : روى عنه عبدُ الرَّزَّاق ، فقال : فقدْتُ عبدَ الرَّزاق ، ما أفسدَ جعفراً غيره - يعني في التَّشيُّع[2] . قلت أنا : بل ما أفسد عبدَ الرَّزاق سوى جعفرِ بنِ سُليمان .

قال أبو جَعفر العُقَيليُّ : حدثنا أحمدُ بنُ بُكير الحَضْرميُّ ، حدثنا محمدُ بنُ إسحاق بن يَزيد البَصْري ، سمعتُ مَخْلداً الشَّعِيري ، يقول : كنتُ عند عبد الرَّزاق ، فذكر رجلٌ مُعاوية ، فقال : لا تُقَذِّرْ مَجْلسنا بذكر ولدِ أبي سُفيان[3] !

عبد الله بن أحمد ، قلتُ لابنِ مَعين : تخشىٰ السِّنَّ على عبد الرَّزَّاق ؟ فقال : أما حيثُ رأيناهُ ، فما كان بلغَ الثمانين ، نحو من سبعين ، ثم قال يحيى : ذكر أبو جعفرٍ السُّوَيديُّ أنَّ قوماً من الخُراسَانية ، من أصحابِ الحديث ، جاؤوا إلى عبدِ الرَّزَّاق بأحاديثَ للقاضي هشامِ بنِ يوسف ، تلقَّطُوها عن مَعْمَرٍ ، من حديث هشام ، وابنِ ثَورٍ ، وكان ابنُ ثورٍ ثقةً ، فجاؤوا بها إلى عبدِ الرَّزاق ، فنظرَ فيها ، فقال : بعضُها سمعتُها ، وبعضُها لا أعْرِفُها ، ولم أسمَعْها ، قال : فلم

---

(١) « تهذيب الكمال » : لوحة ٨٣٢ .
(٢) « تهذيب الكمال » : لوحة ٨٣٢ .
(٣) « الضعفاء » : لوحة ٢٦٥ .

سِيَرُ أعلامِ النُّبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى
٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجُزءُ التّاسِع

مؤسسة الرسالة
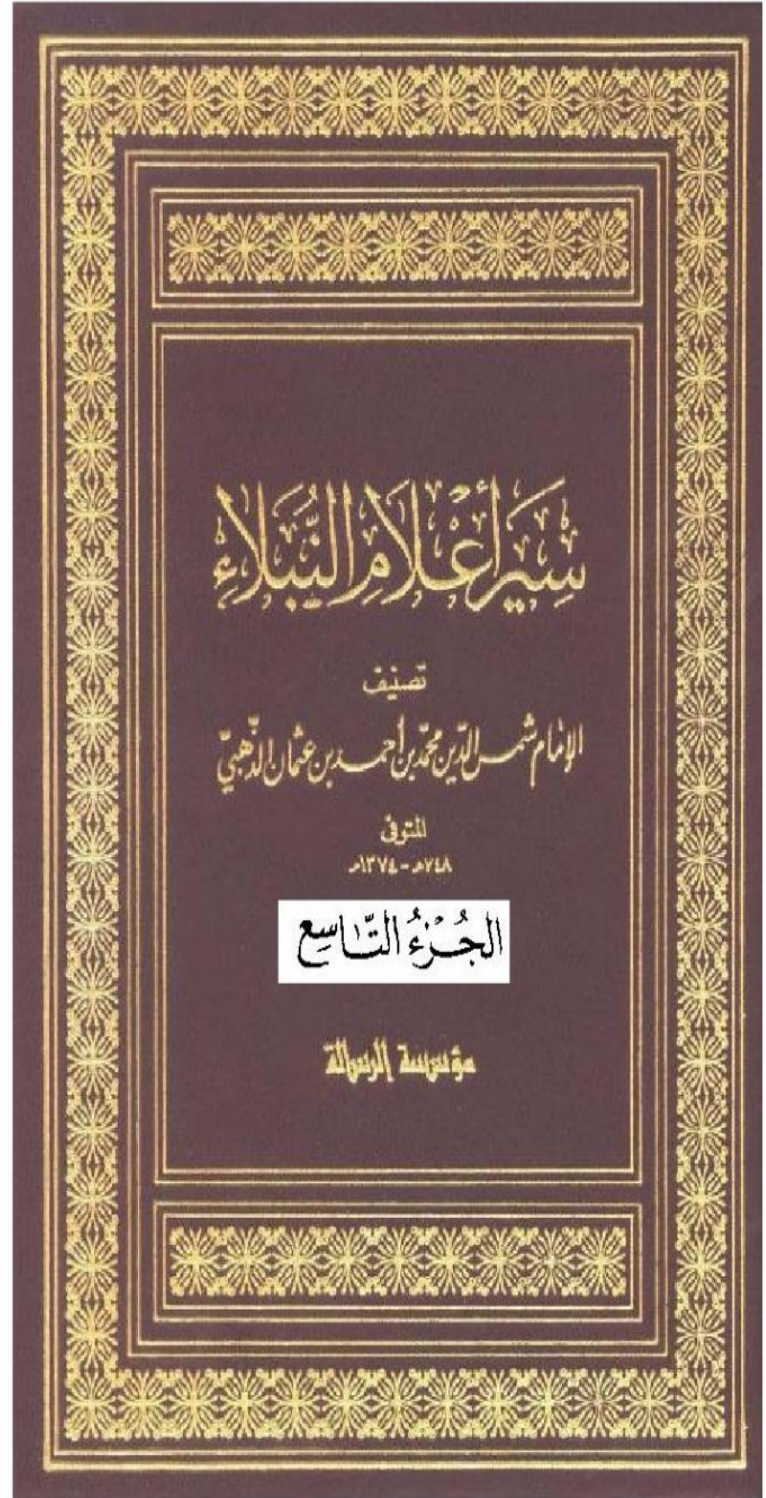
امام عبد الرزاقؒ کا قول امام ابو جعفر العقیلیؒ کی کتاب الضعفاء سے

وسمعت عبدالرزاق يقول: سمعنا وعرضنا.

حدثني أحمد بن زكير الحضرمي، قال: حدثنا محمد بن إسحٰق بن يزيد البصري، قال: سمعت مخلد الشعيري، يقول: كنت عند عبدالرزاق، فذكر رجل عند معاوية، فقال: لا تقذر مجلسنا بِذِكْرِ وَلَدِ أبي سفيان.

حدثنا محـ ... عثمان الثقفي
البصري، قال: ... عند
عبدالرزاق، وكا ... حن
جماعة عنده في ... نلت
إليه وأقمت عند ... إن
عبدالرزاق كذاب

سمعت ... بن
المبارك لزم عبد ... قيل
له في ذلك، فق ... عن
مالك بن أوس ... ملي
والعباس فجئت ... راث
امرأته من أبيها ... أنت
ميراثك من ابن ... ل:
رسول الله ﷺ؟ ... عنه
حديثاً أبداً.

حدثنا عبـ ... كان
يتشيع ويفرط في ... لكن
كان رجلاً يعجبه

حدثنا محـ ... عيل
الضَّرَاري يقول: ... بن

كتاب الضعفاء

ومن نسب إلى الكذب ووضع الحديث
ومن غلب على حديثه الوهم
ومن يتهم في بعض حديثه
ومجهول روى ما لا يتابع عليه
وصاحب بدعة يغلو فيها ويدعو إليها
وإن كانت حاله في الحديث مستقيمة

تأليف
أبي جعفر محمد بن عمرو بن موسى بن حماد العقيلي
(... - ٣٢٢هـ)

تحقيق
حمدي بن عبدالمجيد بن إسماعيل السلفي

الجزء الأول

دار الصميعي
للنشر والتوزيع

---
(١) العلل ومعرفة الرجال (٢٥٦/١).

۲۔ امام عبید اللہ بن موسی کوفیؒ امام بخاریؒ کے استاد۔

صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں۔

امام بخاریؒ کے استاد عبید اللہ بن موسیٰ کوفیؒ امیر معاویہ سے اتنا شدید نفرت کرتے تھے کہ معاویہ نام کا شخص بھی اپنے گھر میں داخل نہیں کرتے تھے

دخلَ عليه معاويةُ بنُ صالح الأشعري ، فقال : ما اسمُكَ ؟ قال : معاوية . قال : واللهِ لاحدَّثْتُك ، ولا حدَّثتُ قوماً أنتَ فيهم .

٥٥٧

قاطع النواصب مولانا اسحاق رحمہ اللہ

الدارِمي ، ومحمد بن عثمان بن كرامة ، وأبو حاتِم ، وأبو بكر الصَّاغانيُّ ، ومحمدُ بنُ سليمان الباغَنْدِيُّ ، وعبَّاسٌ الدُّوريُّ ، وأحمدُ بنُ حازِمِ الغِفاريُّ ، وأحمدُ بنُ عبد الله العِجْليُّ ، والحارثُ بنُ أبي أُسامة ، وخلقٌ كثير . وروى عنه البخاريُّ في « صحيحه » ، ويعقوبُ الفَسَوِيُّ في

٢١٥ ـ عُبَيد الله بن مُوسى * (ع)

ابنِ أبي المختار ، بَاذام ، الإمامُ ، الحافظُ العابدُ ، أبو محمد

(١) « طبقات ابن سعد » ٧/٣٧٣ .

(٢) البخاري ١١/١٩٦ في أول كتاب الرقائق . قال ابن الجوزي : قد يكون الإنسان صحيحاً ، ولا يكون متفرغاً لشغله بالمعاش ، وقد يكون مستغنياً ، ولا يكون صحيحاً ، فإذا اجتمعا ، فغلب عليه الكسل عن الطاعة ، فهو المغبون ، وتمام ذلك أن الدنيا مزرعة الآخرة ، وفيها التجارة التي يظهر ربحها في الآخرة ، فمن استعمل فراغه وصحته في طاعة الله ، فهو المغبوط ، ومن استعملها في معصية الله ، فهو المغبون .

* تاريخ ابن معين : ٣٨٤ ، طبقات ابن سعد ٦/٤٠٠ ، طبقات خليفة : ت ١٣٢١ ، التاريخ الكبير ٥/٤٠١ ، التاريخ الصغير ٢/٣٢٦ ، المعارف : ٥١٩ ، ٥٣٢ ، المعرفة والتاريخ ١/١٩٨ ، الضعفاء للعقيلي : لوحة ٢٧٠ ، الجرح والتعديل ٥/٣٣٤ ، مشاهير علماء الأمصار : ت ١٣٨٥ ، تهذيب الكمال : لوحة ٨٩١ ، تذهيب التهذيب ٣/٢٢/١ ، العبر ١/٣٦٤ ، ميزان الاعتدال ٣/١٦ ، تذكرة الحفاظ ١/٣٥٣ ، الكاشف ٢/٢٣٤ ، دول الإسلام ١/١٣٠ ، طبقات القراء لابن الجزري ١/٤٩٣ ، تهذيب التهذيب ٧/٥٠ ، خلاصة تذهيب الكمال : ٢٥٣ ، شذرات الذهب ٢/٢٩ ، الرسالة المستطرفة : ٦٢ .

٥٥٣

(١) « الجرح والتعديل » ٥/٣٣٤ ، ٣٣٥ .

(٢) «تهذيب الكمال » : لوحة ٨٩٢ .

(٣) « تهذيب الكمال » : لوحة ٨٩٢ .

٥٥٥

وغيرهم.

قال الدُوريُّ، عن ابن مَعِين: ليس بشيء.

وقال أحمد بن علي المَرْوَزيُّ، عن ابن مَعِين: ليس بثقة.

تهذيب التهذيب

تصنيف

الحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي

وُلد سنة ٧٧٣هـ - توفي سنة ٨٥٢هـ

باعتناء

إبراهيم الزيبق عادل مرشد

مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

الجزء الثاني

مؤسسة الرسالة

وذكره ابنَ البَرْقي في باب من اتهم.

وذكره يعقوب بن سفيان في باب «مَنْ يُرْغب عن الرِّواية عنهم».

وقال الجُوزجانيُّ: سمعتُ من يُوهن حديثه.

وقال الحاكم أبو أحمد: ليس بالقوي عندهم.

وقال الدُّولابيُّ: ضعيف.

وقال أبو مُسْهر: يُتْرَك حديثه عن الزُّهريِّ ويُؤخذ عنه ما سواه.

وقال البَرْذعيُّ: أحاديثُه عن غير الزُّهريّ ليس فيها تلك المناكير، قال: وقد تتبعتُ حديثه عن إسماعيل بن أبي المُهاجر فوجدتُه مستقيماً.

تمييز - عبدالرزاق بن عُمر بن بَزيع البَزيعيُّ البيروتيُّ.

روى عن: ابن المبارك، ويحيى بن أبي زائدة.

وعنه: أحمد بن آدم الجُرجانيُّ، وأبو شيبة بن أبي بكر بن أبي شيبة، ومحمد بن عُبيد بن عُتْبة الكِنْديُّ. وقال: كان من خيار الناس.

وذكره ابنُ حِبَّان في «الثقات».

ع - عبدالرزاق بن هَمَّام بن نافع الحِمْيَريُّ، مولاهم. أبو بكر الصَّنْعانيُّ.

روى عن: أبيه، وعَمِّه وَهْب، ومعمر، وعُبيدالله بن عمر العُمَريِّ، وأخيه عبدالله بن عمر العُمَريِّ، وأيمن بن نَابِل، وعِكْرِمة بن عمار، وابن جُرَيْج، والأوزاعيِّ، ومالك، والسُّفيانين، وزكريا بن إسحاق المكيِّ، وجعفر بن سُليمان، ويونُس بن سُليم الصَّنْعانيِّ، وابن أبي رَوَّاد، وإسرائيل، وإسماعيل بن عَيَّاش وخلق.

وعنه: ابن عُيَيْنة، ومُعتمر بن سُليمان، وهما من شيوخه، ووكيع، وأبو أسامة، وهما من أقرانه، وأحمد، وإسحاق، وعلي، ويحيى، وأبو خَيْثَمة، وأحمد بن صالح، وإبراهيم بن موسى، وعبدالله بن محمد المُسْنَديُّ، وسَلَمة بن شَبيب، وعَمرو النَّاقد، وابن أبي عُمَر، وحَجَّاج بن الشاعر، ويحيى بن جعفر البيكنديُّ، ويحيى بن موسى خَتّ، وإسحاق بن إبراهيم السَّعْديُّ، وإسحاق بن منصور الكَوْسَج، وأحمد بن يوسف السُّلَميُّ، والحسن بن علي الخَلَّال، وعبدالرحمن بن بِشْر بن الحكم، وعَبْد بن حُميد، ومحمد بن رافع، ومحمد بن مِهْران الجَمَّال، ومحمود بن غَيْلان، ومُحمد بن يحيى الذُّهليُّ، وأبو مسعود الرازيُّ، وإسحاق بن إبراهيم الدَّبَريُّ وغيرهم.

قال ابنُ أبي خَيْثمة، عن ابن مَعِين: وأما عبدالرزاق، والفِرْيابيُّ، وأبو أحمد الزُّبيريُّ، وعُبيد بن موسى، وأبو عاصم، وقَبِيصة وطبقتهم فهم كُلُّهم في سُفيان قريب بعضهم من بعض، وهم دون يحيى بن سعيد، وابن مَهْدي، ووكيع، وابن المبارك، وأبي نُعيم.

وقال أحمد بن صالح المِصْريُّ: قلت لأحمد بن حنبل: رأيتَ أحداً أحسن حديثاً من عبدالرزاق؟ قال: لا.

وقال أبو زُرعة الدِّمشقيُّ: عبدالرزاق أحد من ثَبَت حديثه.

امام یحیٰ بن معین فرماتے ہیں کہ امام عبد الرزاق عبید اللہ بن موسی سے ۱۰۰ گنا زیادہ متشیع تھے۔ کیا امام عبد الرزاق اور ان کے شاگرد امام احمد بن حنبلؒ اہل سنت سے خارج ہو گئے؟؟؟

فإن عاش فخليقٌ أنْ تُضرب إليه أكباد الإبل. قال ابنُ أبي السَّري: فوالله لقد أتعبها.

وقال أحمد: حديث عبدالرَّزاق عن مَعْمر أحبُّ إليَّ من حديث هؤلاء البصريين، كان يتعاهد كُتُبه وينظر فيها باليمن، وكان يُحدِّثهم حِفْظاً بالبصرة، يعني مَعْمراً.

وقال الأثرم: سمعتُ أحمد يسأل عن حديث: «النار جُبار»؟ فقال: وَمَنْ يُحدِّث به عن عبدالرَّزاق؟ قلت: حدثني أحمد بن شبويه. قال: هؤلاء سَمِعوا بعدما عَمِي، كان يُلقَّن فلقّنه، وليس هو في كُتُبه كان يُلقّنها بعد ما عَمِي.

وقال حنبل بن إسحاق، عن أحمد نحو ذلك، وزاد: مَنْ سمع من الكُتُب فهو أصح.

وقال أبو زُرْعة الدِّمشقيُّ: قلت لأحمد: مَنْ أثبت في ابن جُرَيْج عبدالرزاق أو البُرْسانيّ؟ قال: عبدالرَّزاق.

وقال أيضاً أخبرني أحمد، أتينا عبدالرزاق قبل المئتين وهو صَحيح البَصَر ومَنْ سمع منه بعد ما ذهب بصره فهو ضعيفُ السماع.

وقال عَبّاس الدُّوريُّ، عن ابن مَعِين: كان عبدالرَّزاق أثبت في حديث مَعْمر من هشام بن يوسف، وكان هشام في ابن جُرَيْج أقرأ للكُتُب.

وقال يعقوب بن شيبة، عن علي ابن المدني: قال لي هشام بن يوسف: كان عبدالرَّزاق أعلمنا وأحفظنا. قال يعقوب: وكلاهما ثقة [ثبت].

وقال الحسن بن جرير الصُّوريُّ، عن علي بن هاشم، عن عبدالرَّزاق: كتبَ عني ثلاثة لا أُبالي أنْ لا يكتب عني غيرهم، كتب عني ابن الشاذكوني وهو من أحفظ الناس، وكتب عني يحيى بن مَعِين وهو من أعرف الناس بالرِّجال،

والأوزاعيُّ، فعمَّن أخذت هذا المذهب؟ قال قدم علينا جعفر بن سُليمان فرأيته فاضلاً حَسَن الهَدْي فأخذتُ هذا عنه.

وقال محمد بن أبي بكر المُقَدَّميُّ: وجدتُ عبدالرَّزاق ما أفسدَ جَعْفراً غيرُه[1]، يعني: في التشيُّع.

وقال ابنُ أبي خَيْثمة: سمعتُ يحيى بن مَعِين وقيل له: قال أحمد: إنَّ عُبيدالله بن موسى يُرَدُّ حديثه للتَّشيُّع. فقال: كان - عبدالرَّزاق - والله الذي لا إله إلا هو أغلى في ذلك منه مئة ضعف، ولقد سمعتُ من عبدالرَّزاق أضعاف ما سمعتُ من عُبيدالله.

وقال عبدالله بن أحمد: سألتُ أبي، هل كان عبدالرَّزاق يتشيَّع ويُفرط في التَّشيُّع؟ فقال: أما أنا فلم أسمع منه في هذا شيئاً.

وقال عبدالله بن أحمد سمعتُ سَلَمة بن شبيب يقول: سمعتُ عبدالرَّزاق يقول: والله ما انشرح صدري قطّ أنْ أُفضِّل علياً على أبي بكر وعُمر، رحِم الله أبا بكر وعُمر وعُثمان، من لم يُحبهم فما هو مؤمن، وقال: أوثق أعمالي حُبي إياهم.

وقال أبو الأزهر: سمعتُ عبدالرَّزاق يقول: أُفَضِّل الشيخين بتفضيل عَليّ إياهما على نَفْسه، ولو لم يُفَضِّلهما ما فضلتهما، كفى بي ازدراء أنْ أحبّ علياً ثم أخالف قوله.

وقال ابنُ عدي: ولعبدالرَّزاق أصنافٌ وحَديث كثير، وقد رَحَل إليه ثِقاتُ المسلمين وأئمتهُم وكتبوا عنه إلا أنَّهم نسبوه

(١) وكذا في «تهذيب الكمال» ١٨/٥٩، وقال المزي معلقاً عليها: لعله ما أفسد جعفرٌ غيرَه.

۳۔ ابو غسان النھدیؒ امام بخاریؒ کے استاد۔

صحاحِ ستہ کے رجال میں سے ہیں

١٣٢ ـ أبو غَسان * (ع)

مالِكُ بن إسماعيل بن دِرْهم ، الحافظُ الحجةُ الإمامُ أبو غَسان النَّهْدي مَولاهم الكُوفي ، سِبطُ إسماعيلَ بن حَمَّاد بن أبي سُلَيمان الفَقيه .

حدَّث عن : إسرائيل ، وورقاء ، وعيسى بن عبدِ الرَّحمن السُّلَمي ، وفُضَيلِ بن مَرزوق ، والحَسن بن صالح، والحَكَم بن عَبد الملك ، وعبد الرَّحمن بن الغَسيل ، ...

وحِبّان بن عَلي ، وأَبي ...

مُعاوية ، وخَلقٍ .

وعَنه : البخاريُّ ...

ومُحمد بن يَحيى الذُّهلي ...

وأحمدُ بن سُليمان الرُّها...

وفَهد بن سُليمان ، ومُحـ...

ومحمـدُ بن الحُسين ا...

قال محمدُ بن ...

لأحمد بن حنبل : إنْ سَـ...

---

* تاريخ يحيى بن معين ...

٣١٥ ، التاريخ الصغير ٢/ ٩...

٢/ ٤٨١ ، المعجم المشتـ...

التهذيب ٤/ ١٤/ ٢ ، تذكر...

١١٢ ، ميزان الاعتدال ٣/ ٤...

١٧١ ، خلاصة تذهيب الكمال...

(١) نسبة إلى الرُّها : ...

٦/ ١٩٤ .

سِيَر أعلام النُّبلاء

تصنيف

الإمام شمس الدين محمد بن أحمد بن عثمان الذهبي

المتوفى

٧٤٨هـ - ١٣٧٤م

الجُزءُ العَاشِرُ

مؤسسة الرسالة
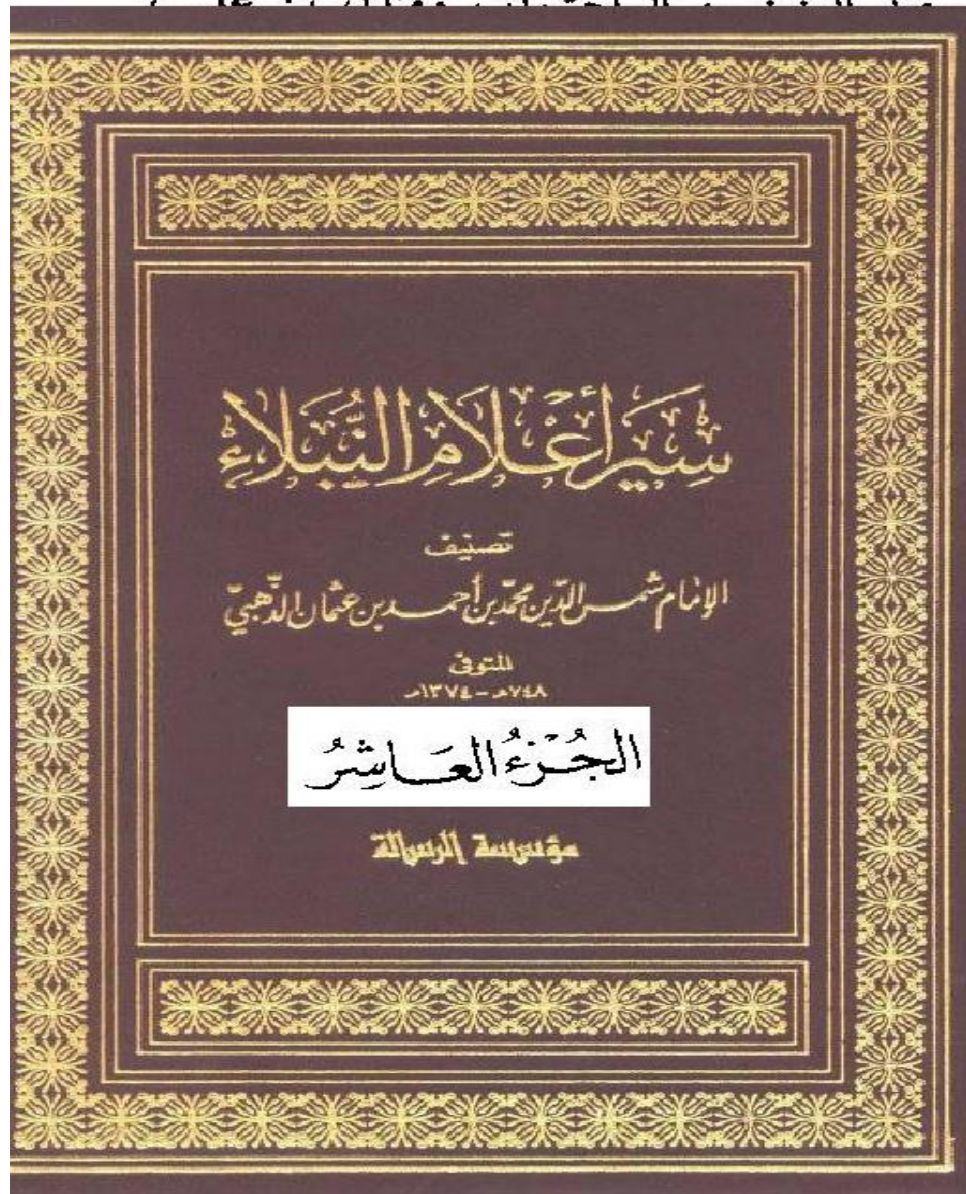
قلتُ: حَديثُه في كلِّ الأُصول ، وفيه أدنى تَشَيُّع .

أخبرنا أحمدُ بن عَبد الرحمن بن يوسف المُقرئ ، أخبرنا مُحمدُ بن

امام بخاریؒ سے ابو غسان کے بارے میں ان کے تشیع ہونے کی وجہ سے پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: وہ اپنے شہر کے مذہب پر ہے۔ اگر تم عبید اللہ بن موسی اور ابو نعیم کو دیکھ لیتے تو تم کبھی بھی مجھ سے ابو غسان کے بارے میں نہ پوچھتے

حافظ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ ابو نعیم اور عبید اللہ بن موسی ابو بکرؓ اور عمرؓ کا تعظیم کرتے تھے، مگر امیر معاویہ سے نالاں تھے

غسان ، جميعا عن أسباط . وصبيح : قال الترمذي : ليس بمعروف .

أبو أحمد الحاكم : حدثنا الحُسينُ الغازي قال: سألتُ البخاريَّ عن أبي غسان قال: وعمَّاذا تَسألُ ؟ قُلت : التَّشَيُّع . فقال: هو على مَذهبِ أهْلِ بَلده ، ولو رأيتم عُبيدَ الله بنَ موسى ، وأبا نُعيم ، وجَماعَةَ مَشَايخِنا الكوفِيِّين ، لمَا سَألتُمونا عن أبي غَسان .

قلت : وقَد كان أبو نُعيم وعُبيد الله مُعظِّمَين[٢] لأَبي بكرٍ وعُمر ، وإنما ينالان من مُعاوية وذَويه . رَضي اللهُ عن جَميع الصَّحابة .

---

(١) رقم (٣٨٧٩) ، وابن ماجه (١٤٥) ، وأخرجه الطبراني في « الكبير » برقم (٢٦١٩) ، وابن حبان (٢٢٤٤)، وله شاهد من حديث أبي هريرة عند أحمد وغيره يتقوى به تقدم في الجزء الثالث من هذا الكتاب ص ٢٥٧ .

(٢) في الأصل : « معظمان » وهو خطأ .

٤٣٢

۴۔ جریر بن عبد الحمید الضبی

صحائح ستہ کے رجال میں سے ہیں

تقدير صحته يُحتمل أن جريراً أرسله.

وكذا ما رواه أبو جعفر الطبري من حديث محمد بن إبراهيم، عن جرير، قال: بعثني النبي ﷺ في إثر العُرَنيِّين. وهو أيضاً لا يصح، لأنه من رواية موسى بن عُبيدة الرَّبَذي، وهو ضعيف جداً.

ع - جرير بن عبدالحميد بن قُرْط، الضَّبِّيُّ، أبو عبدالله الرَّازيُّ، القاضي.

ولد بقرية من قُرى أصبهان، ونشأ بالكوفة، ونزل الرَّي.

روى عن: عبد الملك بن عُمير، وأبي إسحاق

تصنيف

الحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي

ولد سنة ٧٧٣ هـ - توفي سنة ٨٥٢ هـ

باعتناء

إبراهيم الزيبق　　عادل مرشد

مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

الجزء الأول

مؤسسة الرسالة

الأحرص، ثم حدثنا به عن سفيان، عن مغيرة، ثم وجدته على ظهر كتاب لابن أخيه، عن ابن المبارك، عن سفيان، عن مغيرة، قال سليمان: فوقفته عليه، فقال لي: حدَّثنيه رجل عن ابن المبارك عن سفيان، عن مغيرة، عن إبراهيم.

وقال حنبل: سُئِل أبو عبدالله: مَنْ أحبُّ إليك جرير أو شريك؟ فقال: جرير أقلُّ سقطاً من شريك، وشريكٌ كان يُخطىء.

وكذا قال ابنُ معين نحوه.

وقال العِجْلي: كوفيٌّ ثقةٌ، نزل الرَّيَّ.

وقال ابنُ أبي حاتم: سألت أبي عن أبي الأحوص، وجرير، في حديث حُصَين، فقال: كان جرير أكيس الرَّجُلين، جرير أحبُّ إليَّ. قلتُ: يحتجُّ بحديثه. قال: م، جرير ثقة، وهو أحبُّ إليَّ في هشام بن عروة من س بن بُكير.

وقال النَّسائي: ثقة.

وقال ابن خراش: صدوق.

وقال أبو القاسم اللالكائي: مُجمعٌ على ثقته.

وقال حنبل بن إسحاق: ولد جرير بن عبدالحميد في سنة (١٠٦).

وقال حنبل أيضاً، عن أحمد: حدثنا محمد بن حُميد، ن جرير: ولدت سنة (١٠)، قال: ومات جرير سنة (١٨).

و[كذا] قال مُطيَّن في تاريخ وفاته، وزاد: في شهر ربيع آخر.

قلت: إن صحت حكاية الشَّاذكوني، فجرير كان لس.

وقال أحمدُ بن حنبل: لم يكن بالذكي، اختلط عليه ديث أشعث، وعاصم الأحول، حتى قدم عليه بَهْز فعرَّفه. له العُقَيلي.

وقد قيل ليحيى بن معين عقب هذه الحكاية: كيف روي عن جرير؟ فقال: ألا تراه قد بيَّن لهم أمرها.

قال البيهقي في «السُّنن»: نُسب في آخر عمره إلى سوء حفظ.

وذكر صاحب «الحافل» عن أبي حاتم: أنه تغيَّر قبل موته

جریر بن عبدالحمید الضبی صحائح ستہ کے رجال میں سے ہیں

امیر معاویہ کو اعلانیہ گالیاں دیتے تھے

وقال أبو أحمد الحاكم: هو عندهم ثقة.

وقال الخليلي في «الإرشاد»: ثقة، متفقٌ عليه.

وقال قُتيبة: حدثنا جرير الحافظ المُقدَّم، لكني سمعته يشتم معاوية علانية.

س ق - جرير بنُ يزيد بن جرير بن عبدالله البَجليُّ.

روى عن: أبيه، وابن عمه أبي زُرْعة بن عمرو.

وعنه: جرير بن عبد الحميد، وأبو معاذ عيسى بن يزيد، ويونس بن عُبيد، وهُشَيْم بن بشير.

قال أبو زُرْعة: شاميٌّ، منكر الحديث.

له عندهما حديث واحد في المسح على الخفين.

قلتُ: ذكره ابن حبان في «الثقات».

ق - جرير بن يزيد.

عن: منذر الثَّوري.

وعنه: بقيةُ بن الوليد.

روى له ابن ماجه في الطهارة حديثاً واحداً.

قلت: يحتمل أن يكون الذي قبله.

وقرأتُ بخطِّ الذهبي: لا يُعتمد عليه لجهالة حاله.

ولم أره في كتاب ابن ماجه منسوباً.

د - جَرير الضَّبِّيُّ.

جَدُّ فُضيل بن غزوان بن جرير.

قال: رأيت علياً يمسك شماله بيمينه على الرُّسْغ فوق السُّرَّة.

وعنه: ابنه.

قلتُ: قرأت بخطِّ الذهبي في «الميزان»: لا يعرف. انتهى.

وقد ذكره ابن حبان في «الثقات».

وأخرج له الحاكم في «المستدرك».

وعلَّق البخاري حديثه هذا في الصلاة مطولاً بصيغة الجزم، عن علي، ولا يُعرف إلا من طريق جرير هذا، فكان

... الضبي، عن عبادة بن الصامت حديث ...

٤ - جُرَيُّ بنُ كُلَيب السَّدُوسيُّ البَصْريُّ، حديثه في أهل المدينة

روى عن: علي، وبشير بن الخَصاصية.

وعنه: قتادة، وكان يُثني عليه خيراً.

وقال همَّام، عن قتادة: حدثني جُرَيّ بنُ كُلَيب، وكان من الأزارقة.

وقال ابن المَديني: مجهول، ما روى عنه غير قتادة.

وقال أبو حاتم: شيخ لا يُحتجُّ بحديثه، روى له الأربعة حديثاً واحداً في النَّهي عن الأضحية بعضباء الأُذن.

قلت: وذكره ابن حبان في «الثقات» بروايته عن علي، لكن جعله نهدياً.

وقال العِجلي: بَصْريٌّ، تابعيٌّ، ثقةٌ.

وصحح الترمذي [حديثه].

[ت - جُرَيّ بن كليب، النهدي الكوفي].

روى عن: رجل من بني سُليم حديث: عَدَّهُنَّ في يدي «التَّسبيح نصف الميزان».

روى عنه: أبو إسحاق السَّبيعي.

قال أبو داود: جُرَيُّ بنُ كُلَيْب: صاحب قتادة، سَدُوسيٌّ بَصْريٌّ، لم يرو عنه غير قتادة، وجُرَيُّ بنُ كُليب: كوفيٌّ روى عنه أبو إسحاق.

قلت: روى عنه أيضاً يونس بن أبي إسحاق، وعاصم بن أبي النُّجود، وحديثهما عنه في «مسند أحمد».

مد - جَسْر بنُ الحسن اليماميُّ، ويقال: الكوفيُّ، ويقال: البَصْريُّ، يقال: كنيتُهُ أبو عثمان.

روى عن: الحسن البَصْري، ورجاء بن حَيْوة، وعطاء، ونافع مولى ابن عمر، وغيرهم.

وعنه: أبو إسحاق الفَزَاري، والأوزاعي، وعِكْرمة بن عمَّار، وعلي بن الجَعْد الجَوْهري، وغيرهم.

قال عثمان الدَّارمي: سألتُ ابنَ معين عنه، فقال: ليس

۵۔ علی بن الجعد امام بخاریؒ، ابو داودؒ کے استاد۔

صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں

الحسن، مولى العبّاس بن محمد الهاشميّ.

روى عن: أيمن بن نابل، وعِكرمة بن عمّار، وعبدالرحمن بن ثابت بن ثوبان، وعبدالرحمن بن النُّعمان بن مَعْبَد بن هوذة، وقَيْس بن الرَّبيع، وابن أبي ذِئب، وهشام بن سَعْد، ويَحْر بن كَنِيز السَّقّاء، وعبدالحميد بن جعفر، وأبي إسرائيل المُلائيّ، وعِدّة.

تهذيب التهذيب

تصنيف

الحافظ أبي الفضل أحمد بن علي بن حجر شهاب الدين العسقلاني الشافعي

وُلد سنة ٧٧٣ هـ - توفي سنة ٨٥٢ هـ

باعتناء

إبراهيم الزيبق — عادل مرشد

مكتب تحقيق التراث في مؤسسة الرسالة

الجزء الثالث

مؤسسة الرسالة

وقال أبو حاتم: يَكتب حديثه، وهو أحبّ إليّ من سُويد بن عبدالعزيز.

وقال صالح بن محمد: صدوق[1].

وقال النَّسائيّ: ليس به بأس[2].

وقال السّاجيّ: لا بأس به.

وذكره ابن حِبّان في «الثِّقات»، وقال: ربما أخطأ.

قلت: ووثّقه العِجْليّ.

وضعّفه الأزديّ [وأما] النُّباتي فقال: لا أعْلَمُ مَنْ قال: إنّه ضعيف غيرَ الأزديّ.

ص ق - عليّ بن ثابت الدَّهان العَطّار الكوفيّ.

روى عن: الحكَم بن عبدالملك، وسَعّاد بن سُلَيْمان، وأبي مريم عبدالغفار بن القاسم، وأسْباط بن نَصْر، وعليّ بن صالح بن حَيّ، وعَمرو بن أبي المِقْدام، وفُضَيْل بن عِياض، ومنصور بن الأسود، وعِدّة.

وعنه: أحمد بن عثمان بن حَكِيم الأوديّ، وعبدالأعلى بن واصل بن عبدالأعلى، والعَبّاس بن جعفر بن الزِّبرقان، ومحمد بن عُبَيْد بن عُتْبة الكِنْديّ، ومحمد بن منصور الطُّوسيّ، وأحمد بن يحيى الصُّوفيّ، وأحمد بن إسحاق الحَمّار، وأبو عَمرو بن أبي عَزْرَة، ومحمد بن غالب تَمْتام، وآخرون.

ذَكَره ابن حِبّان في «الثقات».

وقال الحَضْرَميّ: مات سنة تسع عشرة ومئتين.

خ د - عليّ بن الجَعْد بن عُبَيد الجَوْهريّ، أبو الحسن البَغْداديّ، مولى بني هاشم.

روى عن: حَرِيز بن عثمان، وشعبة، والثَّوريّ، ومالك، وابن أبي ذيب، ومعروف بن واصل، وشَيْبان بن عبدالرحمن، وصَخْر بن جُويرية، وعبدالرحمن بن ثابت بن ثَوْبان، والمَسْعُوديّ، وقَيْس بن الرَّبيع، ووَرْقاء بن عُمر، ويَزيد بن إبراهيم التُّسْتَريّ، وأبي إسحاق الفَزاريّ، ومحمد بن راشد المَكْحوليّ، والمُبارك بن فَضالَة وطائفة.

وعنه: البُخاريّ، وأبو داود، وأحمد، ويحيى بن معين، وأبو بكر بن أبي شَيْبة، والصَّغانيّ، وأبو قِلابة، وزياد بن أيوب، وخَلف بن سَالِم، والزَّعفرانيّ، وإسحاق بن أبي إسرائيل، وأبو زُرْعة، أبو حاتم، ويعقوب بن شَيْبة، وموسى بن هَارون، وصالح بن محمد الأسديّ، وابن أبي

(١) في «تهذيب الكمال» ٢٠ / ٣٣٩: قال صالح بن محمد: لا بأس به.

(٢) كلام النسائي والساجي المذكور هنا، ليس في «تهذيب الكمال».

الدُّنيا، وإبراهيم الحَرْبيّ، وأبو بكر بن علي المَرْوَزيُّ، وأبو يَعْلى، وأبو القاسم عبدالله بن محمد بن عبدالعزيز البَغَويّ، وآخرون.

قال علي بنُ الجعْد: رأيت الأعمش، ولم أكتب عنه، وقَدِمتُ البَصْرة، وكان ابن أبي عَروبة حَيّاً.

وعن موسى بن داود قال: ما رأيت أحْفظَ من عليّ بن الجَعْد، كنّا عند ابن أبي ذِئْب، فأملى علينا عِشرين حديثاً فحفظها وأملاها علينا.

وقال خلف بن سالم: سِرْتُ أنا وأحمد ويحيى إلى علي بن الجَعْد فأخْرَج إلينا كُتُبَه، وألقاها بين أيدينا، وذَهَب، فلَمْ نجد فيها إلا خَطأً واحداً، فلما فَرَغْنا من الطعام، قال: هاتُوا فَحدِّث بكل شيء كتبناه حفظاً.

وقال ابن مَعين: في سنة (٢٢٥) كتبتُ عن عليّ بن الجَعْد، منذ أكْثر من ثلاثين سنة.

وقال صالح بن محمد الأسديُّ: كان علي بن الجَعْد يُحَدِّث بثلاثة أحاديث لكل إنسان عن شعبة، وكان عِنْدَه عن مالك ثلاثة أحاديث، كان يقول: إنّه سَمِعَها من مالك، في ثلاثة أعْوام، كان يقول فيها: أخبرنا مالك، كان مالك حَدَّثه.

وكان يقول بقول جَهْم. وكان عند عليّ نحو من ألف ومئتي حديث عن شعبة، وكان قد لَقِي المشايخ.

وقال أبو الحسن السُّوسِيُّ: سمعت النُّفَيليّ يقول: لا ينبغي أن يُكْتَب عنه قليلٌ ولا كثيرٌ، وضَعَّف أمره جداً.

وقال الجُوزجَانيُّ: مُتَشبِّث بغير ما بِدعة، زائغٌ عن الحق.

وقال أحمد بن إبراهيم الدَّورقيُّ: قلت لعلي بن الجَعْد: بَلَغني أنّك قلت: ابن عمر ذاك الصَّبيّ، قال: لم أقل، ولكن معاوية ما أكره أن يعذبه الله.

وقال الآجريُّ، عن أبي داود: عَمرو بن مَرزوق أعلى من عليّ بن الجعْد ويُتهم بمُتهم سُوء، قال: ما يسوءني أن يُعَذِّب اللهُ مُعاوية.

وقال هارون بن سُفيان المُسْتَملي: كنتُ عند عليّ بن الجَعْد، فذكر عُثمان، فقال: أخذَ من بيت المال مئة ألفِ درهم بغير حقٍّ.

وقال العُقَيليُّ: قُلتُ لعبدالله بن أحمد: لِمَ لَمْ تكتب عن علي بن الجَعْد؟ قال: نَهاني أبي، وكان يَبْلغه عنه أنّه يتناول الصحابة.

وقال زياد بن أيوب: كنتُ عند علي بن الجَعْد فسألوه عن القُرآن، فقال: القرآن كلام الله، ومَنْ قال: مَخْلوق لم أُعَنِّفه. فقال: ذَكرت ذلك لأحمد، فقال: ما بَلَغني عنه أشدُّ من هذا.

وقال زياد بن أيوب أيضاً: سأل رجلٌ أحمد عن علي بن الجَعْد، فقال الهيثم: ومِثْله يُسأل عنه؟ فقال أحمد: أمْسِك، قال: فَذَكره رجلٌ بِشَرٍّ، فقال أحمد: ويَقعُ في الصحابة.

وقال أبو زُرْعة: كان أحمد لا يرى الكتابة عنه، ورأيته مضروباً عليه في كتابه.

وقال ابنُ مَعين: ثقةٌ صدوقٌ.

قال جعفر الطيالسي، عن ابن معين: عليُّ بن الجَعْد أثبت البغداديين في شُعبة، قلت له: فأبو النضر؟ فقال: وأبو

البغداديين - أثبتُ من هذا، يعني: علي بن الجعد، فقال له رجل: ولا أبو النَّضْر؟ قال: ولا أبو النضر، قال: ولا شَبَابة؟ قال: خَرَّب الله بيت أُمِّه إن كان مثلَ شَبَابة! قال ابنُ فَهْم: فَعجبنا منه.

وعن ابن معين قال: كان عليّ بن الجَعْد رَبانيّ العِلْم.

وقال أبو زُرعة: كان صدوقاً في الحديث.

وقال أبو حاتم: كان مُتْقناً صدوقاً، ولم أرَ مِن المُحدثين مَنْ يَحْفَظ ويأتي بالحديث على لفظٍ واحدٍ لا يُغَيِّره سوى قَبيصة، وأبي نُعَيم في حديث الثَّوري، ويحيى الحِمَّاني في حديث شَريك، وعليّ بن الجَعْد في حَديثه.

وقال صالح بن محمد: ثقة.

وقال النَّسائيُّ: صدوق.

مسائل

الإمام أحمد بن حنبل

رواية

اسحاق بن إبراهيم بن هانئ النيسابوري

المتوفى ٢٧٥

غادرت بغداد وما فيها
أتقى ولا أفقه ولا أعلم
من: أحمد بن حنبل
الإمام الشافعي

تحقيق

زهير الشاويش

الجزء الثاني

المكتب الإسلامي

قال احمد لد'لثويه : آه آه ،

١٨٦٢ وسمعت أبا عبد الله
بعدما جاءك من العلم)[1] فمن ز

١٧٦٣ وسمعته يقول : القرآ
الله مخلوق ، فهو كافر .

١٨٦٤ وسألته عن : الذي يق
قال : هذا كلام جهم ، من
يكلم ، والجهمي كافر .

١٨٦٥ وسمعته يقول : أخز
ولا تكتب كتبه ، ولا نُجالس م
وقيل له مالا أحصي[2] : من
قال : نعم ، هو عندي كافر

١٨٦٦ وسمعت أبا عبد الله ، وقال له د'لُّويه : سمعت علي بن الجعد يقول : مات والله معاوية على غير الإسلام[3] .

١٨٦٧ وكنت يوماً عند أبي عبد الله ، فجاء رجل فقال له : إن فلاناً

علی بن الجعد نے فرمایا: خدا کی قسم معاویہ اسلام پر فوت نہیں ہوئے

(٢) هذا يروي عن الإمام أحمد مباشرة أنه سئل مرات لا يحصيها ويجيب عليها . بأن من قال القرآن مخلوق هو كافر . والعشرات مثله ،نقلوا ذلك عن الامام أحمد والشافعي وغيرهما من أئمة الهدى . ومع ذلك يزعم بعضهم بأن المسألة إنما هي خلاف لفظي !!

(٣) إن قائل ذلك عن سيدنا معاوية أو أي واحد من الصحابة قد جعل إسلامه في خطر عظيم . وقد سقط جواب أحمد في الأصل ولعله ، قال : بئس ما قال .

١٥٤

ان ثبوت کا مقصد یہ نہیں کہ امیر معاویہ کو برا بھلا کہا جائے یا ان کو دائرہ اسلام سے خارج کیا جائے ،

بتانے کا مقصد یہ ہے یہ کہ سلف میں ایسے بہت سے آئمہ محدثین گزرے ہیں جو امیر معاویہ کے بارے میں ایسا سخت مؤقف رکھتے تھے اور اس کے باوجود اہل سنت میں سے شمار کئے جاتے تھے۔

ہم صرف امیر معاویہ پر تنقید کرتے ہیں اور نشاندہی کرتے ہیں کہ ان انہوں نے کس طرح دین اسلام کو نقصان پہنچایا ، جنت دوزخ کا فیصلہ مالک یوم الدین کا کام ہے۔

ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ امیر معاویہ خلیفہ نہیں ایک مسلمان بادشاہ تھے اور ظالم ڈکٹیٹر تھے

امیر معاویہ کا ظالم بادشاہ ہونا فقہ حنفی کی معتبر کتاب سے ثابت ہے

اشرف الہدایہ

شرح اردو

ہدایۃ

مکتبہ دار الاشاعت

ترک کرنا عزیمت ہے۔"ترک" کے

صحیح فیصلہ کی توفیق نہ ہو یا قاضی خود مجتہ

حالات کے پیش نظر ترک کرنا ہی عز

عہدۂ قضاء قبول کرنا فرض ہے۔ تاکہ

قال وینبغی ان لا یطلب الو

نزل علیہ ملک یسدده و

ترجمہ اور مناسب یہ ہے کہ آدمی

نے عہدۂ قضاء طلب کیا تو اس کو اس

ہوتا ہے جو اس کو درست رکھتا ہے اور

جس کو اس پر مجبور کیا گیا وہ اپنے رب

تشریح صاحب قدوری فرماتے

خواہش کرے اور نہ زبان سے اس کی

عہدۂ قضاء طلب کیا اس کو اس کے نفس

رکھتا ہے۔

عقلی دلیل یہ ہے کہ جو شخص عہد

وہ بے عجب اور کبر میں مبتلا ہو گیا اور

تعالیٰ کا ارشاد ہے ان النفس لامارۃ با

کرتا ہے اس کو توفیق الٰہی سے نوازا

قبول کرنے میں کوئی مضائقہ بھی نہیں ہے۔

سلطان جائر کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنے کا حکم

ثم یجوز التقلد من السلطان الجائر کما یجوز من العادل لان الصحابۃ تقلد وامن معاویۃ والحق کان بید علی فی نوبتہ والتابعین تقلد وا من الحجاج وھو کان جائرا الا اذا کان لا یمکنہ من القضاء بحق لان المقصود لا یحصل بالتقلد بخلاف ما اذا کان یمکنہ

ترجمہ پھر ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے جیسے عادل بادشاہ کی طرف سے جائز ہے اس لئے کہ صحابہؓ نے

حضرت معاویہؓ کی طرف سے عہدۂ قضاء کا قبول کیا ہے اور حضرت علیؓ کی باری میں حق خلافت حضرت علیؓ کے ہاتھ میں تھا۔ اور تابعین نے حجاج کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کیا حالانکہ حجاج ظالم تھا۔ مگر یہ کہ قاضی قضاء بالحق پر قادر نہ ہو۔ کیونکہ مقصود، عہدۂ قضاء قبول کرنے سے حاصل نہ ہوگا۔ برخلاف اس صورت کے جب قاضی اس پر قادر ہو۔

تشریح صاحب قدوریؒ فرماتے ہیں کہ جس طرح عادل اور برحق بادشاہ کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے اسی طرح ظالم اور غیر برحق بادشاہ کی طرف سے بھی عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے۔ یعنی اگر کوئی شخص بغاوت کرکے غالب آگیا اور فرمانروا ہو گیا۔ پھر کسی کو قاضی ہونے کیلئے مجبور کرنے لگا تو اس کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے۔ صاحب ہدایہ نے دلیل میں فرمایا کہ شہادت عثمان کے بعد حق خلافت حضرت علیؓ کے لئے تھا جیسا کہ اہل سنت والجماعت کا اس پر اتفاق ہے۔ لیکن حضرت معاویہ بن ابی سفیانؓ نے حضرت علیؓ کے خلاف بغاوت کی اور ملک شام کے حکمران اور فرمانروا بن گئے۔ علامہ ابن الہمامؒ نے حضرت معاویہؓ کی بغاوت پر استشہاد کرتے ہوئے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے فرمایا تھا ستقتلک الفئۃ الباغیۃ تجھ کو عنقریب ایک باغی جماعت قتل کرے گی۔ حالانکہ عمار بن یاسرؓ کو حضرت معاویہؓ کے ساتھیوں نے قتل کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت معاویہؓ اور ان کی جماعت کے لوگ بغاۃ میں سے ہیں۔ اور حضرت عائشہؓ ابتداء حضرت معاویہؓ کے ساتھ تھیں لیکن بعد میں حضرت عائشہؓ نے بھی ندامت کا اظہار کیا ہے۔ چنانچہ ابن عبدالبر نے استیعاب میں تخریج کی ہے۔ (قال قالت رضی اللہ عنھا لابن عمر یا ابا عبدالرحمن ما منعک ان تنھانی عن مسیری؟ قال رأیت رجلا غلب علیک یعنی ابن الزبیر فقالت اما واللہ لو نھیتنی ما خرجت) حضرت عائشہؓ نے ابن عمرؓ سے فرمایا کہ اے ابو عبدالرحمن! تجھ کو کس چیز نے روکا کہ تو مجھ کو میرے سفر سے روکتا؟ ابن عمرؓ نے کہا کہ میں نے دیکھا کہ تجھ پر ایک آدمی یعنی ابن زبیر غالب آگیا۔ پس عائشہؓ نے کہا کہ بخدا اگر تو مجھ کو منع کرتا تو میں نہ نکلتی۔ یہ اس وقت کا واقعہ ہے جب حضرت عائشہؓ حضرت معاویہؓ کی حمایت میں حضرت علیؓ کے خلاف جنگ کے ارادہ سے نکلی تھیں۔ اور پھر جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث یاد آئی تو نادم ہوکر واپس تشریف لے آئیں۔ اس پر عائشہؓ نے ابن عمرؓ سے کہا کہ اگر آپ ابتدا میں مجھ کو منع کر دیتے تو میں نہ نکلتی۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ "حق" حضرت علیؓ کی طرف تھا۔ بہرحال ان حکایات وروایات سے معلوم ہوا کہ شہادت عثمان کے بعد خلافت کا حق حضرت علیؓ کو تھا مگر اس کے باوجود حضرت معاویہؓ کا حضرت علیؓ کے ہاتھ پر بیعت نہ کرنا۔ اور ملک شام میں اپنی حکمرانی کا اعلان کرنا کھلی ہوئی بغاوت تھی۔ پس حضرت معاویہؓ کا سلطان جائر ہونا ثابت ہو گیا۔ اور تاریخ اس پر شاہد ہے کہ حضرت معاویہؓ نے صحابہؓ کو قاضی مقرر فرمایا ہے۔ اور صحابہؓ نے حضرت معاویہؓ کی طرف سے عہدوں کو قبول بھی فرمایا ہے۔ جیسے حضرت ابوالدرداءؓ کو شام میں قاضی مقرر فرمایا اور پھر ان کی وفات کے بعد انہی کے مشورہ کے مطابق فضالہ بن عبید انصاریؓ کو والی شام مقرر فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ سلطان جائر کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے۔

صاحب ہدایہؒ نے دوسری دلیل ...... میں فرمایا کہ "حجاج بن یوسف" مشہور ظالم فرمانروا گذرا ہے۔ مگر تابعین نے اس کی طرف سے بھی قضاء کے عہدے قبول کئے ہیں۔ مثلاً حجاج بن یوسف نے ابو بردہ ابن ابی موسیٰ کو قاضی مقرر کیا۔ اور عبداللہ بن ابی مریم نے اصفہان کا قاضی ہونا حجاج ہی کی طرف سے قبول کیا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے۔

صاحب ہدایہ فرماتے ہیں کہ ظالم بادشاہ کی طرف سے عہدۂ قضاء قبول کرنا جائز ہے ...

امیر معاویہؓ کا باغی اور ظالم بادشاہ ہونے کا ثبوت فقہ حنفی کی معتبر کتاب سے

کیا امیر معاویہ کاتب وحی تھے ؟

جواب : ہرگز نہیں

امام مدائنیؒ کی روایت

امیر معاویہ کاتب وحی نہیں بلکہ کاتب الرسائل تھے

الله عليه ، وآله وسلم بوضوء ، فلما توضأ نظر إليّ فقال : يامعاوية إن وليت أمرًا فاتق الله ، واعدل فمازلت أظن أني مُبتلىً بعمل ، سُويد فيه مقال ، وقد أخرجه البيهقيّ في الدلائل من وجه آخر ، وفي تاريخ البخاريّ عن مَعْمَر ، عن هُمام بن مُنبِّه ، قال : قال ابن عباس : مارأيت أحدًا أحلى للملك من معاوية ، وقال البغوي: حدثنا عميّ ، عن الزُّبير ، حدثني محمد بن على قال: كان عمر إذا نظر إلى معاوية قال : هذا كسرى العرب ، وذكر ابن سعد عن المدائنيّ قال : نظر أبو سُفيان إلى معاوية وهو غلام ، فقال : إن ابني هذا لعظيم الرأس ، وأنه لخليق أن يسود قومه ، فقالت هند : قومه فقط ؟ ثكلته إن لم يَسُد العرب قاطبة ، وقال المدائني : كان زيد بن ثابت يكتب الوحي ، وكان معاوية يكتب للنبي صلى الله عليه ، وآله ، وسلم فيما بينه وبين العرب ، وفي مسند أحمد وأصله في مسلم عن ابن عباس قال : قال لي النبي صلى الله عليه ، وآله ، وسلم : ادع لي معاوية ، وكان كاتبه ، وقد روى معاوية أيضاً عن أبي بكر وعمر ، وعثمان ، وأخته أم المؤمنين أم حبيبة بنت وجرير البَجَليّ ، ومعاوية بن حُديج والسائب بن ي ومن كبار التابعين مَرْوان بن الحكم ، وعبد الله ابـ ابن المسيَّب ، وأبو إدريس الخَوْلانيّ ، ومن بعد وحُميد بن عبد الرحمن بن عوف ، وأبو مِجْلز ، و مُحيريز ، وعلقمة بن وقاص ، وعُمير بن هانئ ، وع عبد الله بن الشخِّير ، وآخرون ، وقال ابن المبارك ابن جُندب عن أسلم مولى عمر قال: قدم علينا معاوية و الخطاب ، وكان عمر ينظر إليه فيتعجب منه ، ثم يـ

ومما يستجاد له أيضاً قوله :

إن كنتَ لا ترهب ذمي لما
فاخشَ سكوتي إذ أنا منصِتٌ
فالسامع الذم شريك له
مقالة السوء إلى أهلها
ومَن دعا النـاس إلى ذمه
في أبيات كثيرة من هذه ؛ وله ولأبيه قبله ضُرو

الإصابة
في تمييز الصحابة
لشيخ الاسلام إمام الحفاظ في زمانه
شهاب الدين أبي الفضل أحمد بن علي العسقلاني
المعروف بابن حجر المولود سنة ٧٧٣ هـ الموافق ١٣٧٤م
المتوفى سنة ٨٥٢ هـ الموافق ١٤٤٩ م

وبذيله كتاب
الاستيعاب
في معرفة الأصحاب
لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر
مع تحقيق فضيلة الدكتور
طه محمد الزيني
الأستاذ بجامعة الأزهر

الجزء التاسع

الناشر
مكتبة ابن تيمية
القاهرة - هاتف ٨٦٤٢٤٠

امام مدائنی کا تعارف
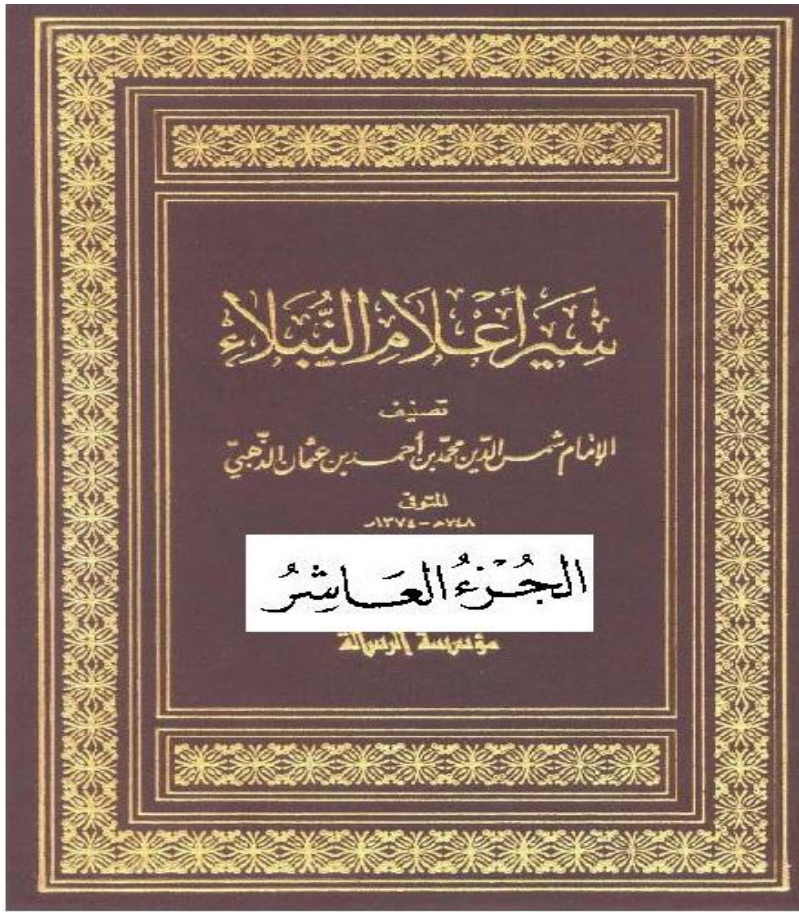
سعيدٍ الدارميُّ ، وعليُّ بن عبد ال
كثير .

قال أحمدُ بن عبد الله ا
البَواري(١) .

وقال أبو حاتِم الرازي :
إدريس(٢) .

وقال ابنُ سعد : من أصحا
سنة إحدى وعشرين ومئتين(٣) .

وقال بعضُهم : كان يَبيعُ ا
وكان مِن العلماء العاملين
مسلم .

١١٣ ـ المَدائنيّ *

العلامةُ الحافظُ الصادقُ أبو الحسن عليُّ بنُ محمدِ بن عبد الله بن أبي سيف المدائنيُّ الأخباريُّ . نزل بغداد، وصنَّف التصانيف ، وكان عجباً

---

(١) « تهذيب الكمال » لوحة ٢٦٤ .
(٢) « الجرح والتعديل » ٣/ ١٤ .
(٣) « طبقات ابن سعد » ٦/ ٤٠٩ .
(٤) « تهذيب الكمال » لوحة ٢٦٤ .
* الفهرست : ١١٣ ، تاريخ بغداد ١٢/ ٥٤ ـ ٥٦ ، معجم الأدباء ١٤/ ١٢٤ ـ ١٣٩ ، الكامل لابن الأثير ٦/ ٥١٦ ، اللباب ٣/ ١٨٢ ، ميزان الاعتدال ٣/ ١٥٣ ، المغني في الضعفاء ٢/ ٤٥٤ ، مرآة الجنان ٢/ ٨٣ ، لسان الميزان ٤/ ٢٥٣ ، ٢٥٤ ، النجوم الزاهرة ٢/ ٢٥٩ ، روضات الجنات ٤٧٢ ، ٤٧٣ ، شذارت الذهب ٢/ ٥٤ .

٤٠٠

في معرفة السِير والمغازي والأنسابِ وأيامِ العرب ، مُصَدَّقاً فيما ينقُله ،

امام مدائنیؒ کے بارے میں یحییٰ ابن معین فرماتے ہیں

ثقہ ثقہ ثقہ

وعوانة بن الحكم ، وابن أبي ذِئب ، ومبارك بن فضالة ، وحماد بن سلمة ، وسَلّام بنَ مسكين ، وطبقتهم ، وكان نشأ بالبصرة .

حدث عنه : خليفةُ بن خيّاط ، والزُّبير بن بكار ، والحارثُ بن أبي أُسامة ، وأحمدُ بن أبي خَيثمة ، والحسنُ بن علي بن المتوكل ، وآخرون .

قال أحمدُ بن أبي خيثمة : كان أبي ، ومُصعب الزبيري ، ويحيى بن مَعِين يجلسون بالعشيَّاتِ على باب مُصعب ، فمرَّ رجلٌ ليلةً على حمارٍ فارِهٍ ، وبِزَّةٍ حسنةٍ ، فسَلَّم ، وخصَّ بمسألته يحيى بنَ مَعِين ، فقال له يحيى : يا أبا الحسن ، إلى أينَ ؟ قال : إلى هذا الكريمِ الذي يملأُ كُمّي دنانيرَ ودراهم ، إسحاقَ بنِ إبراهيم الموصلي . فلما ولَّى ، قال يحيى : ثقة ثقة ثقة . فسألتُ أبي : مَن هذا ؟ قال : هذا المدائني[1] .

قال الحارثُ بن أبي أُسامة : سردَ المدائنيُّ الصومَ قبل موته بثلاثينَ سنة ، وقارب المئةَ ، وقيلَ له في مرضه : ما تشتهي ؟ قال : أشتهي أن أعيش[2] . قال : ومات في سنة أربع وعشرين ومئتين .

وكان عالماً بالفتوح والمغازي والشعر ، صدوقاً في ذلك .

وقال غيرُ الحارث : مات سنةَ خمسٍ وعشرين ، وماتَ في دار

---

(١) « معجم الأدباء » ١٤/ ١٢٦ .
(٢) « معجم الأدباء » ١٤/ ١٢٥ .

حافظ ذھبیؒ نے بھی ثابت کیا ہے کہ امیر معاویہ کاتب الرسائل تھے، روایت کا راوی ثقہ ہے
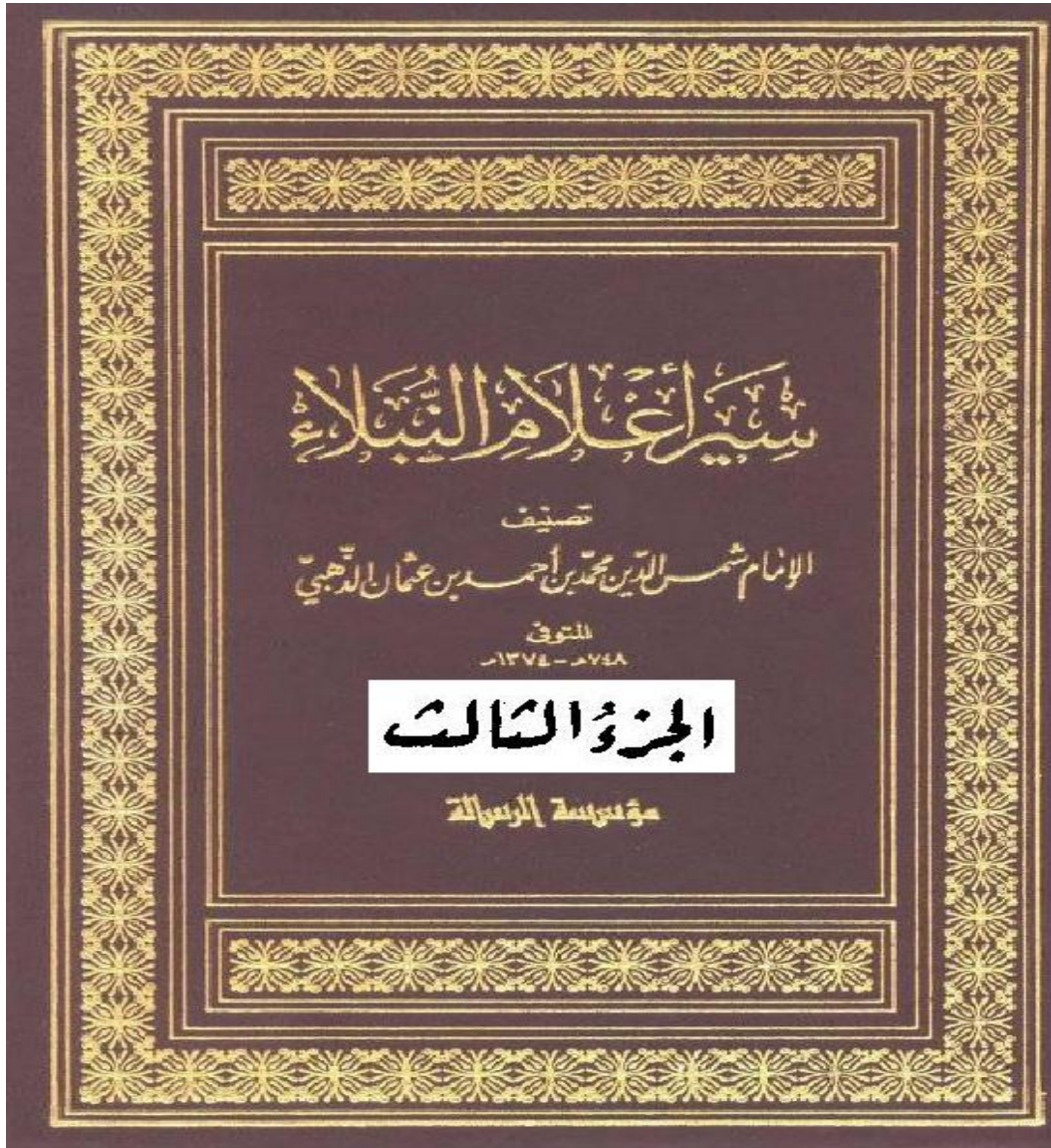
ابن إسحاق

كَأَنَّه فالج(١) .

قال مصعب

ابن سعد :

عمر بن عبد الله ال

الله ﷺ عن البيت

لأمّي ، فقالت :

رسولُ الله من الح

مسلم . وعلم أبو

على ديني ، فقل

فرحَّبَ بي النبيُّ

ثم قال الوا

وأربعين أوقية .

قلت : الو

الإسلام، فلماذا

فاطمةَ بنتَ قيس :

ونقل المُفَضَّل الغَلابي(٤) عن أبي الحسن الكوفي ، قال : كان زيد(٥)

---

(١) الفالج : هو البعير ذو السنامين .

(٢) ابن عساكر ١٦ / ٣٣٩ ، وانظر ابن سعد ٧ / ٤٠٦ .

(٣) تحرف في المطبوع إلى « تقدم » .

(٤) هو المفضل بن غسان المفضل أبو عبد الرحمن الغلابي بصري الأصل ، سكن بغداد ، وهو ثقة مترجم في « تاريخ بغداد » ١٣ / ١٢٤ .

(٥) تحرف في المطبوع إلى « يزيد » .

١٢٢

ابن ثابت كاتبَ الوحي ، وكان معاويةُ كاتباً فيما بين النبي ﷺ وبين العرب .

عَمرو بنُ مرَّة : عن عبد الله بن الحارث ، عن زُهَير بن الأقمر ، عن عبد الله بن عمرو ، قال : كان معاويةُ يكتبُ لرسول الله ﷺ(١) .

أبو عَوانة : عن أبي حمزة ، عن ابن عباس ، قال : كنتُ ألعبُ مع الغلمان ، فدعاني النبيُّ ﷺ ، وقال : « ادعُ لي معاوية » وكان يكتب الوحي .

رواه أحمد في « مسنده »(٢) وزاد فيه الحاكم : حدّثنا علي بن حمشاد ، حدّثنا هشام بن علي ، حدّثنا موسىٰ بن إسماعيل ، حدّثنا أبو عَوانة قال : فدعوتُه ، فقيل : إنه يأكل . فأتيتُ ، فقلتُ : يا رسول الله ، هو يأكل . قال : « اذهب فادعه » فأتيتُه الثانية ، فقيل : إنه يأكل ، فأتيتُ رسولَ الله ، فأخبرتُه ، فقال في الثالثة : « لا أشبع اللهُ بطنَه » قال : فما شَبع بعدها .

رواه الطيالسي : حدّثنا أبو عوانة ، وهُشَيم ، وفيه : « لا أشبع الله بطنه »(٣) .

فسَّره بعضُ المُحبين قال : لا أشبعَ اللهُ بطنَه ؛ حتى لا يكونَ ممن يجوعُ يوم القيامة ، لأن الخبر عنه أنه قال : « أطولُ الناس شبعاً في الدنيا أطولُهم جوعاً يوم القيامة »(٤) .

---

(١) رجاله ثقات .

(٢) ١ / ٣٣٥ ، وسنده قوي ، وهو في « المستدرك » . وانظر « المسند » ١ / ٢٤٠ و ٣٣٨ .

(٣) هو في « مسند الطيالسي » رقم (٢٧٤٦) ، وأخرجه مسلم (٢٦٠٤) في البر والصلة : باب من لعنه النبيُّ ﷺ أو سبَّهُ أو دعا عليه وليس هو أهلاً لذلك ، كان له زكاةً وأجراً ورحمة من طريق شُعبة ، عن أبي حمزة القصاب ، عن ابن عباس . وانظر : « أنساب الأشراف » ٤ / ١٢٥ ، ١٢٦ .

(٤) حديث قوي بشواهده ، أخرجه من حديث ابن عمر : الترمذيُّ (٢٤٧٨) ، وابنُ ماجه (٣٣٥٠) ، وأخرجه من حديث أبي جُحَيفةَ : ابنُ أبي الدنيا في « الجوع » ٢ / ٢ ، والطبراني في « الأوسط » و « الكبير » كما في « المجمع » ٥ / ٣١ ، وأخرجه من حديث عبد الله بن عمر : =

١٢٣

اگر کوئی ضدی ہٹ دھرم ان ثبوت کے باوجود بھی امیر معاویہ کو کاتب وحی مانتا ہے

تو اس کا جواب یہ ہے کہ کاتب وحی ہونے کے باوجود بھی لوگ دائرہ اسلام سے خارج ہوئے ہیں

ایک نصرانی مسلمان ہوا اور حضور ﷺ کا کاتب وحی بنا پر، پھر مرتد ہو گیا اور حضور ﷺ کے زمانے میں اس کا عبرت ناک انجام ہوا۔ لاش اس کی معجزانہ طور پر باہر آگئی۔

واقعہ ہجرت ... لف روایتوں میں نقل ہوئی ہیں۔ یہاں بھی
آپ کے کچھ مع ... ہے۔ اہل بصیرت کے لئے آپ کے رسول
برحق ہونے میں ... ، لئے ایسے ہزار نشانات بھی ناکافی ہیں۔

٣٦١٦- حد ... ید نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز بن
عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْ ... خالد نے بیان کیا' ان سے عکرمہ نے اور
عِكْرِمَةَ عَنِ ابْ ... نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ ... تشریف لے گئے۔ آپ جب بھی کسی
قَالَ: وَكَانَ ... تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی حرج
مَرِيْضٍ يَعُوْدُهُ ... ہوں کو دھو دے گا۔ آپ نے اس اعرابی
شَاءَ اللهُ)). فَقَ ... ج نہیں ان شاء اللہ گناہوں کو دھو دے
شَاءَ اللهُ)). قَ ... یتے ہیں گناہوں کو دھونے والا ہے۔ ہرگز
هِيَ حُمَّى تَفُو ... کا بخار ہے یا (راوی نے) شور کہا (دونوں
كَبِيْرٍ، تُزِيْرُهُ ... ار ایک بوڑھے کھوسٹ پر جوش مار رہا
((فَنَعَمْ إِذًا)). ... ئے بغیر نہیں چھوڑے گا' آنحضرت ﷺ
[أطرافه في: ٦ ... ہو گا۔

تشریح: یعنی ... کر اس کے دوسرے طریق کی طرف اشارہ
کیا ... نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا۔

ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا

صحیح بخاری

جلد پنجم

امیر المؤمنین فی الحدیث سید الفقہاء

حضرت الامام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وتشریح

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمۃ اللہ علیہ
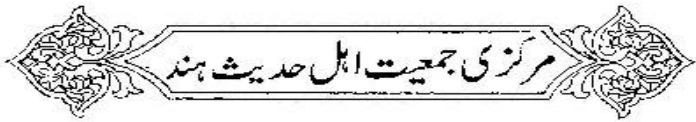
نظر ثانی

حضرت العلامہ مولانا عبدالسلام بستوی رحمہ اللہ — حضرت العلامہ مولانا ابو محمد عبدالجبار السلفی رحمہ اللہ

٣٦١٧- حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: ((كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَعَادَ نَصْرَانِيًا، فَكَانَ يَقُوْلُ: مَا يَدْرِيْ مُحَمَّدٌ إِلاَّ مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللهُ، فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا فَأَلْقُوهُ. فَحَفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ

(۳۶۱۷) ہم سے ابو معمر نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالوارث نے بیان کیا' کہا ہم سے عبدالعزیز نے بیان کیا اور ان سے انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک شخص پہلے عیسائی تھا' پھر وہ اسلام میں داخل ہو گیا تھا۔ اس نے سورہ بقرہ اور آل عمران پڑھ لی تھی اور وہ نبی کریم ﷺ کا منشی بن گیا لیکن پھر وہ شخص مرتد ہو کر عیسائی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد (ﷺ) کے لیے جو کچھ میں نے لکھ دیا ہے اس کے سوا اسے اور کچھ بھی معلوم نہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی موت واقع ہو گئی اور اس کے آدمیوں نے اسے دفن کر دیا جب صبح ہوئی تو انہوں نے دیکھا کہ اس کی لاش قبر سے نکل کر زمین کے اوپر پڑی ہے۔ عیسائی لوگوں نے کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے۔ چونکہ

الأَرْضُ، فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ فَأَلْقَوْهُ، فَحَفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي الأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا، فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ الأَرْضُ، فَعَلِمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ فَأَلْقَوْهُ)).

ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے انہوں نے اس کی قبر کھودی ہے اور لاش کو باہر نکال کر پھینک دیا ہے۔ چنانچہ دوسری قبر انہوں نے کھودی جو بہت زیادہ گہری تھی۔ لیکن جب صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے یہی کہا کہ یہ محمد (ﷺ) اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے چونکہ ان کا دین اس نے چھوڑ دیا تھا اس لئے اس کی قبر کھود کر انہوں نے لاش باہر پھینک دی ہے۔ پھر انہوں نے قبر کھودی اور جتنی گہری ان کے بس میں تھی کر کے اسے اس کے اندر ڈال دیا لیکن صبح ہوئی تو پھر لاش باہر تھی۔ اب انہیں یقین آیا کہ یہ کسی انسان کا کام نہیں ہے۔ (بلکہ یہ میت عذاب خداوندی میں گرفتار ہے) چنانچہ انہوں نے اسے یونہی (زمین پر) ڈال دیا۔

یہ اس کے ارتداد کی سزا تھی اور توہین رسالت کی کہ زمین نے اس کے بدترین لاشہ کو بحکم خدا باہر پھینک دیا۔ آج بھی گستاخان رسول کو ایسی ہی سزائیں ملتی رہتی ہیں۔ لو کانوا یعلمون

٣٦١٨- حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: وَأَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ((إِذَا هَلَكَ كِسْرَى فَلاَ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَإِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلاَ قَيْصَرَ بَعْدَهُ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتُنْفِقُنَّ كُنُوزَهُمَا فِي سَبِيلِ اللهِ)). [راجع: ٣٠٢٧]

(٣٦١٨) ہم سے یحییٰ بن بکیر نے بیان کیا' کہا ہم سے لیث نے بیان کیا' ان سے یونس نے' ان سے ابن شہاب نے بیان کیا' انہوں نے کہا کہ مجھے سعید بن مسیب نے خبر دی کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسریٰ (شاہ ایران) ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی کسریٰ پیدا نہیں ہو گا اور جب قیصر (شاہ روم) ہلاک ہو جائے گا تو پھر کوئی قیصر پیدا نہیں ہو گا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کے راستے میں ضرور خرچ کرو گے۔

تشریح آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا تھا حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوا جیسا کہ تاریخ شاہد ہے۔ روایت میں حضرت ابن شہاب سے مراد مشہور تابعی حضرت امام زہری مراد ہیں جو زہرہ بن کلاب کی نسل سے ہیں اور اسی لئے ان کو زہری کہا گیا ہے۔ ان کی کنیت ابوبکر اور نام محمد ہے۔ عبداللہ بن شہاب کے بیٹے ہیں۔ بعض منکرین حدیث تمنا عمادی جیسوں نے ان کے زہرہ بن کلاب کی نسل سے ہونے کا انکار کیا ہے جو سرا سر غلط ہے' یہ فی الواقع زہری ہیں۔ بڑے محدث اور فقیہ' جلیل القدر تابعی ہیں' علوم شریعت کے امام ہیں' ان کے شاگردوں میں بڑے بڑے ائمہ حدیث داخل ہیں۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے کہا کہ میں اپنے دور میں ان سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں پاتا ہوں۔ ۱۲۴ھ بماہ رمضان انتقال فرمایا۔ رحمه الله رحمةً واسعةً آمین۔

٣٦١٩- حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ

(٣٦١٩) ہم سے قبیصہ نے بیان کیا' کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا' ان سے عبدالملک بن عمیر نے اور ان سے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ نے

عبداللہ بن سعد ابی سرح حاکم مصر مسلمان ہوا حضور ﷺ کا کاتب وحی ہوا پھر مرتد ہو کر مکہ بھاگ گیا۔اور لوگوں کو حضور ﷺ کے خلاف پراپگنڈا کیا۔ حضور ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دے دیا تھا مگر حضرت عثمانؓ کا رشتہ دار ہونے کی وجہ سے سفارش پر بچ گیا۔اگر وہ قتل ہو جاتا اس وقت تو وہ جہنمی ہوتا کیونکہ وہ اس وقت حالت ارتداد میں تھا۔

حدثنا أَحْمَدُ بنُ الْمُفَضَّلِ: حدَّثنا أَسْبَاطُ بنُ نَصْرٍ قال: زَعَمَ السُّدِّيُّ عن مُصْعَبِ بنِ سَعْدٍ، عن سَعْدٍ قالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ آمَنَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَعْنِي النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَسَمَّاهُمْ وَابنَ أَبِي سَرْحٍ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ قالَ: وَأَمَّا ...

ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے سوا تمام لوگوں کو امان دے دی تھی۔ راوی نے ان کے نام گنوائے۔ اور ابن ابی سرح بھی تھے۔ اور حدیث بیان کی۔ ابن ابی سرح حضرت عثمان بن عفان کے ہاں چھپ گئے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے جب لوگوں کو بیعت کے لیے بلایا' تو عثمان رضی اللہ عنہ ان (ابن ابی سرح) کو لے آئے اور رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑا کر دیا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! عبداللہ کی بیعت قبول فرمالیجیے۔ آپ نے اپنا سر اٹھایا' ان کی طرف دیکھا' تین بار اس طرح ہوا' آپ نے ہر بار اس کا انکار فرمایا۔ تیسری بار کے بعد آپ نے ان سے بیعت فرمالی۔ پھر اپنے صحابہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "تم میں کوئی سمجھدار آدمی نہ تھا' جو اس کی طرف اٹھتا' جب دیکھا کہ میں نے اس کی بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا ہے تو اس کو قتل کر دیتا؟" انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہمیں معلوم نہ تھا کہ آپ کے جی میں کیا ہے؟ آپ اپنی آنکھ سے ہمیں اشارہ فرما دیتے۔ آپ نے فرمایا: "نبی کو لائق نہیں کہ اس کی آنکھ خائن ہو۔"

امام ابو داود رحمہ اللہ فرماتے ہیں: عبداللہ (بن ابی سرح) حضرت عثمان کے رضاعی بھائی تھے۔ اور ولید بن عقبہ حضرت عثمان کے ماں کی طرف سے بھائی تھے۔ انہوں نے جب شراب پی تھی تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان کو حد لگائی تھی۔

...رم تھے اور اسلام کی شہرت ہی ان کے لیے اسلام کی دعوت تھی اس لیے ان
...ل کر دیا جائے خواہ کعبہ کے پردوں ہی کے ساتھ کیوں نہ چمٹے ہوئے ہوں۔

175

سُنَن ابُوداوُد (اردو)

www.KitaboSunnat.com

کتاب الجهاد (جلد سوم) کتاب الاطعمة

دار السلام

اور یہ کئی افراد تھے: عکرمہ بن ابی جہل' عبداللہ بن خطل' مقیس بن صبابہ' عبداللہ بن سعد بن ابی سرح۔ (ان کے علاوہ اور بھی کئی لوگ تھے۔) اور عورتوں میں ابن خطل یا مقیس بن صبابہ کی لونڈیاں قریبہ اور فرتنی (علاوہ ازیں اور بھی عورتوں کے نام آتے ہیں۔) عبداللہ بن خطل کو کعبہ کے پردوں کے ساتھ چمٹا ہوا پایا گیا اور وہیں قتل کر دیا گیا۔ مقیس بن صبابہ کو لوگوں نے بازار میں جالیا اور قتل ہوا۔ عکرمہ بھاگ کر کشتی میں سوار ہو گئے اور قتل ہونے سے بچ گئے۔ پھر بعد میں حاضر خدمت ہوئے اور اسلام لے آئے جو قبول کر لیا گیا۔ اور بڑے مخلص مسلمان ثابت ہوئے۔ عبداللہ بن ابی سرح کے متعلق آتا ہے کہ یہ ابتدا میں رسول اللہ ﷺ کے کاتب تھے مگر مرتد ہو گئے' ان پر شدت اور سختی کی وجہ یہی تھی۔ بعد میں انہوں نے بھی دوبارہ اسلام قبول کر لیا تھا۔ عورتو...
(مذمت میں شعر پڑھا) کرتی تھیں۔ قریبہ قتل کی گئی تھی جبکہ فرتنی بھاگ نکل...
چھپا اشارہ کرنا' آنکھ کی خیانت مجرمانہ ہے جو نبی کے لیے خصوصاً اور مومن...

ابی داود' الجنائز' حدیث: ۳۱۹۴)

٢٦٨٤- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ الْعَلَاءِ: حدثنا زَيْدُ بنُ حُبَابٍ: أخبرنَا عَمْرُو بنُ عُثْمَانَ بنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بنِ سَعِيدِ بنِ يَرْبُوعٍ الْمَخْزُومِيُّ قال: حدَّثني جَدِّي عن أَبِيهِ أَن رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ: «أَرْبَعَةٌ لا أُؤَمِّنُهُمْ في حِلٍّ وَلَا حَرَمٍ»، فَسَمَّاهُمْ. قالَ: وَقَيْنَتَيْنِ كَانَتَا لِمَقِيسٍ فَقُتِلَتْ إِحْدَاهُمَا وَأُفْلِتَتِ الأُخْرَىٰ فَأَسْلَمَتْ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لم أَفْهَمْ إِسْنَادَهُ من ابنِ الْعَلَاءِ كما أُحِبُّ.

٢٦٨٥- حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عن مَالِكٍ،

176

٢٦٨٤ـ تخريج: [إسناده ضعيف] أخرجه الطبراني في الكبير: ٦/ ... عمرو بن عثمان وثقه ابن حبان وحده فهو مجهول الحال.

٢٦٨٥ـ تخريج: أخرجه مسلم، الحج، باب جواز دخول مكة بغير إ... الجهاد والسير، باب قتل الأسير وقتل الصبر، ح: ٣٠٤٤ من حديث مال...

مولانا اسحاقؒ کا بقیہ خطبہ

اتنا فراڈ ہوا ہے، اور یہ فراڈ چل رہا ہے۔ اخبار رسالے بھر دیتے ہیں۔ ہم نے تو اپنے دور میں دیکھ کے مان لیا ہے کہ حکومت کے پاس بہت طاقت ہوتی ہے، وہ جب پراپگنڈا کرتے ہیں، ولیوں کو بدمعاش بنا دیتے ہیں، میری آنکھوں کے سامنے، اشتہار جہاز کے ذریعے پھینکے کہ مودودیؒ نے کہا کہ جو کشمیر میں مرتے ہیں وہ کتے کی موت مرتے ہیں، مودودیؒ روتا رہ گیا، سیکرٹری پنجاب کو کئی صفحے خط لکھے، میرا ریڈیو پر اعلان کرو، کہ سب بکواس ہے، میں تو کہتا ہوں جہاد کشمیر میں فرض ہے، فوج کو حکم دے کہ ادھر لڑے، کسی نے اجازت نہیں دی، جھوٹ پھیلا دیا، رسالوں میں چھاپ دیا، کتابوں میں آگیا، کہ مودودی نے یہ کہا، اس دن بھی مکالمہ ہوا اواری ہوٹل، بڑے بڑے بیٹھے تھے، اور میرے سامنے بیٹھا تھا مبشر حسن، بھٹو کا وزیر خزانہ، کہا کہ مودودی نے یہ کہا ہے، اسی وقت جماعت اسلامی کا بندہ اٹھ کے کھڑا ہو گیا، ادھر فرید پراچہ بیٹھے تھے، انہوں نے کہا مبشر صاحب اس کا ایک بھی حوالہ دو، تو کوئی بھی حوالہ نہ ملا۔

یعنی پراپگنڈا اتنی بری شے ہے، اس لئے قرآن نے فرمایا وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ جس چیز کا علم نہیں ہے تیرے پاس، کوئی ثبوت نہیں، کیوں ان باتوں کے پیچھے لگ جاتے ہو؟ مگر لگ جاتی ہے دنیا، پراپگنڈا بہا کے لے جاتا ہے، جب لوگ ہر منبر یہی وعظ نصیحت سنتے ہیں، تو لوگ تو یہی سمجھتے ہیں نا کہ بڑے دین کی بنیاد ہیں یہ لوگ، بنیاد علیؑ ہوا ہے!!! جس کے بارے میں اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: من آذي عليا فقد آذاني، جس نے علی کو دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا نکالو حدیث کی کتابیں!!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایاؐ جس نے علی کو دکھ دیا، اس نے مجھے دکھ دیا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے اور ان ہی کے لشکر میں جنگِ صفین میں شہید ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شہادتِ عثمان کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے، اس موضوع پر "اَلْفِتَنُ وَ اَشْرَاطُ السَّاعَةِ وَالْبَعْثُ" میں ''حضرت علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے'' اور ''مشاجرات صحابہ کے بارے میں متاخرین کو کیا کہنا چاہیے؟'' کے عنوانوں میں تفصیلی بحث کی گئی ہے۔

(٣٢٧٤)۔ قَالَ ﷺ: ((مَنْ آذٰى عَلِيًّا فَقَدْ آذَانِيْ۔)) رُوِيَ مِنْ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ شَاسٍ، وَسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ، وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ۔ (الصحيحة:٢٢٩٥)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے علی کو تکلیف دی، اس نے مجھے تکلیف دی۔'' یہ حدیث سیدنا عمرو بن شاس، سیدنا سعد بن ابو وقاص اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے مروی ہے۔

تخریج: (١) أما حديث عمرو بن شاس؛ فرواه البخاري في "التاريخ":٣/ ٢/ ٧٠٣، و الفسوي في "المعرفة":١/ ٢٢٩

ووافقه الذهبي، وابن ع

(٢) وأما حديث س

والبزار:٢٥٦٢، والقط

(٣)۔ وأما حديث جابر

(٣٢٧٥)۔ عَنْ أُمِّ سَ

اَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ ا

اَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ اَحَبَّنِ

اَحَبَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ

فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ، وَمَنْ

اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ۔)) (الص

تخريج: رواه المخلص

(٣٢٧٦)۔ عَنْ عِمْرَ

اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: بَ

جَيْشًا، وَاسْتَعْمَلَ

طَالِبٍ، فَمَضٰى فِ

جَارِيَةً، فَاَنْكَرُوْا عَ

مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ

سلسلہ احادیث صحیحہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ محمد ناصر الدین البانی

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
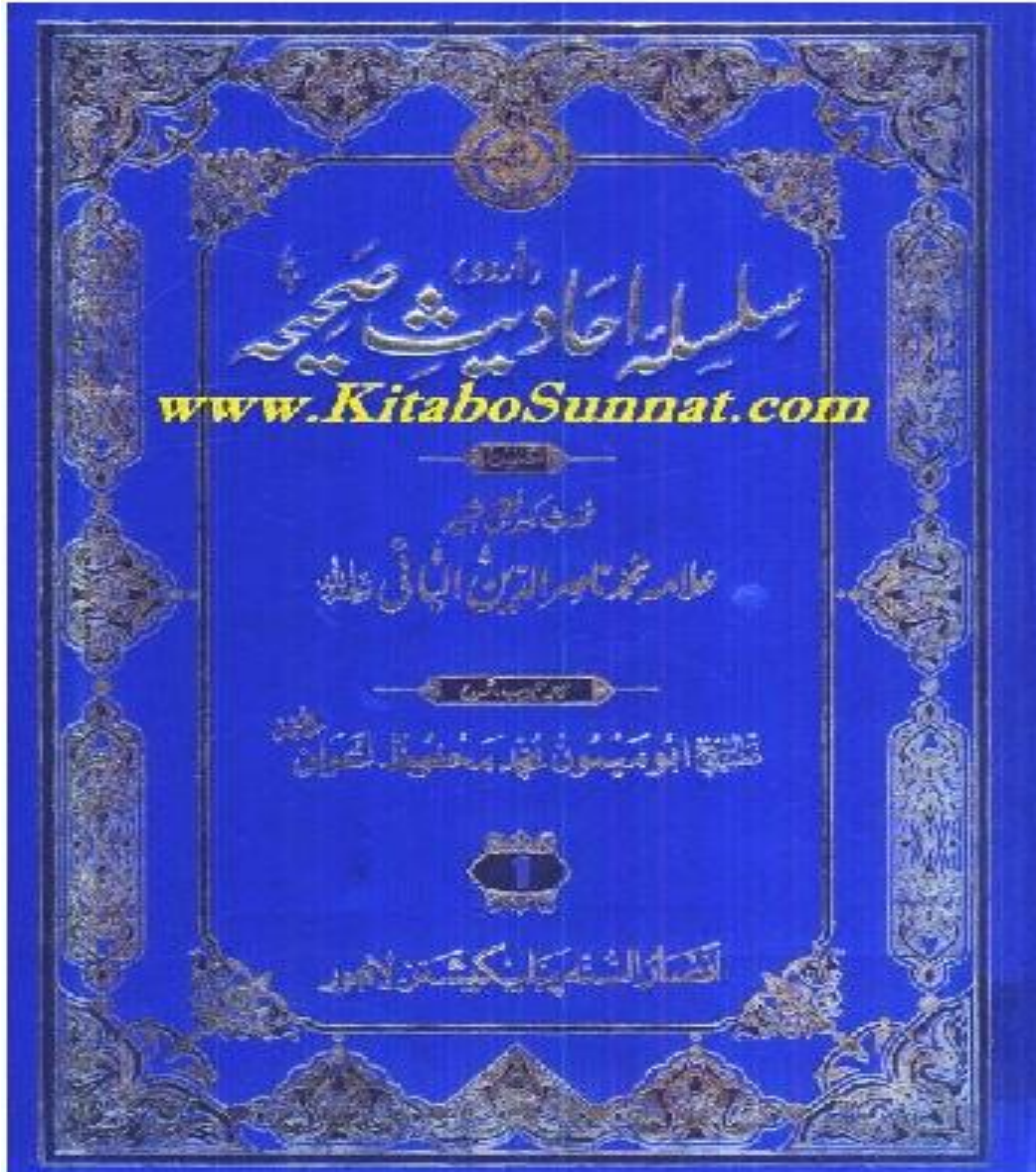
جس کی شان تھی اس غریب پر منبر پر لعنت ؟اور جمعے اور عید کے خطبے میں ضروری کر دیا دیکھئیے صفحہ ۸۰ تا ۸۲ کہ اس وقت تک جمعہ ہی نہیں ہو گا جب تک تم لوگ لعنت نہ کرو، وہ لعنت کا مستحق ہو گیا ؟اور جن کی کوئی بھی شان نہیں تھی اس کی تم لوگ شان بیان کرتے ہو ؟فراڈ شروع کر دیا، تو یہ بات ختم ہو گئی۔

مولانا مودودیؒ کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی کتاب خلافت وملوکیت میں جھوٹ لکھا کہ بنو امیہ حضرت علیؓ پر لعن طعن کرتے تھے، تو حافظ ابن حجرؒ خاتمۃ المحدثین کے بارے میں کیا خیال ہے ؟

اگر مولانا مودودیؒ جھوٹ بول رہے ہیں تو حافظ ابن حجرؒ کے بارے میں کیا کہو گے؟

فضائل أصحاب النبي صلى الله عليه ٨٨

قوله (**باب مناقب علي بن أبي طالب**) أي ابن عبد المطلب (**القرشي الهاشمي أبي الحسن**) وهو ابن عم رسول الله صلى الله عليه وسلم شقيق أبيه واسمه عبد مناف على الصحيح . ولد قبل البعثة بعشر سنين على الراجح وكان قد رباه النبي صلى الله عليه وسلم من صغره لقصة مذكورة في السيرة النبوية ، فلازمه من صغره فلم يفارقه إلى أن مات . وأمه فاطمة بنت أسد بن هاشم ، وكانت ابنة عمة أبيه وهي أول هاشمية ولدت لهاشمي ، وقد

بنو امیہ حضرت علیؓ کی تنقیص کرتے تھے اور منبر پر ان پر لعنت کرنا سنت بنادی

من الصحابة ردا على من خالفه ، فكان الناس طائفتين ، لكن المبتدعة قليلة جدا . ثم كان من امر علي ما كان فنجمت طائفة أخرى حاربوه ، ثم اشتد الخطب فتنقصوه واتخذوا لعنه على المنابر سنة ، ووافقهم الخوارج على بغضه وزادوا حتى كفروه ، مضموما ذلك منهم إلى عثمان ، فصار الناس في حق علي ثلاثة : أهل السنة والمبتدعة من الخوارج والمحاربين له من بني أمية وأتباعهم ز فاحتاج أهل السنة إلى بث فضائله فكثر الناقل لذلك لكثرة من يخالف ذلك ، وإلا فالذي في نفس الأمر أن لكل من الأربعة من الفضائل إذا حرر بميزان العدل لايخرج عن قول أهل السنة والجماعة أصلا . وروى يعقوب بن
سنين » وقال ابن إسحق « عشر سنين » وهذ
أنت مني وأنا منك) هو طرف من حديث
وفي عمرة القضاء مطولا ، ويأتي شرحه في الم
أحاديث : أولها حديث سهل بن سعد في
ثانيها حديث سلمة بن الأكوع في المعنى
ورسوله ويحبه الله ورسوله » أراد بذلك وجود
الصفة . وفي الحديث تلميح بقوله تعالى ﴿ قل
تام الاتباع لرسول الله صلى الله عليه وسلم
وبغضه علامة النفاق كما أخرجه مسلم من حد
صلى الله عليه وسلم أن لايحبك إلا مؤمن ولا
ثالثها حديث سهل بن سعد أيضا . (**وقال**
ذلك في الحديث الذي قبله موصولا ، وكانت
وثلاثين ، فبايعه المهاجرون والأنصار وكل من
الشام فكان بينهم بعد ماكان .

قوله (**عن أبيه**) هو أبو حازم سلمة ب

قوله (**إن رجلا جاء إلى سهل بن سع**

فتح الباري
بشرح صحيح الإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري
أحمد بن علي بن حجر العسقلاني
الجزء السابع

ایک اور نہایت مکروہ بدعت حضرت معاویہؓ کے عہد میں یہ شروع ہوئی کہ وہ خود، اور ان کے حکم سے ان کے تمام گورنر خطبوں میں برسرِ منبر حضرت علی رضی اللہ عنہ پر سب و شتم کی بوچھاڑ کرتے تھے، حتیٰ کہ مسجدِ نبوی میں منبرِ رسولؐ پر عین روضۂ نبوی کے سامنے حضورؐ کے محبوب ترین عزیز کو گالیاں دی جاتی تھیں اور حضرت علیؓ کی اولاد اور ان کے قریب ترین رشتہ دار اپنے کانوں سے یہ گالیاں سنتے تھے۔[٢٧] کسی کے مرنے کے بعد اس کو گالیاں دینا، شریعت تو درکنار، انسانی اخلاق کے بھی خلاف تھا اور خاص طور پر جمعہ کے خطبے کو اس گندگی سے آلودہ کرنا تو دین و اخلاق کے لحاظ سے سخت گھناؤنا فعل تھا۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ نے آکر ... روایت کو بھی بدلا اور خطبہ جمعہ

خلافت و ملوکیت

سید ابوالاعلیٰ مودودی

[٢٧] الطبری، جلد ۴، ص ۱۸۸۔ ابن الاثیر، ج ۳، ص ۲۳۴۔ ج ۴، ص ۱۵۴۔ البدایہ، ج ۸، ص ۲۵۹۔ ج ۹، ص ۸۰۔

[٢٨] طبقات ابن سعد، ج ۵، ص ۲۸ - ۲۹۔ الطبری، ج ۴، ص ۱۸۷۔ الاستیعاب، ج ۱، ص ۱۱۸۔

ابن الاثیر، ج ۳، ص ۲۳۳۔ البدایہ والنہایہ، ج ۸، ص ۲۹۔

بنوامیہ عید کے خطبہ میں حضرت علیؑ پر لعن طعن کرتے تھے اور لوگ سنتے تھے تو لوگ نماز پڑھ چل کر چلے جاتے تا کہ خطبہ نہ سنے، تو مروان نے خطبہ پہلے کر دیا تا کہ لوگ حضرت علیؑ پر لعنت سنیں۔ بنی امیہ کی قبیح بدعت نماز عید میں

لسماعها مُسْتَعْجلين، أو ليدرك الصلاة من تأخر، وبَعُدَ منزله، ومع هذين التأويلين فلا ينبغي أن تترَكَ سنة رسول الله ﷺ لمثل ذلك، وأولئك الملأُ أعلم وأجلّ من أن يصيروا إلى ذلك، والله أعلم.

وأما مروان وبنو أمية فإنما قدّموها لأنهم كانوا في خُطَبهم ينالون من علي ـ كرّم الله وجهه ـ ويُسْمِعُون الناسَ ذلك، فكان الناسُ إذا صلوا معهم انصرفوا عن سماع خُطبهم لذلك، فلما رأى مروانُ ذلك أو من شاء الله من بني أمية قدّموا الخطبة ليسمعوا الناس من ذلك ما يكرهون. والصواب: تقديمُ الصّلاة على الخطبة كما تقدّم. وقد حكى فيه بعض علمائنا الإجماعَ.

الصواب: تقديم الصلاة على الخطبة في العيد.

و (قوله: فقام إليه رجل فقال: الصلاة قبل الخطبة. فقال أبو سعيد: أما هذا فقد قضى ما عليه) مقتضى هذا السياق أنَّ المنكِر على مروان رجلٌ غير أبي سعيد، وأن أبا سعيد مُصَوِّبٌ الإنكار، مستدلّ على صحته. وفي الرواية الأخرى: أنَّ أبا سعيد هو المنكرُ على مروان والمستدلّ. ووجهُ التلفيق[1] بينهما أن يقال: إن كل واحد من الرجل وأبي سعيدٍ أنكر على مروان، فرأى بعضُ الرواة إنكارَ الرجل، ورأى بعضُهم إنكارَ أبي سعيد. وقيل: هما واقعتان في وقتين، وفيه بُعْدٌ.

لا يجوز تغيير شيء من سُنن الإسلام.

وفيه من الفقه: أن سنن الإسلام لا يجوزُ تغيير شيءٍ منها ولا من ترتيبها، وأنّ تغييرَ ذلك مُنكَر يجب تغييرُه ولو على الملوك إذا قدر على ذلك، ولم يَدْعُ إلى منكر أكبر من ذلك، وعلى الجملة: فإذا تحقّق المنكر وجب تغييره على مَن رآه وكان قادراً على تغييره، وذلك كالمحدثات والبدع، والمجمع على أنه منكر. فأما

(۱) في (ع): الفرق.

(۱۷) بــاب

تغيير المنكر من الإيمان

[۳۹] وعن طارق بن شهاب، قال: أوّلُ من بدأَ بالخطبةِ يومَ العيدِ قبلَ الصَّلاةِ مروانُ. ....

المفهم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم

تأليف

الإمام الحافظ أبي العباس أحمد بن عمر بن إبراهيم القرطبي

۵۷۸ – ۶۵۶ هجرية

الجزء الأول

حققه وعلق عليه وقدم له

محيي الدين ديب مستو — يوسف علي بديوي

أحمد محمد السيد — محمود إبراهيم بزال

دار ابن كثير — دار الكلم الطيب

المسافر في البادية، ولتيسّر ومشقته عليهم غالباً. وقد المدر[1].

(۱۷) ومن

(قوله: «أول من بدأ ما روي في أول من قدّم الـ وقيل: عثمان. وقيل: ابن الـ

قال المؤلف رحمه الله لأنهم شاهدوا رسولَ الله ﷺ والمتواتر عند أهل المدينة: عمّا فعله النبي ﷺ، وداوم ع قدّم ذلك؛ فلعلّه إنما فَعَله

(۱) رواه القضاعي في مسند الـ (۱/۷)، قال القاري: لا أ أهل المعرفة، وتبعه النووي

(۲) في (ع): مثل.

ایک ایک جھوٹ ، بالکل جھوٹے ہیں ، احتشام الحق نے کیا بیان کرنا ہے ؟ انہیں تو یہ بھی نہیں پتہ کہ معاویہ کی والدہ کا نام ہند ہے ، آج تک مولویوں کو یہ بھی نہیں پتہ کہ ہندہ کوئی عورت نہیں ، پروفیسر بنے ، ڈاکٹر بنے ، عالم بنے ہیں ، او ہندہ کون ہے ؟ ہندہ تو کوئی عورت ہی نہیں ، ہند ہے ! ! ! جو ہندوستان کا نام ہے ہند۔ وہ ان کا نام ہے۔ ہندہ کہے جاتے ہیں ، اس ہی پتہ لگ جاتا ہے ، کہ اتنے ہی علم کے مالک ہیں ، کوئی شے ان کو نہیں آتی ، بے علم اکٹھے ہوئے ہیں ، اور میرے خلاف پراپگنڈا کرتے ہیں ، بھائی ! ! یہ میری تفریح نہیں ، میرے اندر رچ بس گیا ہے کہ اسلامی حکومت کس طرح برباد ہوئی ہے ؟ اور میں یہ کہتا ہوں کہ ڈاکٹر اسرارؒ صاحب اور دوسرے لوگ کہ خلافت اسلامیہ ، خلافت اسلامیہ اگر قائم کرنی ہے تو امیر معاویہ کے خلاف ہو جاؤ ، بس ! ایک ہی بات ہے ، اس کو پہچان لو ، اور جدھر موڑ موڑا امت نے اس کو چھوڑ کر علیؑ کا دامن پکڑو واپس لوٹو ، خلافت بحال کرو ، ملوکیت کی جڑیں کاٹو ، اور اگر کروڑوں روپے ملتے ہیں سعودیہ سے تم لوگوں کو ، تو ہضم کرو ! ، لگے رہو ، ایک ایک مدرسے کو ملتا ہے ، تم کیا حق کہوگے ؟ تم لوگ ان بادشاہ کے حامی ہو ، وہ خود بادشاہ ہے ، اپنے ملک میں کسی کو حق کہنے نہیں دیتا ، ایک عالم جذبات سے مغلوب ہو کر ریاض کے اندر عالم تھا کہہ یار ساری عمر کہتے ہیں کہ اللہ کے سوا کسی سے مدد نہیں مانگنی چاہیئے ، اور اب جب بیڑا غرق ہوتا ہے ، تو امریکہ اور برطانیہ سے مانگتے ہیں ؟ ان کی افواج ملک میں داخل کرتے ہیں ، اور شراب زنا ! ! پکڑ لیا اس کو ، آج تک عالم ہی نہیں ملا۔

اس لئے ان بادشاہ سے جو پیسے لیتے ہیں مدرسے چلاتے ہیں ، انہوں نے کیا حق کہنا ہے ؟ یہ معاویہ کو برا کہیں ، اگلے کہیں گے بھائی ! یہ وہ لوگ جدھر یہ حکومت کرتے ہیں ، اس لئے ان باتوں کو سرسری نہیں ٹالنی چاہیئے ، ہر محرم میں باقاعدہ کتابیں کھول کر دیکھو کہ خلافت کدھر گئی اور ملوکیت کیوں آئی ؟ یہ مسئلہ دین کی بنیاد ہے ، اس کو سمجھ گیا ، اسے اسلام کی سمجھ آگئی ، کہ خلافت کے بغیر اسلام نام کی کوئی شے نہیں۔

اس تو ۲۵ لاکھ کا اجتماع ہوتا ہے رائیونڈ میں کوئی مکہ چلا گیا ۲۷ رمضان کو حج سے زیادہ اجتماع رائیونڈ میں ، کیا ہوتا ؟ دعا کرو ! ! یہ صرف دعا کے لئے بھاگتے ہیں ، وہ تھوڑے ہوتے ہیں جو دین لئے جاتے ہیں باقی سارے دعا کے لئے ، کہ جی دعا میں شریک ہونا ہے ، جیسے ادھر ڈیپو کھلا ہوا ہے ، اللہ سے دعا قبول کروانے کا ، بالکل بکواس کرتے ہیں ، امام کعبہ سدیس رو رو کے دعا مانگتا رہا ایک دعا بھی اللہ نے نہیں سنی ! ! تو پاکستان آ کے مشرف کے حق میں بیان دیتا ہے ؟ بالکل یہ لوگ پیسے کھانے کے عادی ہیں ، حکومت کے سپاہی ان کو لئے پھرتے ہیں ، اسلام نام کی کوئی شے نہیں

۔

اس لئے آج معاویہ کے بارے میں تم نوٹ کرو ، جو بولے اس کو میرے سامنے پیش کرو ، کہ وہ حدیث نکال جو صحیح ہے ، ایک بھی دکھا جو حدیث اس کے بارے میں صحیح ہے ، صفر ہے۔ حضرت علیؑ کے برابر کرنا چاہتے ہو ؟

ایک نمونہ کے طور سنائی ، کہ کتنی پھیلائی بات کہ ام حبیبہؓ جنت کے رف رف پر میں انہیں دیکھ رہا ہوں۔ دھائی خدا کی توبہ توبہ ، کوئی پرواہ نہ رہی ، اللہ کو نہیں جانا ؟ اللہ کے سامنے پیش نہیں ہونا ؟ کیوں جعلی بات بناتے ہو ؟

وَآخِرُ دَعْوَاهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ